انشائیہ OEQs | MCQs معروضی

اے۔ون **غزالی** گائیڈ

اُردو گریڈ - 7

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	حمد (نظم)	57
2	نعت (نظم)	60
3	دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق	63
4	نظم وضبط	67
5	پیارا وطن (نظم)	71
6	ناممکن سے ممکن کا سفر	74
7	آیئے پاکستان کی سیر کریں	78
8	بڑھے چلو (ملی نغمہ)	82
9	کسان کی دانائی	85
10	مسدس حالی سے انتخاب (نظم)	88
11	میری آواز سنو!	92
12	سب سے اُونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے	97
13	کیسے جاؤ کوشش مرے دوستو (نظم)	101
14	آداب معاشرت	103
15	یہ سارے ادارے اپنے ہیں	107
16	سفر ہو رہا ہے (مزاحیہ نظم)	111
17	تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار	114
18	ہے زندگی کا مقصد اَوروں کے کام آنا	118
19	یوم دفاع پاکستان	122
20	برسات (نظم)	127
21	زراعت کی اہمیت	129
22	ابتدائی طبی امداد	134
23	قائداعظم (نظم)	138
24	شہید کی جو موت ہے، وہ قوم کی حیات ہے	141
25	خضر کا کام کروں، راہ نما بن جاؤں (نظم)	144
★	زبان شناسی وانشاء پردازی	147

تعلیمی کیلنڈر / اُردو گریڈ 7

مارچ/اپریل	مئی/جون	اگست/ستمبر	اکتوبر
سبق نمبر 1 تا 3 حمد تا دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق ٹیکسٹ بک صفحہ 1 تا 17 پسندیدہ مشغلہ، علم کے فائدے والد صاحب کے نام پیسے منگوانے کیلئے، تفریحی دورے پر جانے کیلئے ہمارے رضاکار، عنوان، کہانی اور ترجمہ اسم، اسم نکرہ کی اقسام	سبق نمبر 4 تا 6 نظم وضبط تا ناممکن سے ممکن کا سفر ٹیکسٹ بک صفحہ 18 تا 33 صبح کی سیر، والدہ صاحبہ کے نام سالانہ امتحان کے پرچوں کے بارے میں رخصت بوجہ شادی جھوٹ کی سزا، اسم ذات کی اقسام تا واحد جمع	سبق نمبر 7 تا 9 آیئے پاکستان کی سیر کریں تا کسان کی دانائی ٹیکسٹ بک صفحہ 34 تا 50 وقت کی پابندی، کسی تاریخی مقام کی سیر چچا کے نام تحفہ موصول ہونے پر، ماموں کے نام تحفہ موصول ہونے پر ہمارے محسن، بطخ کا بچہ فعل تا فعل کی اقسام لحاظ معانی	سبق نمبر 10 تا 13 مسدس حالی سے انتخاب (نظم) تا کیسے جاؤ کوشش مرے دوستو (نظم) ٹیکسٹ بک صفحہ 51 تا 74 ہمارا سکول، بہن کے نام ہوم ورک کی ترغیب دودھ کا دودھ پانی کا پانی فعل کی اقسام لحاظ فاعل، حرف

نومبر	دسمبر	جنوری	فروری	مارچ
سبق نمبر 14 تا 17 آداب معاشرت تا تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار ٹیکسٹ بک صفحہ 75 تا 99 وطن کے لیے جان قربان چھوٹے بھائی کے نام صفائی پر توجہ دینے کیلئے، ہمارے رسول ﷺ جھوٹ کا انجام، الفاظ سازی اور فقرات سازی، ضرب الامثال	سبق نمبر 18 تا 21 ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا تا زراعت۔ پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ٹیکسٹ بک صفحہ 100 تا 221 قائداعظم، دوست کے نام چھٹیاں گزارنے کی دعوت متشابہ الفاظ، متضاد اور مترادف الفاظ	سبق 22 تا 25 ابتدائی طبی امداد تا خضر کا کام کروں، راہ نما بن جاؤں (نظم) ٹیکسٹ بک صفحہ 122 تا 144 علامہ اقبال، کمپیوٹر، کتب فروش کے نام، ایڈیٹر کے نام رسالہ جاری کروانے کیلئے، ہمارے واہگہ احسان کا بدلہ، غلط فقرات کی درستی، ضرب الامثال	اعادہ	امتحان

downloaded from https://informationsissed.com/

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 1

حمد

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صحرا	ریگستان،علاقہ	بل کھانا	گھوم کر جانا	فلک	آسمان
بُرائی	غلط کام	قطار	لائن	سیاہی	اندھیرا
چمن	پھولوں کا باغ	سیاہی کے پردے اٹھانا	رات ختم کرنا	سہانے	خوبصورت
گلشن،چمن	باغ	لبھانا	خوش کرنا، پسند آنا	سہانا	خوب صورت
ترانہ	نغمہ	ہراس	خوف	پردے اٹھانا	ظاہر کرنا
رنگیں قطاریں	رنگ دار قطاریں	بل کھاتے دریا	ٹیڑھے دریا	پی کے ترانے	پپیہے کے گیت
سجائے	سنوارے				

نظم کا خلاصہ

حمد میں شاعر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتا ہے۔ شاعر سوالیہ انداز اختیار کرتے ہوئے توجہ دلاتا ہے کہ دنیا میں موجود میدان اور صحرا کس نے بنائے ہیں؟ بل کھاتے ہوئے دریا کس نے بہائے ہیں؟ یہ سب چیزیں ہمارے خدا نے بنائی ہیں۔ گلشن میں پھولوں کی قطاریں، چمن میں بکھری بہاریں، چاند اور سورج کی روشنی، فلک پر موجود ستارے، رنگ بدلتے موسم سہانے، کوئل کے نغمے، غرض کہ دنیا کی ہر چیز بنانے والا خدا ہے۔ بھوک کے وقت ہمیں خدا ہی کھلاتا ہے۔ خوف وہراس کے خطروں سے بچانے والا بھی خدا ہی ہے۔ سیدھے رستے پر چلانے اور برائی کے رستوں سے بچانے والا صرف اور صرف خدا ہے۔

نظم کا مرکزی خیال

نظم حمد میں شاعر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میدان وصحرا، بل کھاتے دریا، پھولوں کی قطاریں، چمن میں بہاریں، دن کی روشنی، رات کی سیاہی، فلک کے ستارے، بدلتے موسم سہانے، کوئل کے ترانے سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

اشعار کی تشریح

یہ میدان وصحرا بنائے ہیں کس نے؟	یہ بل کھاتے دریا بہائے ہیں کس نے؟

ہمارے خُدا نے، ہمارے خدا نے

تشریح: نظم کے پہلے بند میں شاعر سوالیہ انداز اختیار کرتے ہوئے لوگوں کی توجہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی طرف مبذول کرواتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ وسیع وعریض میدان اور صحرا کس نے بنائے ہیں؟ دور دراز تک بہتے ہوئے، بل کھاتے ہوئے دریا کس نے بہائے ہیں؟۔ ہمارے خدا نے دنیا میں موجود ہر چیز بنائی ہے۔ میدانوں کی وسعت ہو یا صحراؤں کی ویرانی، سمندروں کی وسعت ہو یا دریاؤں کا پانی ہر چیز کو ہمارے خدا نے بنایا ہے۔

یہ گلشن میں پھولوں کی رنگیں قطاریں	بکھیری ہیں کس نے، چمن میں بہاریں؟

ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

تشریح: حمد کے دوسرے بند میں شاعر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ باغ میں خوبصورت اور رنگ برنگے پھولوں کی قطاریں اور چمن میں بکھری ہوئی بہاریں، سب کو بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ باغ میں موجود خوبصورت بدلتی بہاروں کا خالق ومالک اللہ تعالیٰ ہے۔ پھولوں کی نزاکت، بہاروں کے رنگ، سب کا پیدا کرنے والا پاک پروردگار ہے۔

یہ چاند اور سورج، بنائے ہیں کس نے؟	سیاہی کے پردے، اُٹھائے ہیں کس نے؟

ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

تشریح: اس بند میں شاعر لوگوں کی توجہ آسمانوں کی بلندی اور رات کی تاریکی کی طرف مبذول کرواتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دن کے وقت سورج کی روشنی، رات کے وقت چاند کی چاندنی کس نے بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورج کو روشنی اور حرارت کا بہت بڑا منبع بنا کر دنیا وکائنات کے لیے زندگی بنا دیا۔ چاند کی چاندنی کو سکون اور روشنی کا ذریعہ بنایا ہے۔ یہ پاک پروردگار ہے جو دن کو سورج کی روشنی سے اور رات کو چاند کی چاندنی سے منور کرتا ہے۔

سجائے ہیں کس نے، فلک پر ستارے؟	لُبھاتے ہیں شب میں، جو دل کو ہمارے

ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

تشریح: شاعر اس بند میں کہتا ہے کہ آسمان پر ستارے کس نے سجائے ہیں۔ رات کی تاریکی میں سیاہ آسمان کی بلندی پر چمکتے ہوئے روشن تارے اللہ تعالیٰ کی حمد کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ دیکھنے والے کی نظر کو سکون فراہم کرتے ہیں۔ رات کی تاریکی میں روشنی کا احساس دلاتے ہیں۔ اندھیری رات میں چمکتے تارے یوں لگتے ہیں جیسے ہمارے دل کو بہلا رہے ہوں۔ ہمارے خدا نے ہی رات کی تاریکی کو یہ خوبصورتی عطا کی ہے۔

بنائے ہیں کس نے، یہ موسم سہانے؟	یہ کوئل کے نغمے، یہ پی کے ترانے

ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

تشریح: اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی دنیا کی خوبصورتی کو بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ رنگ بدلتے موسموں کو تخلیق کرنے والا کون ہے؟۔ وہ اللہ پاک ہے جو موسموں کو تبدیلی کے حسن سے نوازتا ہے۔ سردی کے بعد بہار، بہار کے بعد گرمی، گرمی کے بعد خزاں اور پھر برسات، یہ بدلتے ہوئے رنگ اور حسن اللہ کی عظمت کا اعتراف کرتے ہیں۔ باغوں میں خوبصورت پرندے اپنے انداز سے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں۔ کوئل کے نغموں اور پپیہے کی آواز میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے ہیں۔

ہمیں بھوک کے وقت، کس نے کھلایا؟	ہراس اور خطروں سے، کس نے بچایا؟

ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

Scanned with CamScanner

تشریح: شاعر بیان کرتا ہے کہ جب ہمیں کھانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو اللہ پاک ہی ہے جو ہمیں رزق سے نوازتا ہے۔ وہ ساری کائنات کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ آسمانوں کی بلندیوں میں پرواز کرنے والے پرندے ہوں، غاروں کی تہوں میں رینگنے والے کیڑے یا سمندروں کی گہرائی میں پلنے والے جاندار، پاک پروردگار سب کا رازق ہے۔ وہ سب کو رزق عطا کرتا ہے۔ سب کی بھوک وہی مٹاتا ہے۔ انسان ہو یا حیوان، جانور ہوں یا پرندے، وہ سب کا محافظ و نگہبان ہے۔ اللہ پاک نے سب کو زندگی عطا کی ہے اور وہ ہی سب کی حفاظت کرنے والا ہے۔

ہمیں سیدھے رستے پہ، کس نے چلایا؟ | بُرائی کے رستوں سے، کس نے بچایا؟
ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

تشریح: حمد کے آخری بند میں شاعر اپنا حاصل کلام بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہمیں پیدا کیا، ہمیں رزق عطا کیا بلکہ درست اور غلط راستے میں تمیز بھی سکھائی۔ ہماری ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام کی صورت میں صالحین مبعوث فرمائے، تحریری صورت میں قرآن مجید جیسا ضابطۂ حیات عطا کیا۔ یہ ہمارے پاک پروردگار کی شان ہے کہ اُس نے ہمیں نیکی اور بھلائی کے رستے پر چلایا اور برائی سے محفوظ رکھا۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ ان سوالوں کے جواب دیں۔

1. حمد کسے کہتے ہیں؟
جواب: حمد اس نظم کو کہا جاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی گئی ہو۔

2. اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی کن کن نعمتوں کا ذکر ہوا ہے؟
جواب: اس حمد میں اللہ کی جن نعمتوں کا ذکر ہے ان میں میدان، صحرا، دریا، گلشن، موسم، چاند، سورج، ستارے، فلک، رات، کوئل اور پپیہا کے نغمے ہیں۔ اس کے علاوہ بھوک اور خطرات سے بچاؤ اور سیدھے راستے کو اختیار کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔

3. اگر سارا سال ایک جیسا موسم رہتا تو کیا ہوتا؟
جواب: اگر سارا سال ایک جیسا موسم ہوتا تو انسان اکتا جاتے۔ کوئل کے نغمے اور پپیہے کی پی کہاں سننے کو ملتی۔

4. سورج سے ہمیں کیا فائدے پہنچتے ہیں؟
جواب: ہمیں سورج سے روشنی اور حرارت ملتی ہے سورج دن رات بنانے کا موجب ہے۔ سورج کی گرمی سے فصلیں اور پھل پک کر تیار ہو جاتے ہیں۔

5. سیاہی کے پردے اُٹھانے سے کیا مراد ہے؟
جواب: سیاہی کے پردے اٹھنے سے مراد ہے کہ رات کی تاریکی ختم ہوئی اور صبح کے آثار نظر آنے لگے۔

6. آسمان پر چمکتے ستارے آپ کو کیسے لگتے ہیں؟
جواب: آسمان پر چمکتے ستارے ہر کسی کو بھلے لگتے ہیں۔ ہر کوئی ان کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

۲۔ سورۃ فاتحہ کی وہ آیات اور اُن کا ترجمہ لکھیں، جن میں ہم اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں سیدھے راستے پر چلائے اور بھٹکنے سے بچائے۔
جواب: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ آمین

ترجمہ: ہمیں سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا اور نہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جس پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہوگئے۔

۳۔ کالم "الف" میں دیے گئے ہر مصرعے کا دوسرا مصرع کالم "ب" میں تلاش کریں اور اُسے دی گئی مثال کے مطابق کالم "ج" میں لکھیں۔

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
یہ میدان و صحرا بنائے ہیں کس نے؟	برائی کے رستوں سے کس نے بچایا؟	یہ بل کھاتے دریا بہائے ہیں کس نے؟
یہ گلشن میں پھولوں کی رنگیں قطاریں	ہراس اور خطروں سے کس نے بچایا؟	بکھیری ہیں کس نے چمن میں بہاریں؟
یہ چاند اور سورج بنائے ہیں کس نے؟	لبھاتے ہیں شب میں جو دل کو ہمارے	سیاہی کے پردے، اٹھائے ہیں کس نے؟
سجائے ہیں کس نے فلک پر ستارے؟	بکھیری ہیں کس نے چمن میں بہاریں؟	لبھاتے ہیں شب میں جو دل کو ہمارے
ہمیں بھوک کے وقت کس نے کھلایا؟	یہ بل کھاتے دریا بہائے ہیں کس نے؟	ہراس اور خطروں سے کس نے بچایا؟
ہمیں سیدھے رستے پہ کس نے چلایا؟	سیاہی کے پردے اُٹھائے ہیں کس نے؟	برائی کے رستوں سے کس نے بچایا؟

۴۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگا کر نظم کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

1. یہ میدان و ــــــــ بنائے ہیں کس نے؟
(الف) سبزہ (ب) دریا **(ج) صحرا** (د) کوہستان

2. یہ بل کھاتے دریا ــــــــ ہیں کس نے؟
(الف) چلائے **(ب) بہائے** (ج) دوڑائے (د) بنائے

3. ــــــــ ہیں کس نے فلک پر ستارے؟
(الف) لگائے (ب) بنائے (ج) دکھائے **(د) سجائے**

4. بنائے ہیں کس نے یہ موسم ــــــــ؟
(الف) سہانے (ب) پیارے (ج) ہمارے (د) سارے

5. یہ ــــــــ میں پھولوں کی رنگیں قطاریں
(الف) گلشن (ب) چمن (ج) جنگل (د) نشیمن

6. یہ چاند اور ــــــــ بنائے ہیں کس نے؟
(الف) ستارے (ب) تارے (ج) موسم **(د) سورج**

۵۔ ایک پیراگراف میں ان نعمتوں کا ذکر کیجیے، جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں۔
جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی نعمتیں عطا کی ہیں، جن میں سے چند کا ذکر حسب ذیل ہے۔
دنیا میں موجود میدان اور صحرا، بل کھاتے ہوئے دریا، گلشن میں پھولوں کی قطاریں، چمن میں بکھری بہاریں، چاند اور سورج کی روشنی، آسمان پر موجود ستارے، رنگ برنگے بدلتے موسم، کوئل کے نغمے، غرض دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے بنائی ہے۔ بھوک کے وقت ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کھانا کھلاتا ہے۔ خوف و ہراس کے

Scanned with CamScanner

خطرات سے بھی اللہ تعالیٰ بچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں سیدھے راستے پر چلاتا ہے اور برائی کے راستوں سے بچاتا ہے۔

۶۔ کالم "الف" میں دیے گئے الفاظ کے ہم معنی الفاظ کالم "ب" میں دیے گئے ہیں۔ دی گئی مثال کی روشنی میں ہر لفظ کے سامنے اس کا درست ہم معنی لفظ لکھیں:

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
صحرا	آسمان	ریگستان
گلشن	آفتاب	باغ
پھول	ڈر	گل
چاند	باغ	ماہتاب
سُورج	ریگستان	آفتاب
ستارے	ماہتاب	نجوم
فلک	نجوم	آسمان
ہراس	گل	ڈر

سرگرمیاں: (i) اس نظم کو زبانی یاد کریں (ii) کسی اور شاعر کی ایسی نظم تلاش کریں، جس میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کا ذکر ہو۔ اس نظم کو اپنی کاپیوں پر لکھیں۔ (iii) اس نظم کو خوش خط انداز میں چارٹ پر لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔ نظم میں اللہ تعالیٰ کی بنائی گئی، جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے، انھیں بھی چارٹ پر بنائیں۔ (iv) جماعت کا کوئی خوش الحان طالب علم اس نظم کو لے میں سنائے۔ باقی طلبہ و طالبات اس کو دُہرائیں۔

برائے اساتذۂ کرام: (i) نظم خوانی کا مقصد طلبہ و طالبات کے ذوقِ جمالیات کو پروان چڑھانا اور اُن کی قوتِ تخیل کی نشوونما کرنا ہے۔ اس لیے ہر نظم کو ترنم سے پڑھنے کا اہتمام کریں تاکہ طلبہ و طالبات اس سے محظوظ ہو سکیں۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ بھی ایسی کوئی نظم لکھنے کی کوشش کریں۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ نظم "حمد" پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر نشان لگائیں۔

1. یہ ______ میں پھولوں کی رنگین قطاریں:
(a) باغوں (b) چمن **(c) گلشن** (d) صحرا

2. متضاد الفاظ کا جوڑا ہے:
(a) گلشن، چمن **(b) سیاہی، سفیدی** (c) فلک، آسمان (d) سہانا، پیارا

3. مترادف الفاظ کا جوڑا ہے:
(a) نیکی، برائی **(b) ہراس، خوف** (c) بھوک، پیاس (d) شب، روز

4. مترادف الفاظ کا جوڑا ہے:
(a) نغمہ، ترانہ (b) بچانا، مارنا (c) دن، رات (d) دریا، صحرا

5. یہ چاند اور ______ بنائے ہیں کس نے:
(a) تارے (b) فلک **(c) سورج** (d) زہرہ

6. "حمد" میں تعریف کی جاتی ہے:
(a) اللہ تعالیٰ کی
(b) نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی
(c) اولیاء اللہ کی (d) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی

7. نظم "حمد" کے شاعر کا نام ہے:
(a) محشر رسول نگری (b) حالی (c) اختر شیرانی **(d) حفیظ الرحمٰن غازی**

8. یہ میدان و صحرا بنائے ہیں کس نے؟
یہ بل کھاتے دریا بہائے ہیں کس نے؟
اس شعر میں "ہیں کس نے" قواعد کی رو سے ہے:
(a) قافیہ **(b) ردیف** (c) ہم وزن الفاظ (d) بے معنی الفاظ

9. یہ میدان و صحرا بنائے ہیں کس نے؟
یہ بل کھاتے دریا بہائے ہیں کس نے؟
اوپر دیے گئے شعر میں "بنائے اور بہائے" قواعد کی رو سے کہلاتے ہیں:
(a) قافیہ (b) ردیف (c) مترادف (d) متضاد

10. "رنگین قطاریں" قواعد کی رو سے ہے:
(a) مرکب عطفی (b) مرکب اضافی **(c) مرکب توصیفی** (d) مرکب عددی

11. "لبھاتے ہیں جو شب میں دل کو ہمارے" اس مصرع کا مطلب ہے؟
(a) جو رات کو لمبی تان کر سوتے ہیں
(b) جو رات کے وقت ہمیں بہت خوب صورت لگتے ہیں
(c) جو ہمیں رات کے وقت بھاگنے پر مجبور کرتے ہیں
(d) جو لوگ رات کو اللہ اللہ کرتے رہتے ہیں وہ بہت خوب صورت ہیں

12. نظم "حمد" میں جس چیز کا ذکر نمایاں ہے:
(a) موسم بہار کا (b) آسمان، چاند اور سورج کا
(c) اللہ تعالیٰ کی تعریف کا (d) انسان کا

13. نظم کے آخری شعر میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے کیا کیا ہے؟
(a) سہانے موسم پیدا کیے ہیں (b) خطرے سے بچایا ہے
(c) پھول پیدا کیے ہیں **(d) سیدھے رستے پر چلایا ہے اور برائی سے بچایا ہے**

14. نظم "حمد" کا مرکزی خیال ہو سکتا ہے۔
(a) پاکستان ہمارے لیے جنت سے کم نہیں ہے
(b) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو بھیج کر ہماری رہنمائی کی
(c) اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق، مالک، رازق اور رہنما ہے
(d) خدا ہمیں بخشنے والا ہے

15. نظم میں ردیف استعمال ہوئی ہے۔
(a) قطاریں، بہاریں (b) ستارے، ہمارے
(c) کھلایا، بچایا **(d) کس نے**

16. ایک جوڑا متضاد الفاظ کا نہیں ہے۔
(a) شب، روز **(b) فلک، آسمان** (c) سیدھا، الٹا (d) بھوک، سیری

downloaded from https://infohubrmssissed.com/

Scanned with CamScanner

17. نظم میں "کس" بار بار استعمال ہوا ہے یہ لفظ قواعد کی رو سے ہے۔
(a) اسم صفت (b) اسم استفہام (c) اسم صوت (d) اسم نکرہ

18. نشان "؟" کو کہا جاتا ہے۔
(a) استعجابیہ (b) ندائیہ (c) سکتہ (d) استفہامیہ

19. "ہمارا خدا" قواعد کی رو سے ہے۔
(a) مرکب اضافی (b) مرکب عطفی
(c) مرکب عددی (d) مرکب اشاری

20. مرکب اشاری ہے۔
(a) چاند اور سورج (b) یہ موسم (c) برائی کا رستہ (d) سہانا موسم

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. نظم "حمد" کا خلاصہ بیان کریں۔

جواب 1: اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہستی ہے جو اس زمین و آسمان کی ہر چیز کی خالق ہے۔ میدان، صحرا، دریا، پھول، پھلواریاں، چمن، بہاریں، چاند، سورج، رات، دن، آسمان، تارے، موسم، کوئل اور پپیہا کے نغمے، رزق، سب اُن کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ نیکی کے راستے پر چلنا اور برائی سے بچنا صرف اسی کی توفیق سے ہے۔ وہی ہمارا خدا ہے وہی ہمارا خالق ہے اور وہی ہمارا رہنما ہے۔

2. نظم "حمد" میں کن کن مظاہر فطرت کا ذکر آیا ہے؟

جواب 2. نظم "حمد" میں چاند، سورج، ستارے، آسمان، موسم، صحرا، دریا اور میدانوں کا ذکر ہے۔

سبق نمبر 2

نعت

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نعت	ایسی نظم جس میں نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف کی جائے	پھٹکے	چنگاریاں
پیغام حق	اللہ تعالیٰ کا پیغام	عقبیٰ	آخرت
راز	بھید	بزم جہاں	یہ دنیا
شمع ہدایت	ہدایت کی روشنی	در	دروازہ
محشر	شاعر کا تخلص	غافل	غفلت والے
کفر	بے دینی، خدا کو ایک نہ ماننا	شر	برائی
توحید	اللہ کو ایک ماننا	جگمگا	روشن ہونا

خالق	اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام، پیدا کرنے والا	مخلوق	ہر وہ چیز یا جان دار جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے
نبی	پیغمبر، خبر سنانے والا	پچھلیں جہاں	روشن ہوگی دنیا
سنوارنا	درست کرنا	بھڑک رہے تھے	اُبھر رہے تھے
سمجھائے	بتائے		

نظم کا خلاصہ

نظم "نعت" میں شاعر حضرت محمد رَسُولُ اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اس نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات حقیقتاً تعریف اور ستائش کی مستحق ہے جس نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا۔ انسان کو فلاح و کامیابی کا دائمی راستہ دکھایا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کے طریقے بھی بتائے اور اس راز سے بھی پردہ اٹھایا جس پر عمل کر کے انسان آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کو سب سے پہلے تخلیق کیا مگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمام انبیاء علیہم السلام کے آخر میں تشریف لائے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام زندگی ہدایت کی روشنی عام کی، محنت کی عظمت کا درس دیا، کفر و شرک اور فساد کا خاتمہ کیا، توحید کے نور کو عام کیا۔ توحید کی روشنی سے مشرق سے مغرب تک پوری دنیا جگمگا اٹھی۔ بھولی ہوئی انسانیت کو، خالق کے در پر جھکایا۔

نظم کا مرکزی خیال

نعت میں شاعر حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حضرت محمد رَسُولُ اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات اقدس بہت تعریف کے قابل ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پیغام حق سنایا، ہدایت کا نور عام کیا، سیدھا راستہ دکھایا، محنت کا راز کھولا، کفر و شر کو مٹایا، توحید کا ڈنکا بجایا اور مخلوق کو خالق کے در پر جھکایا۔

اشعار کی تشریح

نعت اس نبی کی جس نے پیغام حق سنایا	انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا

تشریح: اس نعت مبارکہ میں شاعر ہمارے نبی حضرت محمد رَسُولُ اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف کو الفاظ کے سانچے میں ڈھالتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اس نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پاک ذات کی تعریف کرنی چاہیے جن کی بدولت انسان کو فلاح اور کامیابی کا راستہ ملا۔ وہ عظیم ہستی جسے اللہ پاک نے اپنا مقدس پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے منتخب کیا اور جس ذات نے اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچایا اور ان کو فلاح کا راستہ دکھایا اسی نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف بیان کرنی چاہیے۔

downloaded from https://informationss...

Scanned with CamScanner

دنیا سنوارنے کے سمجھائے سب طریقے
تعلیم ہو جس سے بہتر وہ راز بھی بتایا

تشریح: آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں لوگوں کو بہتری کے طریقے بتائے ایسے اعمال کے بارے میں بتایا جس سے انسان مرنے کے بعد آخرت میں بھی کامیاب ہو سکتا ہے۔ اسلام سے قبل دنیا میں فسق و فجور، بے راہ روی اور قتل و غارت عام تھی۔ قبائل کے درمیان ہونے والی لڑائیاں برسوں تک چلتی رہتی تھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں لوگوں کو امن و سکون سے زندگی گزارنے کے طریقے بتائے۔

اور اس کا سب سے پہلے پیدا کیا خدا نے
بزمِ جہاں میں لیکن آخر میں سب سے آیا

تشریح: اللہ تعالیٰ نے نبی پاک حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نور کائنات کی تخلیق سے پہلے ہی پیدا کیا لیکن اس دنیا میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام نبیوں کے بعد بھیج کر آخری نبی ہونے کا شرف بخشا۔ علامہ اقبالؒ نے اس بات کی وضاحت اس طرح کی:

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسٓ، وہی طٰہٰ

ہر موڑ پر جلائی شمعِ ہدایت اُس نے
جو راستہ تھا سیدھا، اک ایک کو بتایا

تشریح: حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہر مرحلہ پر فلاح اور کامیابی کا راستہ بتایا۔ ہر کسی کو درست، صحیح اور سیدھے راستے کا پتا بتایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیماتِ مقدسہ کے نتیجے میں ایک دوسرے کے دشمن آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ایثار و قربانی کی زندہ مثال بن گئے۔

ہر آدمی پہ کھولا محنت کا راز اُس نے
جو سو رہے تھے غافل، آ کر اُنھیں جگایا

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہی وہ ہستی ہیں جنھوں نے لوگوں کو بتایا کہ محنت میں عظمت ہے۔ اس سے ترقی ہے۔ محنت کرنا کوئی عار نہیں۔ اس سے انسان کا وقار بڑھتا ہے اور اس کے رزق میں بھی برکت ہوتی ہے۔ جو لوگ اپنے فرائض سے غافل تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں فرائض سے آگاہ کیا۔ اس طرح انھوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان پر عمل کر کے دنیا و آخرت میں فلاح کی سچی راہ پائی۔

شعلے بھڑک رہے تھے دُنیا میں کفر و شر کے
انساں کو اس نے آ کر اس آگ سے بچایا

تشریح: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے پہلے دنیا طرح طرح کی برائیوں میں گھر چکی تھی۔ ہر طرف ظلم و زیادتی اور لوٹ مار کا عالم تھا۔ لوگوں کے دل ایمان سے خالی اور ذہن نیکی قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ پوری دنیا پر کفر چھایا ہوا تھا۔ جانوروں کو پہلے پانی پلانے پر ہونے والے جھگڑے صدیوں تک مٹنے کا نام نہ لیتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے کفر اور شر کا خاتمہ ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سیدھا راستہ بتا کر انسان کو دوزخ سے بچا لیا۔

پھیلیں جہاں میں ہر سُو توحید کی شعاعیں
مشرق بھی جگمگایا، مغرب بھی جگمگایا

تشریح: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات سے دنیا میں ہر طرف توحید کا چرچا ہوا اور ایمان کی شمعیں جلنے لگیں۔ لوگ جوق در جوق ایمان لائے اور خدائے واحد کی عبادت شروع کر دی۔ مشرق سے مغرب تک اسلام پھیل گیا۔ گویا چاروں طرف اسلام کا نعرہ بلند ہونے لگا۔ لوگ کفر چھوڑ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اس طرح تاریکی روشنی میں اور کفر اسلام میں بدل گیا۔

بھولی ہوئی تھی دُنیا اپنے خدا کو یکسر
خالق کے در پہ اس نے مخلوق کو جھکایا

تشریح: نعت کے اختتامی شعر میں شاعر نے حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احسانِ عظیم کو بیان کیا ہے۔ جب حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دنیا میں تشریف لائے تو دنیا میں بت پرستی عام تھی۔ ہر طرف کفر و شرک کا عالم تھا۔ دنیا کو اپنے خالق اور اپنے معبودِ حقیقی کے بارے میں کچھ علم نہ تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا کو خالقِ حقیقی کا پتا بتایا۔ ایک خدا کے در پر جھکنے کا درس دیا۔ اس طرح لوگ بتوں کی پوجا کو چھوڑ کر خالقِ حقیقی کے آگے جھکنے لگے۔

مشقی سوالات کا حل

1. مختصر جواب دیں۔

1. حمد اور نعت میں کیا فرق ہے؟

جواب: حمد ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جائے جب کہ نعت ایسی نظم ہوتی ہے جس میں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے۔

2. عقبیٰ بہتر ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: عقبیٰ بہتر ہونے سے مراد ہے کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں اور اپنے نیک اعمال کی وجہ سے بخشش کے حق دار ٹھہریں۔

3. شمعِ ہدایت جلانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: شمعِ ہدایت جلانے کا مطلب ہے کہ لوگوں کو ہدایت کا رستہ دکھایا۔ برے کاموں سے دور رہنے کی تلقین کی۔ نیکی کا راستہ اپنانے اور برائی کے راستے کی طرف نہ جانے کی ہدایت کی۔

4. ''سیدھا راستہ'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''سیدھا راستہ'' سے مراد وہ راستہ ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ نیکی کرنے، اچھے اخلاق اپنانے اور اچھی گفتگو کرنے کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے۔

5. توحید کی شعاعیں پھیلنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: توحید کی شعاعیں پھیلنے کا مطلب ہے کہ ہر طرف ایک اللہ کی عبادت کی جانے لگی۔

6. مشرق اور مغرب کیسے جگمگا اُٹھے؟

جواب: مشرق اور مغرب کے تمام رہنے والے کلمہ توحید پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

7. آپ کو اس نعت کا کون سا شعر پسند آیا؟ پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیں۔

جواب: مجھے اس نعت کا شعر نمبر 3 بہت پسند آیا ہے۔ کیونکہ اس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تخلیق اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کا ذکر ہے۔

downloaded from https://informissied.com/

Scanned with CamScanner

۲۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگا کر نظم کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

1. انسانیت کا ۔۔۔۔۔۔ انسان کو دکھایا
(الف) چہرہ (ب) رُتبہ (ج) منظر **(د) رستہ**

2. دُنیا سنوارنے کے سمجھائے سب ۔۔۔۔۔۔
(الف) سلیقے (ب) قرینے **(ج) طریقے** (د) وسیلے

3. عقبیٰ ہو جس سے ۔۔۔۔۔۔ وہ راز بھی بتایا
(الف) بہتر (ب) روشن (ج) اعلیٰ (د) برتر

4. جو راستہ تھا سیدھا ۔۔۔۔۔۔ کو بتایا
(الف) اِک ایک (ب) ہر ایک (ج) ہر شخص (د) ہر فرد

5. ہر آدمی پہ کھولا ۔۔۔۔۔۔ کا راز اُس نے
(الف) حرکت (ب) برکت (ج) شفقت **(د) محنت**

6. جو ۔۔۔۔۔۔ رہے تھے غافل، آ کر اُنھیں جگایا
(الف) ہو **(ب) سو** (ج) کھو (د) رو

7. پھیلیں جہاں میں ہر سو ۔۔۔۔۔۔ کی شعاعیں
(الف) ایمان (ب) قرآن **(ج) توحید** (د) اخلاص

8. بھولی ہوئی تھی دُنیا ۔۔۔۔۔۔ خدا کو یکسر
(الف) سچے **(ب) اپنے** (ج) میرے (د) سب کے

۳۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے پہلے دُنیا کے کیا حالات تھے؟ ایک پیراگراف میں بیان کریں۔

جب حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس دنیا میں تشریف لائے تو اکثر لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ہر کام کے لیے الگ الگ بت بنائے ہوئے تھے۔ خانہ کعبہ کے اندر بھی بت نصب کر دیے گئے تھے۔ معاشرتی برائیاں بھی عام تھیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بڑی بڑی لڑائیاں ہو جاتیں۔ غلاموں سے ظالمانہ سلوک کیا جاتا۔ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا۔ عورتوں کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ غرض معاشرہ ہر قسم کی برائیوں سے بھرپور تھا۔

۴۔ اس نعت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جن احسانات کا ذکر کیا گیا ہے، اُنھیں ایک پیراگراف میں بیان کریں۔

نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے احسانات: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انسانیت کو سیدھا رستہ دکھایا اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔ نہ صرف اس دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے کے طریقے سمجھائے بلکہ آخرت میں بھی سرخرو ہونے کے گر بتائے۔ ہر انسان کو محنت سے کام کرنے کی تلقین کی۔ دنیا سے کفر و شرک کا خاتمہ کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محنت سے دنیا والے بتوں سے نفرت کرنے لگے اور ایک خدا کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ ہر انسان اپنے معبودِ حقیقی کے آگے سجدہ ریز ہو گیا۔

۵۔ کالم "الف" میں دیے گئے ہر مصرعے کا دوسرا مصرع کالم "ب" میں تلاش کریں اور اُسے دی گئی مثال کے مطابق کالم "ج" میں لکھیں:

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
نعت اُس نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی جس نے پیغامِ حق سنایا	مشرق بھی جگمگایا، مغرب بھی جگمگایا	انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا
نور اُس کا سب سے پہلے پیدا کیا خدا نے	جو سو رہے تھے غافل، آ کر اُنھیں جگایا	بزمِ جہاں میں لیکن آخر میں سب سے آیا
ہر آدمی پہ کھولا محنت کا راز اُس نے	خالق کے در پہ اُس نے مخلوق کو جھکایا	جو سو رہے تھے غافل آ کر اُنھیں جگایا
شعلے بھڑک رہے تھے دنیا میں کفر و شر کے	انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا	انسان کو اُس نے آ کر اس آگ سے بچایا
پھیلیں جہاں میں ہر سو توحید کی شعاعیں	انساں کو اُس نے آ کر اس آگ سے بچایا	مشرق بھی جگمگایا، مغرب بھی جگمگایا
بھولی ہوئی تھی دُنیا اپنے خدا کو یکسر	بزمِ جہاں میں لیکن آخر میں سب سے آیا	خالق کے در پہ اس نے مخلوق کو جھکایا

۶۔ جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
پیغامِ حق	اسلام کا پیغامِ حق اولیائے اکرام کی بدولت ہندوستان کے دور دراز کے علاقوں تک جا پہنچا۔
عقبیٰ	اس دنیا میں زندگی بسر کرتے ہوئے ہمیں عقبیٰ کی تیاری بھی کرنی چاہیے۔
شمعِ ہدایت	آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذات ایسی شمعِ ہدایت ہے کہ جو بھی قریب آیا روشنی پاتا گیا اور کامیاب ہوتا گیا۔
غافل	اولاد کو والدین کی خدمت کے فرائض سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔
توحید	آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس دنیا والوں کو توحید کا سبق دیا کہ ایک خدا کی عبادت کرو۔

۷۔ متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
حق	باطل	سنوارنا	بگاڑنا
آگ	پانی	مشرق	مغرب
دنیا	عقبیٰ	سیدھا	الٹا، ٹیڑھا
توحید	شرک	خالق	مخلوق

۸۔ نیچے دیے گئے شعر کو غور سے پڑھیں:

کالم "الف"	کالم "ب"
نعت اُس نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی جس نے پیغامِ حق	سنایا
انسانیت کا رستہ انسان کو	دکھایا

کالم "ب" میں دیے گئے لفظ (سنایا، دکھایا) ہم آواز لفظ ہیں۔ انھیں قافیہ کہتے ہیں۔ اس نعت کے باقی شعروں میں استعمال ہونے والے قافیوں کی نشان دہی کریں

نعت میں استعمال ہونے والے قافیے

سنایا۔ دکھایا، بتایا، آیا، جگایا، بچایا، جگمگایا، جھکایا

سرگرمیاں: (i) کسی اور شاعر کی نعت اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

نعت

گروپ نمبر 1

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکان فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآن کے سیپاروں میں

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یاران نبی، کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

(ii) مختلف طالب علم اس نعت کو تحت اللفظ پڑھیں۔ صحت تلفظ اور نظم خوانی کا معیاری انداز اپنانے پر زور دیا جائے۔ (iii) جماعت کا کوئی خوش الحان طالب علم نعت ترنم کے ساتھ پڑھے۔ باقی طلبہ خاموشی سے باادب ہو کر نعت سنیں۔

(iv) طالب علموں کو کسی مشہور نعت گو کا کلام پڑھنے کی ترغیب دیں۔ طالب علم اس کلام کے مطالعے کے بعد اپنی پسند کی نعت چارٹ پر لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام: (i) طالب علموں کو آدابِ نعت بتائیں۔ اُن کے دلوں میں نعت رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب و احترام کا جذبہ پیدا کریں۔

(ii) ربیع الاوّل کے مبارک مہینے میں نعت خوانی کے مقابلے منعقد کرائیں۔

(iii) جماعت میں درج ذیل موضوع پر تقریری مقابلے کا اہتمام کریں:

"ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دنیا پر احسانات"

معروضی سوالات

(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ نعت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر نشان لگائیں۔

1. پھیلیں جہاں میں ہر سو ________ کی شعاعیں:
(a) اسلام **(b) توحید** (c) نماز (d) خیرات

2. ایک جوڑا متضاد الفاظ کا نہیں ہے:
(a) مشرق، مغرب **(b) کفر، شر** (c) خالق، مخلوق (d) اول، آخر

3. محشر قواعد کی رو سے ہے:
(a) اسم (b) خطاب (c) لقب **(d) تخلص**

4. نعت ایسی نظم ہے جس میں تعریف کی گئی ہو:
(a) اللہ تعالیٰ کی
(b) نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی
(c) اولیاء اللہ کی (d) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی

5. ایسی نظم جس میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف کی گئی ہو کہلاتی ہے:
(a) حمد **(b) نعت** (c) قصیدہ (d) منقبت

6. نظم "نعت" کے شاعر کا نام ہے:
(a) محشر رسول نگری (b) اختر شیرانی (c) الطاف حسین حالی (d) اسماعیل میرٹھی

7. نعت اس ________ کی جس نے پیغام حق سنایا:
(a) ولی **(b) نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ**
(c) صحابی (d) انسان

8. "شمع ہدایت" قواعد کی رو سے ہے:
(a) مرکب توصیفی (b) مرکب جاری (c) مرکب عطفی **(d) مرکب اضافی**

9. مرکب جاری ہے:
(a) بزم جہاں **(b) موڑ پر** (c) کفر و شر (d) توحید کی شعاعیں

10. "قائل" قواعد کی رو سے ہے:
(a) اسم فاعل (b) اسم مفعول (c) حاصل مصدر (d) اسم مشتق

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. نظم "نعت" کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب 1: نبی اکرم حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو حق بات پہنچائی۔ دنیا اور آخرت میں کامیابی کا طریقہ سکھایا۔ انسان کو کفر و شرک کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کے روشن راستوں پر چلایا۔ بتوں کی پوجا سے منع فرمایا اور ایک خدا کی عبادت ہونے لگی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تخلیق سب سے اول ہوئی لیکن اس دنیا میں ظہور سب سے آخر میں ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خاتم النبیین ہیں گویا

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقان وہی یٰس وہی طٰہٰ

سبق نمبر 3

دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فراق	جدائی	استقبال کرنا	خوش آمدید کہنا
دھان	چاول	خوش آمدید کہنا	کسی کے آنے پر خوش ہونا
کھانا چننا	کھانا لگانا	داد دینا	شاباش دینا
رواج	عادت	مفید	فائدہ مند
مصروف رہنا	لگے رہنا	مرغن	گھی کے زیادہ استعمال والی اشیا
تاریک	جو روشن نہ ہو، اندھیرے والا	قابل رشک	جس پر رشک کیا جائے، جس کی خواہش کی جائے

Scanned with CamScanner

باسی	جو تازہ نہ ہو اور رہنے والا	غائب	ناموجود / غیر حاضر
زرنگار	وہ چیز جس پر سنہری نقش بنے ہوں	مرجھائے	افسردہ، لٹکے ہوئے، کملائے ہوئے
بہتر	زیادہ اچھی	آلات	آلہ کی جمع، اوزار
دم نکلنا	سانس بند ہونا	ترس جانا	بہت خواہش کرنا
آلودہ	گندہ	دوبھر ہونا	مشکل ہونا
بے تحاشا	بہت زیادہ	نقل مکانی	رہائش تبدیل کر لینا
روزگار	روزی کمانے کا ذریعہ	رخ کرنا	کی طرف چلنا
دھندا	کام	عجیب	حیران کن
تمدن	رہن سہن	دامن	آنچل
انجمن	محفل	رنگینیاں	رونقیں
ننھیال	والدہ کا خاندان	فضا	زمین اور آسمان کے درمیان خلا
ہاتھ بٹانا	مدد کرنا	مشقت	محنت، سخت کام
دبلا	پتلا	سبب	وجہ

سبق کا خلاصہ

گرمیوں کی چھٹیوں میں احمد اس کے بھائی بہن اپنے ماں باپ کے ساتھ اپنے ننھیال گاؤں گئے۔ گاؤں والوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔ وہاں جا کر احمد اور ان کے گھر والوں کو دیہاتی زندگی اور شہری زندگی کا واضح فرق نظر آیا۔ شہر میں دیر تک جاگا جاتا ہے اور صبح دیر سے اٹھا جاتا ہے جب کہ دیہاتوں میں لوگ جلد سو جاتے ہیں اور جلد اٹھتے ہیں۔ دیہاتوں کی خواتین بہت سا کام اپنے ہاتھوں سے کرتی ہیں اس لیے وہ صحت مند اور چاق چوبند ہوتی ہیں۔ وہ کھیتی باڑی میں اپنے مردوں کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔ اس کے علاوہ دیہاتوں میں تازہ سبزیاں، پھل اور خالص غذا مل جاتی ہے۔ شہروں میں ایسا نہیں ہے۔ شہروں میں زیادہ لوگ ملازمت کرتے ہیں۔ جب کہ دیہاتوں والے کھیتی باڑی کو اپناتے ہیں۔ اب حالات بدل چکے ہیں۔ دیہاتوں میں بھی شہروں والی کئی سہولتیں موجود ہیں مثلاً موبائل فون، بجلی اور سڑکیں وغیرہ۔ پہلے لوگ دیہاتوں کو چھوڑ کر شہروں کا رخ کرتے تھے کیونکہ وہاں ذرائع روزگار زیادہ تھے اور زندگی کی سہولتیں بھی وافر تھیں۔ لیکن دیہات کا اپنا رہن سہن ہے اور شہروں کا اپنا، دیہات کے اپنے فائدے ہیں اور شہروں کے اپنے، دیہات اور شہر دونوں ترقی کریں گے تو ملک ترقی کرے گا۔ اگر دیہاتوں میں مزید سہولتیں پیدا کر دی جائیں اور روزگار کے مواقع مزید مہیا کر دئے جائیں تو کوئی شخص خالص ہوا، خالص غذا کو چھوڑ کر شہروں کی طرف جانا پسند نہ کرے۔

سبق کا مرکزی خیال

دیہات اور شہر کے رہن سہن کا اپنا الگ اور منفرد انداز ہے۔ دیہات کے اپنے فائدے ہیں اور شہروں کے اپنے۔ پیارے وطن کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ دیہات اور شہر دونوں ترقی کریں۔ اگر دیہات میں تعلیم اور صحت کی بہتر سہولتیں مہیا کر دی جائیں تو شہروں کی طرف نقل مکانی کے رجحان کو کم کیا جا سکتا ہے۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ ان سوالوں کے جواب دیں۔

1. احمد اور اس کے گھر والے گاؤں کیوں آئے؟

جواب: احمد اور اس کے گھر والے گرمیوں کی چھٹیوں میں احمد کے ننھیال آئے۔

2. گاؤں کی فضا کیسی تھی؟

جواب: گاؤں کی فضا ہری بھری تھی۔

3. دیہات میں رہنے والی اکثر خواتین موٹی کیوں نہیں ہوتیں؟

جواب: دیہات میں رہنے والی اکثر خواتین اس لیے موٹی نہیں ہوتیں کہ وہ سارا دن کام کرنے میں معروف رہتی ہیں۔

4. اگر گھروں میں سورج کی روشنی نہ پہنچے تو اس سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: اگر گھروں میں سورج کی روشنی نہ پہنچے تو وہاں کے مکین زرد اور مرجھائے چہروں والے ہو جاتے ہیں۔

5. بڑے شہروں میں آلودگی کا کیا سبب ہے؟

جواب: بڑے شہروں میں ٹریفک کی وجہ سے فضا آلودہ ہو جاتی ہے اس کے علاوہ گاڑیوں کے ہارنوں کا شور بھی آلودگی کا باعث بن جاتا ہے۔ کارخانے جو دھواں اور زہریلا پانی خارج کرتے ہیں اس سے بھی فضا آلودہ ہو جاتی ہے۔

6. موجودہ دیہات پرانے دیہات سے کس طرح مختلف ہیں؟

جواب: موجودہ دیہاتوں میں بجلی، سڑکیں اور موبائل فون کی سہولیات ہیں جب کہ پہلے دیہاتوں میں ایسی سہولتیں موجود نہ تھیں۔

7. لوگ دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی کیوں کرتے ہیں؟

جواب: لوگ کاروبار اور روزگار کی تلاش میں گاؤں سے شہر کی طرف منہ کر لیتے ہیں اور وہاں ہی رہائش پذیر ہو جاتے ہیں اس کے علاوہ دیہات میں تعلیمی اور طبی سہولتوں کا بھی فقدان ہے۔

8. اس نقل مکانی کو کیوں کر روکا جا سکتا ہے؟

جواب: اس نقل مکانی کو روکنے کے لیے ضروری ہے کہ دیہات میں بھی تعلیم اور صحت کی تمام سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ دیہات میں کارخانے لگائے جائیں تاکہ لوگوں کو روزگار ملے۔

۲۔ خالی جگہ کو خط کشیدہ لفظوں کے متضاد کی مدد سے پُر کریں:

1. مہمان نے ــــــــ کا شکریہ ادا کیا۔ (میزبان)
2. میں فارغ ہوں جب کہ میری بہن کام میں ــــــــ ہے۔ (معروف)
3. وہ رات کو جلدی نہیں سویا تھا، اس لیے وہ صبح ــــــــ سے اُٹھا۔ (دیر)
4. دیہاتی اور ــــــــ زندگی میں بہت فرق ہے۔ (شہری)
5. تازہ روٹی کھاؤ، ــــــــ روٹی کھانے سے پیٹ میں درد ہو سکتا ہے۔ (باسی)
6. امیروں کو ــــــــ کا خیال رکھنا چاہیے۔ (غریبوں)
7. ابھی سورج کی روشنی ہے لیکن تھوڑی دیر میں ــــــــ چھا جائے گا۔ (اندھیرا)
8. دیہاتی کھلے گھروں میں رہتے ہیں جب کہ شہروں میں عام طور پر لوگوں کے گھر ــــــــ ہوتے ہیں۔ (تنگ)
9. آگے سکول ہے، گاڑی کو تیز چلانا مناسب نہیں، اس کی رفتار ــــــــ کر دو۔ (آہستہ)

10. ابھی دیہات میں کچے مکان ہوتے تھے، اب تو ہر طرف ------ مکان دکھائی دیتے ہیں۔ (پکے)

۳۔ واحد کو جمع اور جمع کو واحد میں تبدیل کریں:

واحد	جمع	جمع	واحد
قصبہ	قصبات	تعطیلات	تعطیل
مسجد	مساجد	عمارات	عمارت
مکان	مکانات	مقامات	مقام
آلہ	آلات	مواقع	موقع
مرکز	مراکز	دیہات	دیہہ

۴۔ کسی مستند لغت کی مدد سے ان لفظوں پر اعراب لگائیں۔

الفاظ	اعراب	الفاظ	اعراب
استقبال	اِسْتِقْبَال	جانب	جَانِب
مغرب	مَغْرِب	وقت	وَقْت
فارغ	فَارِغ	خالص	خَالِص

۵۔ یہ جملے دیکھیے:

آج کل بازار میں خربوزہ عام مل رہا ہے۔

آم ایک خوش ذائقہ پھل ہے۔

"عام" اور "آم" کا املا مختلف ہے مگر آواز ایک جیسی ہے۔ ایسے لفظوں کو متشابہ الفاظ کہتے ہیں۔ آپ "ہل" اور "حل" کا فرق جملوں کی مدد سے واضح کریں۔

جواب: ہل: کسان ہل سے زمین کھود رہا تھا۔

حل: (i) میں نے ریاضی کا پرچہ حل کر لیا ہے۔

(ii) چینی پانی میں حل ہو جاتی ہے۔

۶۔ جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
ترس جانا	آپ کی دید کو تو ہماری آنکھیں ترس گئی ہیں۔
دُوبھر	اس مہنگائی کے دور میں غریب کی زندگی تو دوبھر ہو گئی ہے
ماحول	دیہاتوں کا ماحول صاف ستھرا ہوتا ہے۔
کام دھندا	ابھی ہم کام دھندے سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ تیز بارش آ گئی۔
نقل مکانی	سرحد پر حالات خراب ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ نقل مکانی کر کے اگلے علاقوں میں چلے گئے۔

۷۔ کالم "الف" اور کالم "ب" میں دیے گئے جملے دیکھیے:

کالم "الف"	کالم "ب"
مریض دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہے۔	مریض روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہے۔
وہ آئے روز ظفروال جاتا رہتا ہے۔	وہ آئے دن ظفروال جاتا رہتا ہے۔
شور نہ ڈالو۔	شور نہ مچاؤ۔

کالم "الف" میں دیے گئے جملے غلط ہیں، جب کہ ان کے سامنے کالم "ب" میں دیے گئے جملے درست ہیں۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کالم "الف" میں دیے گئے جملے غلط کیوں ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اہل زبان اس طرح نہیں بولتے۔ ہم کوئی بھی زبان بولتے وقت اہل زبان کی پیروی کرتے ہیں۔ اہل زبان کی بول چال کو روزمرہ کہتے ہیں۔ روزمرہ میں لفظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل جملے روزمرہ کے لحاظ سے غلط ہیں۔ ان کی درستی کریں۔

1.	میری بات کا بُرا نہ منائیں۔	میری بات کا برا نہ مانیں۔
2.	آپ نارووال سے کب واپس لوٹے؟	آپ نارووال سے کب واپس آئے یا آپ نارووال سے کب لوٹے؟
3.	میں نے اجمل خان کی کتاب سے بہت استفادہ حاصل کیا۔	میں نے اجمل خان کی کتاب سے بہت استفادہ کیا۔
4.	اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے؟	اس میں ناراضی کی کیا بات ہے؟
5.	گالی نکالنا شریفوں کا شیوہ نہیں۔	گالی دینا شریفوں کا شیوہ نہیں۔
6.	میرے کو بازار جانا ہے۔	مجھے بازار جانا ہے۔

سرگرمیاں: جماعت کو چار گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو ایک ایک چارٹ دیں۔ (i) گروپ "الف" دیہاتی زندگی کے فائدوں پر غور کرے اور انھیں چارٹ پر خوش خط لکھے۔ (ii) گروپ "ب" شہری زندگی کے فائدوں پر غور کرے اور انھیں چارٹ پر خوش خط لکھے۔

(iii) گروپ "ج" اس بات پر غور کرے کہ لوگ دیہات سے شہروں میں کیوں منتقل ہو رہے ہیں۔ یہ گروپ بھی اپنے خیالات کو چارٹ پر خوش خط لکھے

(iv) گروپ "د" ایسی تجاویز مرتب کرے جن پر عمل کر کے دیہات سے شہروں میں منتقلی کے رُجحان کو کم کیا جا سکے۔ یہ گروپ اپنی تجاویز کو چارٹ پر خوش خط لکھے۔

(v) جب تمام گروپ اپنا اپنا کام مکمل کر لیں، تو ہر گروپ سے ایک ایک نمائندہ اپنا اپنا چارٹ با آوازِ بلند پڑھ کر سنائے بعد میں یہ چارٹ جماعت کے کمرے میں آویزاں کر دیے جائیں۔

برائے اساتذہ کرام: (i) طالب علموں کو زیادہ سے زیادہ ایسے مواقع فراہم کیے جائیں، جن سے غور و فکر کی صلاحیت پروان چڑھ سکے۔ طالب علموں کو سوچنے اور اپنے خیالات کو مربوط انداز میں ترتیب دینے کی مشق بہم پہنچانے کے لیے مباحثی سرگرمیوں کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ طالب علموں کی مناسب حوصلہ افزائی کریں۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

احمد ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ وہ اپنے والدین کے ساتھ لاہور میں رہتا ہے۔ اس کے ننھیال گاؤں میں ہیں۔ گرمیوں کی تعطیلات میں احمد، اُس کا بھائی بلال

Scanned with CamScanner

اور سمیٰ بہن عائشہ اپنے والدین کے ساتھ گاؤں آئے۔ وہ گاؤں کے قریبی قصبے میں بس سے اُترے۔ احمد کے ماموں جان نے اُن کا استقبال کیا۔ وہ اُنھیں تانگے پر بٹھا کر گاؤں لے آئے۔ سڑک کے دونوں جانب دھان کے ہرے بھرے کھیت تھے۔ وہ گاؤں کی ہری بھری فضا دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ کچھ دیر بعد تانگہ گاؤں کی حدود میں داخل ہوا۔ وہ تانگے سے اُترے تو پورا محلہ اُن کو گاؤں میں خوش آمدید کہنے کے لیے موجود تھا۔ احمد اور بلال اپنے ماموں زاد بھائی حسن کے ساتھ کھیتوں کی طرف چلے گئے۔ دھان کی فصل کو پانی دینے کے لیے ٹیوب ویل چل رہا تھا۔ وہ ٹیوب ویل سے نکلنے والے پانی میں نہائے۔ اب وہ تازہ دم ہو چکے تھے۔ اتنے میں مغرب کا وقت ہو گیا۔ اذان کی آواز سن کر اُنھوں نے مسجد کا رُخ کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر گھر پہنچے، تو ممانی جان دسترخوان پر کھانا چُن رہی تھیں۔ تھوڑی دیر میں سب دسترخوان پر بیٹھ گئے۔ کھانا کھانے کے دوران میں بات چیت بھی ہوتی رہی، آئیے ہم بھی ان کی گفتگو سنتے ہیں:

1. احمد پڑھتا ہے:
(a) چھٹی جماعت میں (b) ساتویں جماعت میں
(c) آٹھویں جماعت میں (d) نویں جماعت میں

2. احمد رہتا ہے:
(a) لاہور میں (b) سیالکوٹ میں (c) ایک گاؤں میں (d) ایک قصبے میں

3. احمد اور اس کے گھر والے گاؤں گئے تھے:
(a) گرمیوں کی تعطیلات میں (b) سردیوں کی تعطیلات میں
(c) بہار کی تعطیلات میں (d) عید کی چھٹیوں میں

4. احمد کے بھائی اور بہن کا نام ہے:
(a) زین، حبہ (b) زین، عائشہ (c) بلال، عائشہ (d) بلال، حبہ

5. احمد اور گھر والوں کا استقبال کیا:
(a) احمد کے خالو نے (b) احمد کے ماموں نے
(c) احمد کے نانا نے (d) احمد کے ماموں زاد نے

6. احمد کا ماموں ان سب کو گاؤں لے گیا:
(a) کار پر (b) موٹر سائیکل پر (c) تانگے پر (d) پیدل

7. احمد اور بلال کے ماموں زاد بھائی کا نام ہے:
(a) حسین (b) حسن (c) علی (d) احسن

8. کھیتوں میں ان دنوں فصل تھی:
(a) گندم کی (b) مکئی کی (c) گنے کی (d) دھان کی

9. کون سی نماز کی اذان کی آواز احمد اور بلال نے سنی:
(a) ظہر (b) عصر (c) مغرب (d) عشاء

10. دسترخوان پر کھانا چن رہی تھی:
(a) احمد کی ممانی (b) احمد کی خالہ (c) احمد کی ماموں زاد بہن (d) احمد کی نانی

11. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے۔
(a) احمد اور اس کے ابا (b) احمد کا ننھیالی گاؤں
(c) احمد کے ننھیالی گاؤں کی سیر (d) احمد کی مہمان نوازی

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

احمد: ممانی جان! ابھی تو شام ہوئی ہے اور آپ نے رات کا کھانا بھی لگا دیا! آپ لوگ رات کا کھانا اتنی جلدی کھا لیتے ہیں؟

ممانی جان: احمد میاں! ہم دیہاتی لوگ ہیں، ہمارے ہاں رات کو جلد سونے اور صبح سویرے اُٹھنے کا رواج ہے۔ شہروں میں تو لوگ رات گئے تک جاگتے رہتے ہیں، اس لیے وہ رات کو کھانا بھی دیر سے کھاتے ہیں۔

حسن: میں نے اپنی کتاب میں پڑھا ہے کہ رات کو جلد سونا اور صبح جلد جاگنا صحت کے لیے مفید ہے۔

نانا جان: شاید اسی لیے گاؤں کے رہنے والے زیادہ صحت مند ہوتے ہیں۔

احمد: نانا جان! میں نے سُنا ہے کہ شہر کے لوگوں کے مقابلے میں گاؤں والوں کی صحت بہتر ہوتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

نانا جان: بھئی دیہاتی لوگ کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں۔ سارا دن کام میں لگے رہتے ہیں۔ دیہاتی خواتین بھی سارا دن کام میں مصروف رہتی ہیں۔ وہ گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتی ہیں۔ مرغیوں، گائے، بھینس اور دیگر پالتو جانوروں کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ فصلوں کی کٹائی، بوائی اور انھیں سمیٹنے میں بھی مردوں کا ہاتھ بٹاتی ہیں جب کہ شہروں میں رہنے والوں کو اس قدر مشقت کا کام نہیں کرنا پڑتا۔ یہی وجہ ہے کہ دیہات میں رہنے والوں کی صحت بہتر ہوتی ہے اور عموماً دُبلے پتلے ہوتے ہیں۔

نانی جان: گاؤں میں رہنے والوں کی عمدہ صحت کا ایک اور سبب غذا کا استعمال بھی ہے۔ دیہاتی لوگ سادہ خوراک کھاتے ہیں، جب کہ شہروں میں رہنے والے مرغن غذاؤں کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

احمد کے ابا جان: واقعی دیہاتیوں کی صحت قابلِ رشک ہوتی ہے۔ اس کی ایک وجہ خالص اور تازہ خوراک بھی ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کو تازہ سبزیاں، پھل اور خالص غذائیں میسر ہیں۔ شہروں میں یہ چیزیں غائب ہوتی جا رہی ہیں۔

حسن: میں جب لاہور گیا تھا تو میں نے وہاں بہت سے لوگوں کو تنگ تنگ گھروں میں رہتے دیکھا تھا۔ اُن گھروں کے صحن تو تھے ہی نہیں۔

احمد کے ابا جان: بات یہ ہے کہ گاؤں میں لوگوں کے پاس گھر بنانے کے لیے جگہ کا کوئی مسئلہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دیہات میں زیادہ تر گھر کھلے کھلے ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس شہروں میں جگہ کی کمی ہے۔ اس وجہ سے بہت سے لوگ چھوٹے چھوٹے مکانوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ دیہات میں زیادہ تر گھر ایک منزلہ ہیں جب کہ شہروں میں کئی کئی منزلہ عمارات ہیں۔ ان عمارتوں میں سورج کی روشنی نہیں پہنچ پاتی۔

12. رات کو جلد سونا اور صبح جلد جاگنا صحت کے لیے ہے:
(a) نقصان دہ (b) ضرر رساں (c) مفید (d) پُرسرور

13. مرکبِ عطفی ہے:
(a) تنگ دل (b) خالص اور تازہ (c) دبلے پتلے (d) مرغن غذا

14. "کام کاج" قواعد کی رو سے ہے:
(a) مرکب عددی (b) مرکب توصیفی (c) مرکب تابع موضوع (d) مرکب اضافی

15. اسم صفت ہے:
(a) موٹاپا (b) خالص (c) خواتین (d) لاہور

16. دیہاتی لوگوں کا بڑا پیشہ ہے:
(a) سرکاری نوکری (b) کھیتی باڑی (c) گداگری (d) چوری چکاری

Scanned with CamScanner

17. دیہات میں زیادہ تر گھر ہوتے ہیں:
(a) ایک منزلہ (b) دو منزلہ (c) تین منزلہ (d) کئی کئی منزلہ

18. رشک کا مطلب ہے:
(a) کاش یہ چیز مجھے مل جائے (b) کاش یہ چیز فلاں شخص سے کھو جائے
(c) کاش یہ چیز فلاں شخص کے پاس رہے
(d) کاش یہ چیز مجھے بھی مل جائے اور اس کے پاس بھی رہے

19. "دیہاتی" قواعد کی رو سے ہے:
(a) صفت ذاتی (b) صفت نسبتی (c) صفت عددی (d) صفت مقداری

20. مرکب تابع موضوع ہے:
(a) ایک آدھ چکر (b) مرغن غذا
(c) دبلے پتلے (d) تنگ و تاریک

21. دیہاتیوں کی صحت قابل رشک ہوتی ہے:
(a) سادہ خوراک کھانے کی وجہ سے
(b) تازہ اور خالص خوراک کھانے کی وجہ سے
(c) تازہ سبزیاں اور پھل کھانے کی وجہ سے
(d) تمام جوابات درست ہیں۔

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق "دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق" کا خلاصہ دس نکات کی صورت میں لکھیں۔

جواب 1: (i) احمد اور اس کے گھر والے گرمیوں کی چھٹیوں میں احمد کے ننھیال گئے

(ii) احمد کے ننھیال ایک گاؤں میں رہتے تھے۔

(iii) احمد کے ماموں اور دوسرے گاؤں والوں نے ان کا استقبال کیا۔

(iv) احمد کی ممانی نے سر شام ہی کھانا لگا دیا اور یوں دیہاتی اور شہری زندگی کے بارے میں بات چیت شروع ہو گی۔

(v) دیہاتی لوگ جلد سوتے اور جلد جاگ جاتے ہیں۔ جبکہ شہروں میں رہنے والے رات کو دیر تک جاگتے ہیں اور صبح دیر سے اٹھتے ہیں۔

(vi) شہروں میں کئی ایک سہولیات حاصل ہیں۔ مثلاً ہسپتال، اعلیٰ تعلیمی ادارے اور اچھا روزگار جب کہ دیہاتوں میں رہنے والے زیادہ تر کھیتی باڑی کرتے ہیں

(vii) لوگ دیہاتوں سے نقل مکانی کر کے شہروں کی طرف جا رہے ہیں کیونکہ وہاں پکی سڑکیں، بجلی، گیس اور دوسری سہولتیں دیہات کی نسبت زیادہ ہیں۔

(viii) دیہاتوں میں خالص خوراک اور صاف ہوا ملتی ہے جب کہ شہروں میں ایسا نہیں ہے

(ix) دیہاتی خواتین بہت سا کام اپنے ہاتھوں سے کرتی ہیں اس لیے چاق چوبند ہوتی ہیں۔

(x) دیہاتوں میں بھی روزگار کے مواقع بہم پہنچا دیے جائیں تو لوگ شہروں کی طرف نہ جائیں۔

(xi) ملکی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ دیہات اور شہر دونوں ترقی کریں۔

سبق نمبر 4

نظم وضبط

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نظم	پرونا اور ترتیب دینا	منصوبہ بندی	منصوبہ بنایا	دلیل	ثبوت، نشان
مفادات	فائدے	نصب العین	مقصد	منظم کرنا	ترتیب دینا
انداز	طریقہ	پابندی	عمل کرنا	قدم چومنا	حاصل ہونا
صرف کرنا	گزارنا	برعکس	الٹ	عاری ہونا	خالی ہونا
شعبہ	حصہ	شعار	عادت	حسنِ ترتیب	اچھی ترتیب
بے سکونی	افراتفری	انتشار	بکھر جانا	ترقی	اضافہ
نظام کائنات	دنیا اور آسمان	محروم	حرام کیا ہوا،	مطالعہ کرنا	پڑھنا، غور کرنا
ثبوت	شہادات، گواہی	تغیر و تبدل	تبدیل ہونا، پھر پھر کر آنا	حشرات الارض	کیڑے مکوڑے
مخلوق	پیدا کی ہوئی	سحر	صبح	ترتیب	درجہ بدرجہ ٹھیک ہونا
قاعدے	اصول وقوانین	مقدس	پاک	افطار	شام
انجام پانا	پورا کرنا	تعلق	واسطہ	درس دینا	سبق دینا
سجود	اللہ کے آگے ماتھا زمین پر رکھنا	مفاد	فائدہ	ترجیح	فوقیت، اولیت
بدنظمی	نظم وضبط کا نہ ہونا	مقدر	قسمت	جائزہ	جانچ پڑتال
سرخرو	کامیاب	الجھنے	لڑائی جھگڑا کرنے	بحث و تکرار	زبانی لڑائی جھگڑا
راہنما	راستہ بتانے والا	اتحاد	ایک ہونا	عظیم	بڑی
ہستیوں	انسانوں	گامزن ہونا	چلنا	یقینی	لازمی
پاس داری کرنا	احترام کرنا	ترتیب	سلیقے سے کرنا	منظم	وہ چیز جو انتظام کے ساتھ ہو

downloaded from https://infohubhrmsissed.com

Scanned with CamScanner

رکاوٹ	مشکل	قانون	اصول، ضابطہ، قاعدہ	سلیقہ	طریقہ
ذاتی	کسی کی ذات سے	صلاحیتوں	اہلیتوں، قابلیتوں	انتشار	فساد
اعلیٰ	عمدہ، قیمتی	صحرا	ویرانہ، ریگستان	چگنا	پرندوں کا چونچ سے دانہ کھانا
دھکم پیل	دھکے پر دھکا دینا	بدقسمتی	بدبختی، بدنصیبی		

سبق کا خلاصہ

نظم وضبط کا مطلب ہے قاعدے اور قانون کی پابندی کرنا۔ نظم وضبط سے زندگی گزارنے والا سکون سے رہتا ہے۔ اس کی زندگی میں بے سکونی اور انتشار نہیں ہوتا۔ نظم وضبط کامیابی کی دلیل ہے۔ نظامِ کائنات کو دیکھیں یا پرند، چرند اور حشرات کو، دینِ متین کی عبادات کو دیکھیں یا طالب علم کی زندگی کو، ہر جگہ نظم وضبط کی کارفرمائی نظر آتی ہے۔ کھیل کے میدان میں صرف وہی ٹیم جیت سکتی ہے جو بہتر نظم وضبط کا مظاہرہ کرتی ہے بس یا ریل میں سوار ہوتے ہوئے دھکم پیل سے بچنا چاہیے اور قطار بنا کر نہ صرف اپنے لیے بلکہ دوسروں کے لیے بھی آسانی پیدا کی جا سکتی ہے۔ دنیا کے عظیم لوگ اپنی زندگی میں ہر جگہ نظم و ترتیب کو اولیت دیتے رہے قائداعظم کا فرمان اتحاد، ایمان اور نظم وضبط ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ جس پر عمل کر کے ہم کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں۔

سبق کا مرکزی خیال

ذاتی مفادات اور خواہشات کو روک کر اپنی صلاحیتوں کو کسی اعلیٰ نصب العین کی خاطر منظم کرنا نظم وضبط کہلاتا ہے۔ نظم وضبط کامیابی کی دلیل ہے۔ زندگی میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنا کام نظم وضبط سے کرتے ہیں۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ ان سوالوں کے جواب دیں۔

1. نظم وضبط کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: نظم وضبط کا مفہوم ہے کہ قانون اور قاعدے کی پابندی کی جائے۔ نظم وضبط حسنِ ترتیب کا دوسرا نام ہے

2. نظم وضبط کی پابندی کرنے کے کیا فائدے ہیں؟

جواب: نظم وضبط کی پابندی سے سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یہ کامیابی کی دلیل ہے۔

3. نظم وضبط کا خیال نہ رکھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: نظم وضبط کا خیال نہ رکھنے سے بے سکونی اور انتشار پھیلتا ہے۔ انسان اپنی منزل کو نہیں پا سکتا۔ دوسروں کا بھی نقصان ہوتا ہے۔

4. قطار بنانے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: قطار بنانے سے کسی کی حق تلفی نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ آسانی بھی ہو جاتی ہے اور انسان لڑائی جھگڑے سے بھی بچ جاتا ہے۔

5. قانون کی عمل داری سے کیا مراد ہے؟

جواب: قانون کی عمل داری سے مراد ہے کہ قانون پر عمل کیا جائے۔

6. ایک طالب علم بہتر منصوبہ بندی سے اپنے شب و روز کو کس طرح سنوار سکتا ہے؟

جواب: ایک طالب علم نظم وضبط کا خیال رکھے گا تو وہ ہر روز سارے کام ایک خاص ترتیب سے کرے گا وہ اپنے لیے صبح جاگنے، نماز پڑھنے، ورزش کرنے، ناشتا کرنے، سکول جانے، واپس آنے، آرام کرنے اور کھیلنے کے اوقات مقرر کرے گا اس نظم و ضبط اور منصوبہ بندی کی وجہ سے اسے کوئی پریشانی نہ ہوگی اور اس کے شب و روز بہتر طور پر گزریں گے۔

7. ہمارا دین ہمیں کس طرح نظم وضبط کی تعلیم دیتا ہے؟

جواب: ہمارا دین ہمیں عبادات کی تلقین کرتا ہے۔ نماز پنجگانہ میں امام کی اقتدا اور رکوع و سجود حسنِ ترتیب کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ روزہ میں سحر و افطار کے اوقات نظم وضبط کی تربیت کرتے ہیں۔ حج کی عبادت بھی نظم وضبط اختیار کرنے سے ہی ادا ہو سکتی ہے۔

۲۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. نظم کس زبان کا لفظ ہے؟

(الف) اُردو کا (ب) ترکی کا (ج) فارسی کا **(د) عربی کا** ✓

2. نماز میں صفیں ٹیڑھی بنانے سے اللہ تعالیٰ ٹیڑھے کر دیتا ہے:

(الف) پاؤں (ب) ہاتھ (ج) ٹانگیں **(د) دل** ✓

3. حشرات الارض سے مراد ہے:

(الف) کیڑے مکوڑے ✓ (ب) چرند (ج) پرند (د) درندے

4. بس میں سوار ہوتے وقت کوشش کرنی چاہیے:

(الف) قطار بنانے کی ✓ (ب) سب سے پہلے سوار ہونے کی (ج) مسافروں کو سمجھانے کی (د) شور مچانے کی

5. قائداعظمؒ کے فرمان کی درست ترتیب ہے:

(الف) اتحاد، نظم وضبط، ایمان (ب) نظم وضبط، اتحاد، ایمان **(ج) اتحاد، ایمان، نظم وضبط** ✓ (د) ایمان، اتحاد، نظم وضبط

۳۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں۔

جواب: نظم وضبط حسنِ ترتیب کا نام ہے۔ نظم وضبط سے زندگی سکون اور آرام سے گزرتی ہے۔ نظم وضبط کی پابندی کامیابی کی دلیل ہے۔ نظامِ کائنات میں نظم وضبط کی کارفرمائی بہت زیادہ ہے۔ پرند، چرند اور حشرات الارض بھی نظم وضبط کا خیال رکھتے ہیں۔ دینِ اسلام بھی نظم وضبط کا درس دیتا ہے۔ نماز پنجگانہ نظم وضبط کی عمدہ مثال ہے۔ طالب علم نظم وضبط پر عمل کرتے ہوئے کامیاب ہو جاتا ہے۔ وہ ٹیم ہمیشہ

downloaded from https://informationmissed.com/

Scanned with CamScanner

کامیاب ہوتی ہے جس میں زیادہ نظم وضبط ہو۔ عظیم لوگ مثلاً قائداعظم بھی نظم وضبط پر برابر عمل کرتے رہے۔

۴۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

واحد	جمع	جمع	واحد
قاعدہ	قواعد	مفادات	مفاد
سبق	اسباق	خواہشات	خواہش
منظر	مناظر	سجود	سجدہ

۵۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب	الفاظ	اعراب
نظم	نَظْم	ضبط	ضَبْط
عربی	عَرَبی	شعار	شِعَار
انتشار	اِنْتِشَار	درس	دَرْس
ممالک	مُمَالِك	تعلق	تَعَلُّق
تغیر	تَغَیُّر	تبدل	تَبَدُّل
نظام	نِظَام	سبق	سَبَق
مطالعہ	مُطَالِعَہ	اتحاد	اِتِّحَاد

۶۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے "عاری"۔ آپ نے اس سے ملتا جلتا لفظ "آری" بھی پڑھا ہوگا۔ دونوں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

جواب: عاری: اسلم بے ہودہ باتیں کرتا ہے وہ تو اخلاقیات سے بھی عاری ہے۔

آری: بڑھئی آری سے لکڑی کاٹ رہا تھا۔

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد
کامیاب	ناکام
اعلیٰ	ادنیٰ
زندگی	موت
مشرق	مغرب
طلوع	غروب
بدقسمتی	خوش قسمتی

۸۔ جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
نظم وضبط	نظم وضبط زندگی میں آسانیاں پیدا کرتا ہے۔

نظامِ کائنات	نظامِ کائنات اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کی واضح جھلک ہے۔
کارفرمائی	جہاں نظم وضبط کی کارفرمائی ہوگی وہاں کامیابی قدم چومے گی۔
سرخرو	انسان قرآن کی تعلیمات پر عمل کر کے دین و دنیا میں سرخرو ہو سکتا ہے۔
بحث وتکرار	بحث وتکرار سے کوئی فائدہ نہیں قطار بناؤ اور بس میں سوار ہوتے جاؤ۔

۹۔ نیچے کالم (الف) اور کالم (ب) میں لکھے گئے جملوں پر غور کیجیے:

کالم (الف)	کالم (ب)
پولیس نے چور کو گرفتار کر لیا۔	چور کو گرفتار کر لیا گیا۔
حکومت نے تعلیم مفت کر دی۔	تعلیم مفت کر دی گئی
اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دُعا قبول کرتا ہے	نیک لوگوں کی دُعا قبول کی جاتی ہے
شائق نے اپنا داخلہ فارم بھر دیا ہے۔	داخلہ فارم بھر دیا گیا ہے
ہم پہلا باب پڑھ رہے ہیں	پہلا باب پڑھا جا رہا ہے

کالم الف میں دیے گئے جملوں کے فاعل (پولیس، حکومت، اللہ تعالیٰ، شائق، ہم) موجود ہیں جب کہ کالم ب میں دیے گئے جملوں کے فاعل موجود نہیں۔ پہلے کالم میں دیے گئے فعل معروف کی مثالیں جبکہ دوسرے کالم میں دیے گئے جملے فعل مجہول کی مثال ہیں۔ اب آپ بتائیے کہ نیچے دیے گئے جملوں میں سے کون سے فعل معروف اور کون سے فعل مجہول سے تعلق رکھتے ہیں۔ فعل معروف کو فعل مجہول اور اسی طرح فعل مجہول کو فعل معروف میں تبدیل کریں:

اس نے بہت سے مہمانوں کو مدعو کیا۔

تاخیر سے آنے والے طالب علموں کو جرمانہ کیا جاتا ہے۔

چاول کی فصل کاٹی جا چکی ہے۔

کسان کھیتوں کو سیراب کرتا ہے

فعل معروف	فعل مجہول
اس نے بہت سے مہمانوں کو مدعو کیا۔	بہت سے مہمان مدعو کیے گئے۔
استاد صاحب نے تاخیر سے آنے والے طالب علموں کو جرمانہ کیا ہے۔	تاخیر سے آنے والے طالب علموں کو جرمانہ کیا جاتا ہے۔
کسان نے چاول کی فصل کاٹی ہے۔	چاول کی فصل کاٹی جا چکی ہے۔
کسان کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔	کھیتوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔

سرگرمیاں: (i) چیونٹیوں کے چلنے کا

(ii) شہد کی مکھیوں کے شہد بنانے کا

(iii) شام کے وقت پرندوں کی واپسی کے سفر کا

برائے اساتذہ کرام: (i) تعلیمی سال کے آغاز ہی میں طالب علموں کو سکول کے قواعد وضوابط سے آگاہ کر دینا مفید رہتا ہے۔ آپ اپنے طالب علموں سے کن باتوں کی توقع کرتے ہیں، انھیں تحریری شکل میں جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔ گاہے بگاہے طالب علموں کے سامنے ان قواعد وضوابط کو دُہراتے رہیں۔ طالب علموں کو یاد کرا دیں کہ قانون ہمارے اپنے فائدے کے لیے ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

نظم وضبط دو لفظوں "نظم" اور "ضبط" کا مجموعہ ہے۔ یہ دونوں عربی زبان کے لفظ ہیں۔ نظم کے معنی ہیں لڑی میں پرونا اور ترتیب دینا جب کہ ضبط کے معنی ہیں رکاوٹ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اپنے کاموں میں کسی قانون اور قاعدے کی پابندی کرنے کا نام نظم وضبط ہے۔ ذاتی مفادات اور خواہشات کو روک کر اپنی صلاحیتوں کو کسی اعلیٰ نصب العین کی خاطر منظم کرنا نظم وضبط کہلاتا ہے۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ نظم وضبط حسن ترتیب کا دوسرا نام ہے۔ یہ جو لوگ نظم وضبط کی پابندی کرتے ہیں، اُن کی زندگی اُصول وضوابط کے مطابق گزرتی ہے۔ ان کے ہر کام میں ایک سلیقہ اور ترتیب نظر آتی ہے۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو نظم وضبط سے عاری ہوتے ہیں، اُن کی زندگی میں کسی قاعدے یا قانون کی پابندی نظر نہیں آتی۔ ایسے لوگوں کی زندگی بے سلیقہ اور بے ترتیب گزرتی ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں نظم وضبط کی پابندی ضروری ہے۔ وہ لوگ جو نظم وضبط کو اپنا شعار بناتے ہیں، اُن کی زندگی سکون سے گزرتی ہے جب کہ نظم وضبط کی پروانہ کرنے والوں کی زندگی بے سکونی اور انتشار کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ زندگی میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں، جو اپنے کام کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور وقت کو بہترین انداز میں صرف کرتے ہیں۔ نظم وضبط کے بغیر زندگی میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ نظم وضبط کی پابندی کامیابی کی دلیل ہے۔ وہ لوگ جو نظم وضبط کے عادی ہوتے ہیں، کامیابی اُن کے قدم چومتی ہے

1. "نظم" کا مطلب ہے:
(a) رکاوٹ **(b)** لڑی میں پرونا (c) شاعری (d) ایک دوا کا نام

2. "ضبط" کا مطلب ہے:
(a) رکاوٹ (b) ترتیب دینا
(c) لڑی میں پرونا (d) آنسو بہانا

3. نظم وضبط سے مراد ہے:
(a) شعر وشاعری کرنا (b) ذاتی مفادات پر عمل کرنا
(c) کوئی بڑا نصب العین **(d)** کسی قانون اور قاعدے کی پابندی کرنا

4. نظم وضبط دوسرا نام ہے:
(a) اصول وضوابط کا (b) حسن ترتیب کا
(c) a,b جواب درست ہیں (d) کوئی جواب ٹھیک نہیں

5. زندگی کے ہر شعبے میں پابندی ضروری ہے:
(a) قانون کی (b) ضابطہ کی **(c)** نظم وضبط کی (d) اصول کی

6. نظم وضبط کو اپنانے کا نتیجہ ہوتا ہے:
(a) بے سکونی (b) انتشار (c) ناکامی **(d)** کامیابی

7. نظم وضبط کو اپنانے والوں کی زندگی گزرتی ہے:
(a) آرام سے **(b)** سکون سے (c) بے چینی سے (d) بے یقینی سے

8. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) نظم وضبط کا مفہوم (b) کامیابی کی دلیل
(c) پرسکون زندگی (d) نظم وضبط کے فائدے

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیئے گئے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا نظام کائنات اپنے اندر ایک خاص ترتیب رکھتا ہے۔ سورج کا ہر صبح وقت مقررہ پر مشرق سے طلوع ہونا اور وقت مقررہ پر مغرب میں غروب ہونا نظم وضبط کی عمدہ مثال ہے۔ چاند کے گھٹنے بڑھنے میں بھی ایک ترتیب دکھائی دیتی ہے۔ اسی طرح موسموں کا تغیر وتبدل بھی ہمیں نظم وضبط سکھاتا ہے۔ اس نظامِ فطرت سے انسان کو سبق ملتا ہے کہ وہ اپنے ہر کام میں حسن ترتیب سے کام لے۔ پرندے، جانور اور حشرات الارض بھی نظم وضبط کا خیال رکھتے ہیں۔ دن بھر دانہ دُنکا چگنے کے بعد جب پرندے شام کو واپس اپنے گھونسلوں میں جاتے ہیں تو وہ ایک خاص ترتیب سے اُڑتے ہیں۔ شہد کی مکھیوں کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس ننھی مخلوق کی زندگی کس قدر منظم اور با قاعدہ ہے۔ چیونٹی اگرچہ کمزور مخلوق ہے مگر کبھی آپ نے اُسے چلتے دیکھا ہے، کیا مجال جو کوئی قطار کی خلاف ورزی کرتی نظر آئے۔ اُونٹوں کو صحرا میں چلتے دیکھیے، ہر اُونٹ سیدھی قطار میں دکھائی دے گا۔ ہمارا دین بھی ہمیں نظم وضبط کا درس دیتا ہے۔ مقررہ اوقات میں نماز کی ادائیگی نظم وضبط کی عمدہ مثال ہے ایک امام کی قیادت میں سب کا ایک ساتھ رکوع و سجود کرنا، حسن ترتیب کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے۔ رمضان کے مقدس مہینے میں روزے رکھنا، سحرے لے کر افطار تک کچھ نہ کھانا پینا ہمیں نظم وضبط کا پیغام دیتا ہے۔ حج کا فریضہ بھی خاص ایام میں انجام پاتا ہے۔ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے لاکھوں مسلمانوں کا ایک ہی لباس میں ہونا ہمیں نظم وضبط کا احساس دلاتا ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نظم وضبط کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سب سے پہلے صفیں سیدھی کرواتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے: صفیں سیدھی کرو، صفیں ٹیڑھی مت بناؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں کو ٹیڑھا کر دے گا۔ وہ طالب علم جس کی زندگی میں نظم وضبط کی کارفرمائی ہوگی، وہ ہر روز ایک خاص ترتیب سے سارے کام کرے گا۔ اس کے صبح جاگنے، نماز پڑھنے، ورزش کرنے، ناشتا کرنے، سکول جانے، واپس آنے، آرام کرنے، کھیلنے اور کام کرنے کے اوقات مقرر ہوں گے۔ نظم وضبط کی وجہ سے اسے امتحان میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ اس کے برعکس ایک ایسا طالب علم جس کی زندگی میں نظم وضبط نام کی کوئی شے نہ ہو، جس کے جاگنے، پڑھنے، کھیلنے، گھر کا کام کرنے اور ٹی وی دیکھنے کے اوقات مقرر نہ ہوں، امتحان کے وقت سخت پریشان ہو جاتا ہے۔

9. سورج طلوع ہوتا ہے:
(a) مشرق سے (b) مغرب سے (c) شمال سے (d) جنوب سے

10. سورج غروب ہوتا ہے:
(a) شمال میں (b) جنوب میں (c) مشرق میں **(d)** مغرب میں

11. نظم وضبط کا خاص خیال رکھتے ہیں:
(a) پرندے (b) جانور (c) حشرات الارض **(d)** a,b جواب درست ہیں

12. پرندے شام کو جاتے ہیں اپنے:
(a) گھر کی طرف **(b)** گھونسلے میں (c) پنجروں میں (d) مالک کے پاس

Scanned with CamScanner

13. منظم اور باقاعدہ زندگی کس مخلوق کی ہے:
(a) چیونٹی (b) اونٹ (c) پرندے (d) شہد کی مکھی

14. سیدھی قطار میں کون چلتا ہے:
(a) اونٹ (b) چیونٹیاں
(c) a,b جواب درست ہیں (d) کوئی جواب درست نہیں

15. نظم وضبط کی عمدہ مثال ہے:
(a) روزہ رکھنا (b) نماز پنج گانہ
(c) حج کا فریضہ (d) a,b,c جواب درست ہیں

16. نظم وضبط کی وجہ سے امتحان میں:
(a) پریشانی ہوتی ہے (b) کوئی پریشانی نہیں ہوتی
(c) ناکامی ہوتی ہے (d) اچھے نمبر نہیں ملتے

17. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) نظم وضبط اور جانور (b) نظم وضبط کی اہمیت
(c) نظم وضبط اور نماز (d) مظاہر فطرت اور نظم وضبط

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق نظم وضبط کا خلاصہ بیان کریں۔

جواب 1: نظم وضبط کا مفہوم ہے قاعدے اور قانون کی پابندی کرنا نظم وضبط سے زندگی گزارنے والا سکون سے رہتا ہے اس کی زندگی میں بے سکونی اور انتشار نہیں ہوتا نظم وضبط زندگی میں کامیابی کی دلیل ہے نظام کائنات میں جگہ جگہ نظم وضبط کی مثالیں ملتی ہیں کھیل کے میدان میں وہی ٹیم جیت سکتی ہے جس کا نظم وضبط بہتر ہوگا۔ بس یا ریل میں سوار ہوتے وقت اگر دھکم پیل سے بچنا چاہیں تو قطار بنانا اپنا شعار بنا لینا چاہیے اس سے نہ صرف اپنے لیے بلکہ دوسروں کے لیے بھی آسانی پیدا ہوگی۔ دنیا کے عظیم لوگ اپنی زندگی میں ہر جگہ نظم وضبط کو اولیت دیتے تھے قائد اعظم کا فرمان "اتحاد" ایمان اور نظم وضبط" ہمارے لیے مینارہ نور ہے جس پر عمل کر کے کامیابی اور کامرانی کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

سبق نمبر 5

پیارا وطن

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جنت کا ٹکڑا	جنت کی طرح خوب صورت	سہانا	خوب صورت
بہار	پھولوں کا خوب صورت موسم	لہکنا	لہلہانا، ہوا کی وجہ سے پودے کا جھکنا
مہکنا	خوش بو دینا	منظر	نظارہ
سندر	خوب صورت	گھٹا	برسنے والے بادل
بھرپور	بھرا ہوا	فسانہ	قصہ، کہانی

رنگ لانا	خوب صورت لگنا	چھائی ہوئی	آئی ہوئی
جان سے پیارا	بہت عزیز	سرسبز	ہرے بھرے

نظم کا خلاصہ

اس نظم میں شاعر وطن سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ہمیں ہمارا وطن جان سے بڑھ کر پیارا کیوں نہ ہو۔ ہمارا وطن جنت کا ایک ٹکڑا ہے۔ ہمارا سارا وطن خوب صورت اور حسین ہے۔ اس کے لہکتے ہوئے جنگل، مہکتے ہوئے باغ، باغوں میں بہاریں اور گھٹاؤں کے رنگ خوشی کا ساماں پیدا کرتے ہیں۔ ہم وطن کے ہیں اور پاک وطن ہمارا ہے۔ ہم اپنے وطن سے محبت کا اظہار کیوں نہ کریں ہمارا وطن بہت ہی پیارا ہے۔

نظم کا مرکزی خیال

شاعر کہتا ہے کہ پاک وطن پاکستان بہت ہی پیارا، خوب صورت، سندر اور حسین ہے۔ اس میں لہکتے ہوئے جنگل، مہکتے ہوئے باغ، باغوں میں بہاریں، بہاروں میں رنگ، رنگوں اور خوش بو، خوش بو میں خوشی اور خوشی میں گیت ہیں۔

اشعار کی تشریح

نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن		ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن
سُہانا ہے سُندر ہے سارا وطن		ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن

تشریح: نظم کے پہلے بند میں شاعر اپنے وطن سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہمیں ہمارا وطن اپنی جان اور اپنی زندگی سے کیوں نہ پیارا لگے۔ ہمارا وطن ہمارے لیے جنت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جس طرح جنت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھرپور ہے اسی طرح ہمارے ملک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات عطا کیے ہوئے ہیں۔ گویا ہمارا وطن جنت کا حصہ ہے ہمارے وطن کی نعمتیں جنت کی نعمتوں جیسی ہیں۔ ہم اپنے وطن کے لیے جاں تک قربان کر دیں گے اور ایسا کیوں نہ کریں ہمارا وطن ہمیں جاں سے بھی عزیز ہے۔ ہمارا دیس خوبصورت ہے، حسین ہے، دل فریب ہے، دل نشیں ہے۔ اس کا کونہ کونہ اور ذرہ ذرہ خوب صورت ہے۔ ہمارا سارا وطن ہی بہت پیارا ہے۔

یہ سرسبز جنگل لہکتے ہوئے		یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے
لہکتا مہکتا ہمارا وطن		ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ ہمارے وطن کے خوب صورت جنگل سرسبز درختوں سے لہلہا رہے ہیں۔ یہ سرسبز باغوں کے منظر بے حد حسین و جمیل دکھائی دے رہے ہیں۔ سرسبز و شاداب درختوں، کھیتوں، ڈالیوں اور ہریالیوں سے لہراتا ہوا ہمارا وطن بہت ہی پیارا ہے۔ ہمارا وطن باغوں میں موجود خوب صورت رنگ برنگ کے پھولوں سے مہکتا ہوا ہے۔ رنگین اور حسین پھولوں کی خوشبوؤں سے مہکتا ہوا ہے۔ ہمارے وطن کے باغوں کے مناظر خوب صورت پھولوں کے ساتھ سجے سنورے ہوئے ہیں۔

Scanned with CamScanner

بہاریں ہیں باغوں میں چھائی ہوئی	گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی
خوشی سے ہے بھرپور سارا وطن	ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن

تشریح: ہمارے خوب صورت وطن میں ہر طرف بہاریں چھائی ہوئی ہیں۔ وطن کے باغوں میں خوبصورت پھول اپنے رنگوں اور خوش بوؤں کا حسن لیے قائم ہیں۔ وطن کے باغوں میں گویا بہاریں اپنا ڈیرہ جمائے ہوئے بیٹھی ہیں۔ برسات کے موسم میں آسمان سے اُمڈنے والی کالی گھٹائیں کیا رنگ لے کے آئی ہیں۔ سارے وطن میں ان بہاروں، رنگوں اور خوش بوؤں کی وجہ سے خوشی کا سماں ہے۔ یعنی کہ سارا وطن خوش بوؤں سے بھرا ہوا ہے۔

وطن کے فسانے سناتے ہیں ہم	یہی گیت دن رات گاتے ہیں ہم
ہم اس کے ہیں، یہ ہے ہمارا وطن	ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن

تشریح: نظم کے آخری بند میں شاعر کہتا ہے کہ ہم وطن میں رہنے والے اپنے وطن کے گیت گاتے ہیں۔ وطن کی کہانیاں سناتے ہیں۔ ہمارا وطن کس طرح حاصل ہوا۔ اپنے وطن کو حاصل کرنے کے لیے ہم نے کس طرح مال و جان کی قربانیاں دیں۔ اپنے وطن کی کہانیاں ایک دوسرے کو سناتے ہیں۔ اور وطن کے ہی گیت دن رات گاتے ہیں۔ ان گیتوں میں وطن کی ترقی، کامیابی اور خوشحالی کی باتیں ہوتی ہیں۔ ہم کیوں نہ وطن کی باتیں کریں، کیوں نہ وطن کی کہانیاں سنائیں، کیوں نہ وطن کے گیت گائیں۔ جبکہ ہم اپنے وطن کے ہیں۔ یہ وطن ہمارا ہے۔ ہمارا وطن جو کہ بہت ہی پیارا پیارا ہے۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ ان سوالوں کے جواب دیں۔

1. جان سے پیارا ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جان سے پیارا ہونے کا مطلب ہے۔ بہت پیارا ہونا کیوں کہ ہر کسی کو جان بہت پیاری ہوتی ہے۔

2. شاعر نے جنت کا ٹکڑا کسے کہا ہے؟

جواب: شاعر نے وطن کو جنت کا ٹکڑا کہا ہے۔

3. ہمارے وطن کے جنگل اور باغات کیسے ہیں؟

جواب: ہمارے وطن کے جنگل لہک رہے ہیں اور باغات مہک رہے ہیں۔

4. گھٹاؤں کے رنگ لانے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: گھٹاؤں کے رنگ لانے کا مطلب ہے کہ گھٹائیں چھا چکی ہیں اور ابھی بارش ہونے والی ہے۔

۲۔ درست جواب کی مدد سے مصرعے مکمل کریں۔

1. نہ ہو کیوں ہمیں ۔۔۔۔۔۔ سے پیارا وطن
(الف) سب (ب) دل (ج) جاں (د) خود (marked: ج)

2. سہانا ہے ۔۔۔۔۔۔ ہے سارا وطن
(الف) سُندر (ب) پیارا (ج) اچھا (د) اپنا (marked: الف)

3. یہ سرسبز جنگل ۔۔۔۔۔۔ ہوئے
(الف) مہکتے (ب) دہکتے (ج) چہکتے (د) لہکتے (marked: د)

4. بہاریں ہیں ۔۔۔۔۔۔ میں چھائی ہوئی
(الف) پیڑوں (ب) کھیتوں (ج) باغوں (د) جنگل (marked: ج)

5. گھٹائیں ہیں کیا ۔۔۔۔۔۔ لائی ہوئی
(الف) ابر (ب) رنگ (ج) برکھا (د) پانی (marked: ب)

۳۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد
جنت	جہنم
فسانہ	حقیقت
بہار	خزاں
خوشی	غم
دن	رات

۴۔ کالم "الف" میں دیے گئے ہر مصرعے کا دوسرا مصرع کالم "ب" میں تلاش کریں اور اُسے دی گئی مثال کے مطابق کالم "ج" میں لکھیں:

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن	گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی	ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن
یہ سرسبز جنگل لہکتے ہوئے	یہی گیت دن رات گاتے ہیں ہم	یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے
بہاریں ہیں باغوں میں چھائی ہوئی	یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے	گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی
وطن کے فسانے سناتے ہیں ہم	ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن	یہی گیت دن رات گاتے ہیں ہم
ہم اس کے ہیں، یہ ہے ہمارا وطن	ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن	ہمارا وطن پیارا پیارا وطن

۵۔ نیچے دیے گئے شعروں کو غور سے پڑھیں:

نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن	ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن
سہانا ہے سُندر ہے سارا وطن	ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن

اُوپر دیے گئے شعروں میں آنے والے الفاظ پیارا، ہمارا، سارا ایک جیسی آواز دیتے ہیں، ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔ شعروں کے آخر میں "وطن" کا لفظ بار بار دُہرایا گیا ہے۔ ہو بہو دُہرائے جانے والے لفظ یا الفاظ کو ردیف کہتے ہیں
اس مثال کی روشنی میں نیچے دیے گئے شعروں سے قافیے اور ردیف الگ الگ کریں۔

یہ سرسبز جنگل لہکتے ہوئے	یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے
بہاریں ہیں باغوں میں چھائی ہوئی	گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی

جواب: شعر نمبر 1: قافیہ: لہکتے، مہکتے۔ ردیف: ہوئے۔
شعر نمبر 2: قافیہ: چھائی، لائی۔ ردیف: ہوئی۔

downloaded from https://infobmssed.com

Scanned with CamScanner

۶۔ دی گئی مثال کی روشنی میں کالم "ج" میں درست مترادف لکھیں:

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
جنت	روز	بہشت
سبز	چمن	ہرا
سُندر	شب	خوب صورت
باغ	خوب صورت	چمن
گیت	بہشت	نغمہ
دن	نغمہ	روز
رات	ہرا	شب

۷۔ سُندر کے لیے اور کون کون سے لفظ استعمال کیے جا سکتے ہیں؟
جواب: سُندر، سہانا، دل کش، دل نشین، خوب صورت

۸۔ وطن کی محبت کے عنوان پر تین پیراگراف پر مشتمل مضمون لکھیں۔
جواب: ہر انسان سارا دن کام کاج کے سلسلہ میں گزار کر رات کو اپنے گھر آ جاتا ہے اسے گھر سے محبت ہوتی ہے۔ اس کا جی کہیں اور نہیں لگتا۔ اسی طرح وطن ہر انسان کا بڑا گھر ہے۔ دوسرے معنوں میں ہر انسان اس گھر سے بھی محبت کرتا ہے۔ وطن اس کا ہوتا ہے اور وہ وطن کا ہوتا ہے۔ وطن سے محبت ہر انسان کا ایمان ہوتا ہے۔ وطن سے محبت کا تقاضا ہے کہ ایسے کام کیے جائیں جو وطن کے لیے نقصان دہ نہ ہوں۔ وطن کی سلامتی اور ترقی کو نقصان نہ پہنچانے والے ہوں۔ ہم وطنوں سے محبت کی جائے۔ جو کام بھی کیا جائے خلوص کے ساتھ کیا جائے۔

سرگرمیاں: (i) اس نظم کو زبانی یاد کریں۔
(ii) اس نظم کو تحت اللفظ اور ترنم کے ساتھ پڑھنے کا مقابلہ منعقد کرائیں۔
(iii) بچوں کے کسی رسالے یا اخبار وغیرہ سے اپنے وطن کے بارے میں نظم تلاش کریں اور اُسے کاپی میں لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام:
(i) طالب علموں کو وطن سے محبت کے تقاضوں کے بارے میں آسان لفظوں میں بتائیں۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

1. ہے جنت کا ________ ہمارا وطن:
(a) حصہ (b) کونہ **(c)** ٹکڑا (d) نقشہ

2. مترادف الفاظ کا جوڑا ہے:
(a) سہانا، سندر (b) لہکتے، مہکتے (c) بہاریں، گھٹائیں (d) دن، رات

3. ہم قافیہ الفاظ کا جوڑا نہیں ہے:
(a) ہمارا، پیارا (b) لہکتے، مہکتے (c) چھائی، لائی **(d)** سناتے، کہتے

4. وطن کے فسانے سناتے ہیں ہم
یہی گیت دن رات گاتے ہیں ہم
اس شعر میں "ہیں ہم" کو قواعد میں کہتے ہیں:
(a) ہم وزن الفاظ **(b)** ردیف (c) قافیہ (d) ہم آواز الفاظ

5. وطن کے کیا لہک رہے تھے:
(a) باغات **(b)** جنگل (c) گھٹائیں (d) فسانے

6. وطن کے مہکتے ہیں:
(a) باغات (b) بہاریں (c) جنگل (d) بادل

7. سارا وطن کس چیز سے بھرپور ہے:
(a) بہاروں سے (b) بارش سے **(c)** خوشی سے (d) گھٹاؤں سے

8. بہاریں ہیں باغوں میں چھائی ہوئی
گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی
خوشی سے ہے بھرپور سارا وطن
ہمارا وطن پیارا پیارا وطن
اس بند کا مطلب ہو سکتا ہے۔
(a) ہمارا وطن جنت کی طرح خوب صورت ہے اس لیے یہ ہمیں جان سے بھی پیارا ہے یہ بہت خوب صورت ہے
(b) ہمارے وطن میں جنگل ہرے بھرے ہیں یہ لہلہاتا اور خوش بو بکھیرتا ہوا ہمارا وطن ہمیں بہت پیارا ہے
(c) وطن کے باغوں میں بہاریں آ پہنچی ہیں ہر طرف پھول اور کلیاں کھلی ہیں۔ یہاں گھٹائیں خوب صورت منظر پیش کر رہی ہیں وطن بہت پیارا ہے۔
(d) ہم اپنے وطن کے بارے میں ہر وقت گفتگو کرتے رہتے ہیں اور اس کی تعریف میں بولتے رہتے ہیں اور ہر وقت اس کے گیت گاتے رہتے ہیں کہ ہم اس وطن کے ہیں اور یہ ہمارا وطن ہے۔

9. متضاد الفاظ کا گروپ ہے۔
(a) بہار، خزاں (b) گھٹا، بادل (c) فسانہ، حکایت (d) گیت، نغمہ

10. واحد لفظ ہے۔
(a) گھٹائیں **(b)** وطن (c) مناظر (d) بہاریں

11. نظم "پیارا وطن" کا مرکزی خیال ہو سکتا ہے۔
(a) وطن میں ہر وقت گھٹائیں چھائی رہتی ہیں
(b) وطن کے جنگل اور باغات بڑے سرسبز اور مہکتے ہیں
(c) ہمارا وطن بہت پیارا اور خوب صورت ہے ہم اس کے اور یہ ہمارا ہے
(d) وطن کے لوگ ہر وقت وطن کے گیت گاتے رہتے ہیں

12. نظم "پیارا وطن" کے شاعر کا نام ہے۔
(a) محشر رسول نگری **(b)** اختر شیرانی (c) سید ضمیر جعفری (d) غلام مصطفےٰ تبسم

downloaded from https://informissed.com/

Scanned with CamScanner

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. نظم "ہمارا وطن" کا خلاصہ اپنے لفظوں میں بیان کریں۔

جواب 1: "ہمارا وطن" جنت کی طرح خوب صورت ہے اس لیے یہ ہمیں بہت پیارا ہے۔ یہاں کے جنگل، باغات خوب صورت منظر پیش کر رہے ہیں۔ آسمان پر گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں وطن میں ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں ہیں ہم اپنے وطن کے گن ہر وقت گاتے رہتے ہیں۔ ہم وطن کے ہیں اور وطن ہمیں پیارا ہے اور ہمارا ہے۔

سبق نمبر 6

ناممکن سے ممکن کا سفر

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خلائی	خلا سے متعلقہ	فضا	زمین آسمان کے درمیان کھلی جگہ
بہت سوں	بہت کی جمع، کئی	تعبیر	خواب پورا ہونا
کارک	بوتلوں کے ڈھکن	ناقابل یقین	جس پر یقین نہ آئے
حیرت	حیرانی	پادری	عیسائیوں کا مذہبی راہنما
چرچ	گرجا	تعلیم یافتہ	تعلیم حاصل کیے ہوئے
ماہر	مہارت رکھنے والا	اُبھارنا	اُکسانا، جوش دلانا، اونچا کرنا
پرورش ہونا	پالنا	حوصلہ افزائی کرنا	حوصلہ بڑھانا
تجسس	جستجو، تلاش	کھوج	تلاش
رجحان	میلان، رغبت	غالب ہونا	سب پر حاوی ہونا
ذخیرہ	جمع شدہ مواد	پرواز	اڑان
مساوی	برابر	چنگاری	شرارہ
جی	دل	بھایا	پسند آیا
ڈیزائن	نمونہ	بالآخر	آخرکار
تقویت	پختگی، مضبوطی	شرمندہ تعبیر ہونا	پورا ہونا
مسلسل	متواتر/لگاتار	جستجو	تلاش
کارنامہ	بہت بڑا کام، قابل ذکر کام	محفوظ کر لینا	بھر لینا، کیمرے میں تصویریں لے لینا
اڑان بھرنا	اڑنا، پرواز کرنا	آمادہ	تیار
خوب سے خوب تر بنانا	زیادہ بہتری کی طرف جانا	ہیرو	بہت بڑا کارنامہ انجام دینے والا شخص
شہرت کو پر لگنا	بہت مشہور ہو جانا	ٹائی فائیڈ بخار	تپ رق
مبتلا ہونا	بیمار ہونا	دنیا سے کوچ کرنا	مرجانا
برق رفتار	بجلی کی سی رفتار والے	تسخیر	قابو پانا
نا قابل	نالائق	ریاست	حکومت، راج
بھڑکنا	جل اُٹھنا	مہارت	مشق، کاریگری
عملی مظاہرہ	عملی طور پر ظاہر کرنا	سروکار	مطلب
ناواقف	انجان، نامحرم، جاہل	فضائی	ہوائی، فضا سے متعلق

سبق کا خلاصہ

انسان کا پرندوں کی طرح اڑنے کا خواب دو امریکی بھائیوں نے 1903ء میں پورا کر دیا۔ جب 17 دسمبر کو شمالی کیرولینا کے مقام کٹی ہاک پر دونوں بھائیوں نے اپنے اپنے جہاز کچھ دیر کے لیے فضا میں اڑائے اور ناممکن کو ممکن بنا چھوڑا۔ یہ دونوں بھائی ایک امریکی پادری وکٹر رائٹ کے بیٹے تھے۔ ان کی ماں پڑھی لکھی تھی اور ریاضی اور سائنس کے مضامین میں مہارت رکھتی تھی۔ رائٹ برادران نے مسلسل تجربات کے بعد ہوا میں اڑنے میں کامیابی حاصل کی۔ پہلے انہوں نے کھلونا ہیلی کاپٹر بنایا لیکن وہ اڑنے میں ناکام رہا۔ پھر وہ پتنگیں بنانے لگے اور ان کو کمال درجے کی اڑان دی۔ انہوں نے پرنٹنگ پریس بھی کھولا اور سائیکل کی ایک دکان کھولی۔ لیکن ان کی دلچسپی اڑنے والی مشین میں ہی تھی۔ بالآخر 1903 میں وہ اس میں کامیاب ہوئے۔ ولبر رائٹ 1912 میں ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہو کر فوت ہوا جب کہ آرول رائٹ کا انتقال 1948 میں ہوا۔ ان کا پہلا جہاز واشنگٹن کے ایئر میوزیم میں آج بھی موجود ہے۔

سبق کا مرکزی خیال

انسان نے اپنے عقل، شعور، فہم ادراک، علم، تحقیق، جستجو اور تجربات کی بنا پر زندگی میں ناممکن بنا دیا ہے۔ کبھی انسان پرندوں کو فضا میں اڑتے دیکھتا تو اُسے بھی اڑنے کی خواہش پیدا ہوتی۔ مگر پھر اُس نے اس خواب کو حقیقت میں بدل ڈالا آج بلند و بالا فضا اور اُڑتی پروازیں اُس کے اس ناممکن سے ممکن کے سفر کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

مشقی سوالات کا حل

(الف) پرندوں کو فضا میں اڑتے دیکھ کر انسان کے دل میں کیا خواہش پیدا ہوئی تھی؟

جواب: پرندوں کو فضا میں اڑتے دیکھ کر انسان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی کہ وہ بھی ان کی طرح اڑے۔

Scanned with CamScanner

(ب) رائٹ برادران کہاں کے رہنے والے تھے؟

جواب: رائٹ برادران امریکہ کے رہنے والے تھے۔

(ج) رائٹ برادران کے گھر کا ماحول کیسا تھا؟

جواب: رائٹ برادران کے گھر کا ماحول ایسا تھا کہ وہاں بچوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی اور ان کا تجسس ابھرتا تھا اور وہ مزید سوچتے تھے۔

(د) بچپن کے ماحول نے رائٹ برادران پر کیسا اثر ڈالا؟

جواب: گھر کے ماحول نے رائٹ برادران کو مطالعے کے مواقع فراہم کیے اس طرح ان میں پرواز کے بارے میں تجسس ابھرا۔

(ہ) رائٹ برادران کے اس کارنامے سے آپ نے کیا سبق حاصل کیا ہے؟

جواب: رائٹ برادران کے اس کارنامے سے یہ سبق ملتا ہے کہ کوشش جاری رکھنی چاہیے اور حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے۔

(و) رائٹ برادران کی والدہ کیسی خاتون تھیں؟

جواب: رائٹ برادران کی والدہ کالج کی تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔

(ز) رائٹ برادران کا بنایا گیا کھلونا ہیلی کاپٹر کیوں نہ اُڑ سکا؟

جواب: رائٹ برادران کا کھلونا ہیلی کاپٹر بہت وزنی تھا اس لیے وہ نہ اڑ سکا۔

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے۔

(الف) رائٹ برادران کی عمروں میں فرق تھا:

(الف) تین برس کا (ب) چار برس کا (ج) پانچ برس کا (د) چھے برس کا

(ب) رائٹ برادران کے والد تھے:

(الف) استاد (ب) وکیل (ج) جج (د) پادری

(ج) ولبر رائٹ پیدا ہوا:

(الف) ریاست نیو یارک میں (ب) ریاست واشنگٹن میں

(ج) ریاست انڈیانا میں (د) ریاست اوہائیو میں

(د) رائٹ برادران نے دکان کھولی:

(الف) سائیکلوں کی (ب) موٹر سائیکلوں کی

(ج) کاروں کی (د) ہوائی جہازوں کی

(ہ) ہوائی جہاز خریدنے میں آمادگی ظاہر کی:

(الف) انگلستانی کمپنی نے (ب) فرانسیسی کمپنی نے

(ج) امریکی کمپنی نے (د) جرمن کمپنی نے

(و) رائٹ برادران نے پہلی پرواز کی:

(الف) امریکا میں (ب) فرانس میں (ج) جرمنی میں (د) انگلستان میں

(ز) ولبر کا انتقال ہوا:

(الف) جہاز کے حادثے میں (ب) ہیضے سے

(ج) ملیریا بخار سے (د) ٹائیفائیڈ بخار سے

۳۔ جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
ہاتھ دھو بیٹھنا	اکرم کو آنکھ میں ایسی چوٹ آئی کہ وہ بصارت سے ہی ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔
پر لگ جانا	پتے ہوا کے زور پر ایسے اڑے جا رہے تھے جیسے ان کو پر لگ گئے ہوں۔
سروکار	تمھاری کرتوتوں سے مجھے کوئی سروکار نہیں اب نتائج خود بھگتو۔
شرمندۂ تعبیر ہونا	قائداعظم کی کوششوں سے قیامِ پاکستان کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا۔
حیرت میں ڈالنا	بازی گر کے کرتبوں نے تمام ناظرین کو حیرت میں ڈال دیا۔
برق رفتار	جاپان میں برق رفتار ریل گاڑیاں چلتی ہیں۔

۴۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

الفاظ	واحد	جمع
تجربات	تجربہ	
لمحہ		لمحات
اخبار	خبر	
خیال		خیالات
قصبہ		قصبات

۵۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

الفاظ	اعراب
تجربہ	تَجْرِبَہ
عملی	عَمَلِی
مظاہرہ	مُظَاہِرَہ
فضا	فِضَا
جستجو	جُسْتَجُو

۶۔ ان لفظوں کے مترادف لکھیں۔

الفاظ	مترادف
خواہش	تمنا
مصروف	مشغول
یقین	ایمان
مساوی	برابر
آمادہ	تیار

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں۔

الفاظ	متضاد
خواب	حقیقت
کامیاب	ناکام
مصروف	فارغ
شہرت	گمنامی

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

Scanned with CamScanner

۸۔ سوچیے اور بتایئے۔

☆ کیا رائٹ برادران کی ایجاد میں گھر کے ماحول کا بھی کوئی ہاتھ تھا؟

جواب: ہاں، رائٹ برادران کی ایجاد میں گھر کے ماحول کا بڑا ہاتھ تھا۔ گھر میں دو لائبریریاں تھیں۔ رائٹ برادران کو وہاں مطالعہ کے لیے بہت سی کتابیں دستیاب تھیں۔ اس کے علاوہ ان کی والدہ ایک پڑھی لکھی خاتون تھی اور وہ سائنس اور ریاضی کے مضامین میں ماہر بھی تھی۔

☆ مطالعہ کیوں ضروری ہے؟ آپ کیسی کتابیں پڑھتے ہیں؟

جواب: مطالعے سے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ قوتِ تخیل جلا پاتی ہے۔ میں ادبی اور کبھی کبھی سائنسی کتابیں پڑھتا ہوں۔

☆ رائٹ برادران کی ایجاد سے دنیا میں کس طرح انقلاب برپا ہوا؟

جواب: رائٹ برادران کی ہوائی جہاز کی ایجاد سے دنیا سمٹ کر رہ گئی دنوں اور مہینوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہونے لگا۔ دور دراز کے فاصلے مٹ گئے۔

۹۔ دیے گئے جملوں میں سے غلط جملے الگ کریں اور انھیں درست کر کے اپنی کاپی میں لکھیں۔

☆ ولبر رائٹ اور آرول رائٹ چچازاد بھائی تھے۔

جواب: ولبر رائٹ اور آرول رائٹ حقیقی بھائی تھے۔

☆ آرول رائٹ عمر میں ولبر رائٹ سے بڑا تھا۔

جواب: آرول رائٹ عمر میں ولبر رائٹ سے چھوٹا تھا۔

☆ رائٹ برادران کی والدہ ریاضی میں مہارت رکھتی تھیں۔

جواب: رائٹ برادران کی والدہ ریاضی اور سائنس میں مہارت رکھتی تھیں۔

☆ ملٹن رائٹ اور آرول رائٹ بھائی تھے۔

جواب: ملٹن رائٹ اور آرول رائٹ باپ بیٹا تھے۔

☆ رائٹ برادران کے گھر میں ایک لائبریری تھی۔

جواب: رائٹ برادران کے گھر میں دو لائبریریاں تھی۔

سرگرمیاں: ☆ طالب علموں میں مطالعے کا شوق پیدا کرنے کے لیے انھیں اخبارات، رسائل و جرائد اور کتابیں پڑھنے کی ترغیب دینا ضروری ہے۔ انھیں دیگر ایجادات کی کہانیوں پر مشتمل کتابیں پڑھنے کو کہیں۔

☆ طالب علموں میں سائنس سے دل چسپی پیدا کرنے کے لیے انھیں یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں قائم سائنس میوزیم دکھانے کا اہتمام کریں۔ واپسی پر طالب علم اپنی اس تعلیمی و تفریحی سیر کا حال ایک مضمون کی صورت میں لکھیں۔

☆ کیا آپ کو معلوم ہے؟

ہوا باز میں "باز" کا کیا مطلب ہے۔

آپ نے "بازی" کا لفظ بھی پڑھا ہے۔ "جان کی بازی لگانا"، "بازی جیتنا"، "بازی ہارنا"۔

"بازی" کے معنی ہیں کھیل اور "باز" کے معنی ہیں کھیلنے والا۔ یوں "ہوا باز" کے معنی ہوئے "ہوا سے کھیلنے والا"۔

اب نیچے دیے گئے الفاظ کے معنی پر غور کریں اور انھیں اپنی کاپیوں پر لکھیں:

خلاباز، جاں باز، دھوکے باز، راست باز۔

خلاباز	خلا میں جانے والا
جان باز	جان پر کھیلنے والا
دھوکے باز	دھوکہ دینے والا
راست باز	سچا، کھری بات کرنے والا

برائے اساتذہ کرام: بچوں میں تخلیقی اور تنقیدی سوچ پیدا کرنے کے لیے انھیں خود سے سوچنے، غور کرنے، تجزیہ کرنے اور فیصلہ کرنے کے مواقع بہم پہنچائیں۔ انھیں ایسی سرگرمیوں میں مصروف رکھیں، جن سے تخلیقی و تنقیدی اندازِ نظر پیدا ہو سکے۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

انسان پرندوں کو فضا میں اُڑتے ہوئے دیکھتا تو اُس کے جی میں بھی پرندوں کی طرح اُڑنے کی خواہش پیدا ہوتی۔ وہ سوچتا کاش میرے بھی پَر ہوتے اور میں بھی فضاؤں میں اُڑتا پھرتا۔ فضا میں اُڑنے کے خواب تو بہت سوں نے دیکھے، مگر اس کی تعبیر کیسے ممکن ہو، یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ امریکی فوج ۱۹۰۳ء میں ہوائی جہاز بنانے کی کوشش میں مصروف تھی۔ جہاز تو بن گیا مگر یہ اُڑان نہ بھر سکا۔ ایک امریکی اخبار "نیویارک ٹائمز" نے لکھا کہ شاید اُڑنے والی مشین بنانے میں دس لاکھ سال سے لے کر ایک کروڑ سال تک کا عرصہ لگ جائے، لیکن ابھی اس بات کو صرف آٹھ روز گزرے تھے کہ دو آدمیوں نے یہ ناقابلِ یقین کارنامہ انجام دے کر اہلِ دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ یہ تھے ولبر رائٹ اور اُس کا چھوٹا بھائی آرول رائٹ۔ ولبر رائٹ ۱۶ اپریل ۱۸۶۷ء کو امریکی ریاست انڈیانا میں پیدا ہوا۔ اُس کا چھوٹا بھائی آرول رائٹ ۱۹ اگست ۱۸۷۱ء کو ریاست اوہائیو میں پیدا ہوا۔ دونوں بھائی تمام عمر اکٹھے رہے، وہ بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ گہرے دوست بھی تھے۔ وہ ایک ساتھ رہتے، ایک ساتھ کھیلتے، ایک ساتھ کام کرتے اور ایک ساتھ سوچتے تھے۔ وہ ملٹن رائٹ نامی ایک پادری کے بیٹے تھے۔ رائٹ برادران کے والد اکثر چرچ کے معاملات کے سلسلے میں سفر میں رہتے۔ ان کی والدہ کالج کی تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ وہ ریاضی اور سائنس کی ماہر تھیں۔ خاص طور پر وہ مختلف آلات کو استعمال کرنے میں مہارت رکھتی تھیں۔ وہ خود بھی کئی چیزیں بناتی تھیں۔

1. امریکی فوج کس سن میں جہاز بنانے میں مصروف تھی:
(a) 1900ء (b) 1901ء (c) 1902ء **(d)** 1903ء

2. اُڑنے والی مشین کے بارے میں کس اخبار نے عرصہ کا ذکر کیا:
(a) واشنگٹن پوسٹ **(b)** نیویارک ٹائمز (c) ٹائمز (d) امریکن پوسٹ

3. نیویارک ٹائمز نے اُڑنے والی مشین کے بارے میں کتنے عرصہ کا ذکر کیا:
(a) دس لاکھ سے 20 لاکھ سال (b) دس لاکھ سے 50 لاکھ سال **(c)** دس لاکھ سے 1 کروڑ سال (d) دس لاکھ سے 70 لاکھ سال

downloaded from https://infohubhimssisset.com

Scanned with CamScanner

4. نیویارک ٹائمز کے تبصرے کے کتنے روز بعد اڑنے والی مشین بن گئی:
(a) پندرہ روز (b) دس روز (c) آٹھ روز (d) پانچ روز

5. ولبر رائٹ کی تاریخ پیدائش ہے:
(a) 19 اگست 1871ء (b) 16 اپریل 1867ء
(c) 20 جون 1875ء (d) 3 مئی 1877ء

6. ولبر رائٹ پیدا ہوا ریاست:
(a) ٹیکساس میں (b) اوہائیو میں (c) انڈیانا میں (d) واشنگٹن میں

7. آرول رائٹ پیدا ہوا تھا ریاست:
(a) انڈیانا (b) نیویارک میں (c) ٹیکساس میں (d) اوہائیو میں

8. آرول رائٹ کی تاریخ پیدائش ہے:
(a) 19 اگست 1871ء (b) 15 اگست 1870ء
(c) 14 اگست 1873ء (d) 12 اگست 1872

9. رائٹ برادران کے والد تھے ایک:
(a) بزنس مین (b) لیکچرار (c) پادری (d) پوپ

10. رائٹ برادران کے والد کا نام تھا:
(a) چلٹن رائٹ (b) ملٹن رائٹ (c) گڈول رائٹ (d) جیمز رائٹ

11. رائٹ برادران کی والدہ کن مضامین کی ماہر تھی:
(a) تاریخ، جغرافیہ (b) انگریزی لٹریچر
(c) ریاضی سائنس (d) سوکس، سوشیالوجی

12. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے۔
(a) اڑنے کی خواہش (b) نیویارک ٹائمز کا تبصرہ
(c) رائٹ برادران کے ابتدائی زندگی کے حالات
(d) رائٹ برادران کے والدین

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

آرول نے اپنے بچپن کے بارے میں لکھا کہ: "ہم خوش قسمت تھے کہ ہم نے ایک ایسے ماحول میں پرورش پائی جہاں بچوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی کہ جو چیز اُن میں تجسس اُبھارے، وہ اس کے بارے میں کھوج لگائیں۔" گھر میں پڑھنے کا رجحان غالب تھا۔ دو لائبریریاں موجود تھیں۔ ان میں سے ایک مذہبی کتابوں پر مشتمل تھی، جب کہ دوسری میں عام کتابوں کا ذخیرہ تھا۔ مطالعے سے بھی رائٹ برادران میں پرواز کے بارے میں تجسس اُبھرا۔ ۱۸۷۸ء میں ملٹن رائٹ اپنے بیٹوں کے لیے ایک کھلونا ہیلی کاپٹر لے کر آیا۔ یہ کاغذ، بانس اور کارک سے بنا ہوا کھلونا تھا۔ اس میں ایک ربڑ لگا ہوا تھا۔ اسے کافی دیر گھمانے کے بعد چھوڑتے تو یہ فضا میں بلند ہو جاتا اور چند سیکنڈ فضا میں رہتا۔ اس کا سائز ایک انسانی ہاتھ کے مساوی تھا۔ اس وقت آرول کی عمر سات سال تھی جبکہ ولبر گیارہ سال کا تھا۔ بچوں کے دل میں اُڑان کی چنگاری تو پہلے سے موجود تھی، اس کھلونے کو پا کر وہ چنگاری بھڑک اٹھی۔ دونوں بھائی اس کھلونے کے ساتھ کھیلتے رہتے۔ یہ کھیل ان کو بہت بھایا۔ جب دیکھو، اس کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ آخر کار کاغذ پھٹ گیا اور ربڑ ٹوٹ گیا۔ انھوں نے ایسا ہی کھلونا بنانے کی کوشش کی مگر اس کا وزن اس قدر زیادہ ہو گیا کہ اس کا اُڑنا ممکن نہ تھا۔ کھلونا ہیلی کاپٹر بنانے کا تجربہ اگرچہ ناکام ہو گیا، تاہم اس سے اُنھیں ایک نیا خیال سُوجھا۔ وہ پتنگیں بنا کر اپنے دوستوں کو بیچنے لگے۔ اُنھوں نے کئی ڈیزائن آزمائے۔ بالآخر وہ صحیح ڈیزائن بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ پتنگیں یُوں اُڑتیں جیسے ان کو پَر لگ گئے ہوں۔

13. رائٹ برادران کے گھر میں لائبریریاں تھیں:
(a) ایک (b) دو (c) تین (d) چار

14. ملٹن رائٹ کس سال بچوں کے لیے کھلونا ہیلی کاپٹر لایا:
(a) 1877ء (b) 1878ء (c) 1879ء (d)1880ء

15. کھلونا ہیلی کاپٹر کا سائز تھا:
(a)10فٹ (b) ایک انسانی ہاتھ جتنا (c) دو انسانی ہاتھ جتنا (d)15فٹ

16. ولبر رائٹ، آرول رائٹ سے کتنا بڑا تھا:
(a) دو سال (b) تین سال (c) چار سال (d) پانچ سال

17. کھلونا ہیلی کاپٹر بنا ہوا تھا:
(a) کاغذ کا (b) بانس کا (c) ربڑ کا (d) a,b,c جواب درست ہیں

18. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) آرول کا بچپن (b) دو لائبریریاں (c) کھلونا ہیلی کاپٹر (d) پتنگ بازی

19. جب دیکھو اس کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ یہ جملہ ہے:
(a) فعل ماضی کا (b) فعل حال کا (c) فعل حال جاری کا (d) فعل مستقبل کا

20. "کاغذ پھٹ گیا اور ربڑ ٹوٹ گیا" اس جملے میں "اور" قواعد کی رو سے ہے۔
(a) حرف تاکید (b) حرف تاسف (c) حرف بیان (d) حرف عطف

21. "نیا خیال" قواعد کی رو سے ہے
(a) مرکب جاری (b) مرکب توصیفی (c) مرکب عددی (d) مرکب اضافی

22. جمع کا لفظ نہیں ہے:
(a) پتنگیں (b) کھلونا (c) لائبریریاں (d) کتابوں

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق "ناممکن سے ممکن کا سفر" کم از کم دس نکات خلاصے کی صورت میں لکھیں۔

جواب 1: (i) انسان نے پرندوں کو اڑتا دیکھ کر خود اڑنے کی خواہش کی۔
(ii) امریکی فوج 1903ء میں ہوائی جہاز بنانے میں مصروف تھی۔
(iii) دو امریکی بھائیوں نے سب سے پہلے ہوائی جہاز بنایا اور دنیا کو حیران کر دیا۔
(iv) رائٹ برادران ایک پادری ملٹن رائٹ کے بیٹے تھے۔
(v) رائٹ برادران کے گھر کا ماحول حوصلہ افزا تھا۔ گھر میں لائبریریاں تھیں اور والدہ پڑھی لکھی۔
(vi) رائٹ برادران نے کھلونا ہیلی کاپٹر کی طرح خود ہیلی کاپٹر بنا کر اڑانا چاہا لیکن ناکام رہے۔
(vii) رائٹ برادران نے پرنٹنگ پریس اور پتنگیں بنانے کا کام بھی کیا۔
(viii) رائٹ برادران 1900ء تا 1902ء مسلسل تجربات کرتے رہے تا کہ وہ ہوا میں اڑ سکیں۔

downloaded from https://infohubhrmissised.com

Scanned with CamScanner

(ix) 1903ء میں رائٹ برادران نے واشنگٹن [illegible] اڑا دیا

(x) 1908ء میں ولبر رائٹ فرانس چلا گیا اور وہاں ہوا میں اڑنے کا کامیاب مظاہرہ کیا۔

(xi) آرول نے امریکہ میں کامیاب پروازیں کیں۔

(xii) دونوں بھائی شہرت کی بلندیوں تک جا پہنچے تھے۔

(xiii) ولبر 1912ء میں اور آرول 1948ء میں اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔

(xiv) رائٹ برادران کا تیار شدہ جہاز اب بھی واشنگٹن کے ایئر میوزیم میں موجود ہے۔

سبق نمبر 7

آیئے پاکستان کی سیر کریں

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سنسکرت	ایک زبان کا نام	مہران	صوبہ سندھ کا ایک نام
بندرگاہ	سمندری جہازوں کے ٹھہرنے کی جگہ	مزار	جس کی زیارت کی جائے قبر شریف
تعلق	واسطہ	بانی	بنانے والا
شکست دی	ہرایا	حسن سلوک	اچھا برتاؤ
متاثر	اثر لیتے ہوئے	کثیر	زیادہ
درہ	دو پہاڑوں کے درمیان راستہ	قبرستان	جہاں مردوں کو دفنا دیا جاتا ہے
قدیم	پرانی	اعلیٰ	اونچا
مہارت	ہنر	اجرک	مخصوص چادر
لگ بھگ	قریب قریب	تہذیب	ثقافت، رہن سہن
حلقہ بگوش اسلام ہونا	مسلمان ہو جانا	فراوانی	زیادتی
فطری	قدرتی	حسن	خوب صورتی
حسین	خوب صورت	دلکش	خوب صورت
سیف الملوک	ایک جھیل کا نام	جمیل	خوب صورت
مہمان نوازی	مہمان کی خوب آؤ بھگت کرنا	سیاح	سیر و تفریح کرنے والا
نقشے	تصویر، بناوٹ	الامان والحفیظ	خدا کی پناہ
مالا مال	بہت کثرت سے	فطری حسن	قدرتی خوب صورتی
خوش ذائقہ	اچھے ذائقہ والا	حسین و جمیل	خوب صورت
سیراب	پانی سے بھرا ہوا	وافر	زیادہ مقدار میں کثرت میں
چار چاند لگنا	عزت بڑھنا	رقبہ	گھری ہوئی زمین
فنی مہارت	جس سے متعلقہ کاریگری	دارالحکومت	حکومت کا صدر مقام
مرکز	محور	گنجان	گھنا، پاس پاس
پنکھا سازی	پنکھے بنانے کی صنعت	فلسفی	فلسفہ جاننے والا
قومیت	قوم	بنجر	ناقابل کاشت زمین
انفرادیت	الگ شناخت رکھنا	دل کش	خوب صورت، دل کو اچھا لگنے والا
جفاکشی	محنت	آب پاشی	کھیتی کو پانی دینا

سبق کا خلاصہ

پاکستان چار صوبوں پر مشتمل ہے۔ ان کے نام پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان ہیں۔ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔ یہاں کی بڑی زبانیں، بلوچی، براہوی اور پشتو ہیں۔ یہاں گرم اور خشک پہاڑ ہیں۔ بلوچستان میں پھل بھی پیدا ہوتے ہیں اور معدنیات بھی ملتی ہیں۔ پگڑی یہاں کے مردوں کا خاص لباس ہے۔ پنجاب پاکستان کا دل کہلاتا ہے۔ یہاں بڑے بڑے شہر موجود ہیں اور بڑی بڑی صنعتیں لگی ہوئی ہیں۔ پنجاب کی زمین بڑی زرخیز ہے اور پانی وافر مقدار میں موجود ہے۔ اس لیے یہاں بڑی بڑی فصلیں خوب ہوتی ہیں۔ دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان بھی یہاں موجود ہے۔ سندھ کو مہران بھی کہا جاتا ہے اس میں کراچی جیسا شہر موجود ہے۔ جو پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے اور پہلی بندرگاہ ہے۔ سندھ میں ہندو آبادی بھی موجود ہے۔ سندھ کی تہذیب بہت پرانی ہے۔ یہاں کا زیادہ حصہ بنجر اور غیر آباد ہے۔ یہاں پھل بھی پیدا ہوتے ہیں اور لوگ بھیڑ بکریاں اور اونٹ پالتے ہیں۔ سندھی ٹوپی اور اجرک یہاں کے لباس کا خاص حصہ ہے۔ خیبر پختونخوا کا صدر مقام پشاور ہے۔ اس صوبے میں پشتو اور ہندکو بولی جاتی ہے۔ یہاں کی وادیوں کا حسن بہت دلکش ہے۔ دنیا بھر سے سیاح یہاں سیر کے لیے آتے ہیں۔ یہاں کے لوگ بڑے بہادر اور مہمان نواز ہیں۔ یہاں فصلوں کے علاوہ پھل بھی کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔

سبق کا مرکزی خیال

پاکستان کی سونا اُگلتی سرزمین، سونا اُگلتی فصلوں، خوش ذائقہ پھلوں، بہتے دریاؤں فلک بوس پہاڑوں، گنگناتی آبشاروں اور معدنی خزانوں سے مال مالا ہے۔ اس کے چاروں صوبوں پنجاب، سندھ، خیبر پختون خوا اور بلوچستان کے لوگ پاک وطن کی ترقی اور خوشحالی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور پاک وطن سے بہت محبت کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

مشقی سوالات کا حل

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں۔

☆ سونا اگلتی زمین سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایسی زمین جو خوب فصلیں دے اور پیداوار اچھی ہو تو ایسی زمین کو سونا اگلتی زمین کہتے ہیں کیونکہ ان فصلوں کی پیداوار سے سونا اور مال و دولت حاصل کیا جا سکتا ہے۔

☆ پاکستان کا کون سا صوبہ رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے؟

جواب: پاکستان کا صوبہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے۔

☆ سوئی گیس کو یہ نام کیوں دیا گیا ہے؟

جواب: چونکہ قدرتی گیس سب سے پہلے سوئی کے مقام سے حاصل ہوئی تھی اس لیے اس گیس کو سوئی گیس کا نام دیا گیا ہے۔

☆ پاکستان میں بندرگاہیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

جواب: پاکستان میں کراچی، بن قاسم گوادر اور پسنی میں بندرگاہیں واقع ہیں۔

☆ پنجاب کن دو لفظوں کا مرکب ہے؟

جواب: پنجاب دو لفظوں کا مرکب ہے۔ پنج اور آب، پنج کا مطلب پانچ اور آب کا مطلب پانی یعنی پانچ دریاؤں کی سرزمین۔

☆ چھانگا مانگا کے جنگل کی کیا انفرادیت ہے؟

جواب: چھانگا مانگا کا جنگل خود اگایا گیا ہے اور یہ قدرتی جنگل نہیں ہے۔

☆ کھیوڑہ کی شہرت کس وجہ سے ہے؟

جواب: کھیوڑہ کے مقام پر دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان ہے۔

☆ سندھ کس زبان کا لفظ ہے اور اس کے کیا معنی ہیں؟

جواب: سندھ سنسکرت زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی دریا کے ہیں۔

☆ جھیل سیف الملوک کس صوبے میں واقع ہے؟

جواب: یہ جھیل صوبہ خیبر پختونخوا میں واقع ہے۔

☆ ہڑپہ اور موہنجوداڑو کن صوبوں میں ہیں؟

جواب: ہڑپہ صوبہ پنجاب میں اور موہنجوداڑو صوبہ سندھ میں واقع ہے۔

☆ جھیل منچھر اور جھیل سیف الملوک کن صوبوں میں ہیں؟

جواب: جھیل منچھر صوبہ سندھ میں اور جھیل سیف الملوک صوبہ خیبر پختونخوا میں ہے۔

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

(الف) بلوچستان کا زیادہ تر رقبہ ہے:
(الف) پتھریلا (ب) میدانی (ج) زرخیز (د) ریتلا

(ب) ابرک کا تعلق کس صوبے سے ہے؟
(الف) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختون خوا

(ج) درہ خیبر کس صوبے میں ہے؟
(الف) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختون خوا

(د) انگور کا پھل پاکستان کے کس صوبے میں زیادہ ہوتا ہے؟
(الف) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختون خوا

(ہ) محمد بن قاسم نے سندھ کو فتح کیا:
(الف) ۵۱۶ء میں (ب) ۶۱۲ء میں (ج) ۷۱۲ء میں (د) ۸۱۲ء میں

(و) سوات کو کہا جاتا ہے:
(الف) پاکستان کا مانچسٹر (ب) پاکستان کا سوئٹزرلینڈ
(ج) پاکستان کا ہالینڈ (د) پاکستان کا فن لینڈ

(ز) مکلی کا قبرستان کس شہر میں ہے؟
(الف) ٹھٹھہ (ب) پشاور (ج) کوئٹہ (د) ملتان

۳۔ دی گئی مثال کے مطابق کالم "الف" میں دیے گئے الفاظ کو کالم "ب" میں دیے گئے مقامات سے ملائیے۔

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
پاکستان کا دل	سوات	لاہور
پاکستان کا مانچسٹر	سیالکوٹ	فیصل آباد
پاکستان کا سوئٹزرلینڈ	سبی	سوات
روشنیوں کا شہر	چنیوٹ	کراچی
پاکستان کا گرم ترین شہر	زیارت	سبی
کھیلوں کا سامان	لاہور	سیالکوٹ
پنکھا سازی	کراچی	گجرات
فرنیچر سازی	فیصل آباد	چنیوٹ
قائداعظمؒ کے آخری ایام	گجرات	زیارت

۴۔ ان لفظوں اور محاوروں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

الفاظ	جملے
مالا مال	بیٹے کی شادی پر جاگیردار نے تمام غریبوں کو انعام دے کر مالا مال کر دیا۔
فلک بوس	کراچی میں بہت سی فلک بوس عمارتیں موجود ہیں۔
چار چاند لگانا	امام کعبہ کی آمد نے محفل کو چار چاند لگا دیے
گنجان آباد	پنجاب کا علاقہ بہت گنجان آباد ہے۔ یہاں پاکستان کی ساٹھ فی صد آبادی رہتی ہے۔
ملیامیٹ	مجاہدوں کے حملے نے کافروں کے سارے ارادے ملیامیٹ کر دیے
حسن سلوک	آپ کے حسن سلوک کی ہر مہمان نے تعریف کی ہے۔
حلقہ بگوش اسلام	اولیائے کرام کی وجہ سے ہندوستان کی اکثر آبادی حلقہ بگوش اسلام ہوئی۔

Scanned with CamScanner

۵۔ ان لفظوں کے متضاد لکھیں۔

الفاظ	متضاد
قدرتی	مصنوعی
خوش حالی	بدحالی
زرخیز	بنجر
خوش ذائقہ	بدذائقہ
فلک بوس	زمین بوس
ترقی	تنزلی

۶۔ دیے گئے جملوں میں سے غلط جملے الگ کریں اور انھیں درست کر کے اپنی کاپی میں لکھیں۔

	غلط جملے	درست جملے
☆	بلوچستان کا دارالحکومت پشاور ہے۔	بلوچستان کا دارالحکومت کوئٹہ ہے۔
☆	سبی پاکستان کا سب سے گرم شہر ہے۔	درست ہے۔
☆	خیبر پختون خوا کا پرانا نام شمال مغربی سرحدی صوبہ تھا۔	درست ہے۔
☆	جھیل سیف الملوک صوبہ بلوچستان میں ہے۔	جھیل سیف الملوک صوبہ خیبر پختون خوا میں ہے۔
☆	ٹھٹھہ صوبہ سندھ کا قدیم شہر ہے۔	درست ہے۔
☆	درہ خیبر صوبہ پنجاب میں واقع ہے۔	درہ خیبر صوبہ خیبر پختون خوا میں واقع ہے۔
☆	محمد بن قاسم نے راجا داہر کو شکست دی۔	درست ہے۔
☆	پاکستان کا ستر فی صد انگور بلوچستان میں پیدا ہوتا ہے۔	پاکستان کا 90 فیصد انگور بلوچستان میں پیدا ہوتا ہے۔
☆	چھانگا مانگا خود اُگایا جانے والا دنیا کا دوسرا بڑا جنگل ہے۔	درست ہے۔

۷۔ کالم "الف" اور کالم "ب" میں دیے گئے جملے دیکھیے۔

کالم "الف"	کالم "ب"
آپ کے آنے سے محفل کو آٹھ چاند لگ گئے۔	آپ کے آنے سے محفل کو چار چاند لگ گئے۔
۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان نے بھارت کی داڑھیں کھٹی کر دیں۔	۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان نے بھارت کے دانت کھٹے کر دیے۔
اُس کی باتوں نے میرے زخموں کے اوپر نمک چھڑک دیا۔	اُس کی باتوں نے میرے زخموں پر نمک چھڑک دیا۔
وہ اپنے باپ کی موت پر دس دس آنسو رو دیا۔	وہ اپنے باپ کی موت پر آٹھ آٹھ آنسو رو دیا۔

کالم "الف" میں دیے گئے جملے غلط ہیں جب کہ ان کے سامنے کالم "ب" میں دیے گئے جملے درست ہیں۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کالم "الف" میں دیے گئے جملے غلط کیوں ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کالم "الف" میں محاوروں کے لفظوں میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ درست محاورہ ہے "چار چاند لگنا"۔ اگر اسے تین چاند لگنا، پانچ چاند لگنا، سو چاند لگنا کہا جائے تو یہ غلط ہوگا۔ اسی طرح درست محاورہ ہے "دانت کھٹے کرنا"۔ اس کی جگہ داڑھیں کھٹی کرنا نہیں کہا جا سکتا۔ صحیح محاورہ ہے "زخموں پر نمک چھڑکنا"۔ اس کے لفظوں میں کوئی رد و بدل نہیں کیا جا سکتا۔ "آٹھ آٹھ آنسو رونا" بھی محاورہ ہے، اس میں بھی کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ آپ یہ بھی دیکھیں کہ محاورہ اپنے لفظی معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ "زخموں پر نمک چھڑکنے" کا مطلب یہ نہیں کہ کسی نے سچ مچ نمک لے کر زخموں پر چھڑک دیا۔ محاورہ ہمیشہ اپنے غیر حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۸۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

الفاظ	واحد	جمع
ملک		ممالک
باغات	باغ	
مناظر	منظر	
ایام	یوم	
وطن		اوطان
مقام		مقامات

۹۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

الفاظ	اعراب
وطن	وَطَن
سنسکرت	سَنْسکرِت
معیار	مِعْیَار
صنعت	صَنْعَت
مثال	مِثَال
لباس	لِبَاس

۱۰۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے "واقع"، ایک اور لفظ "واقعہ" ہے۔ ایسے لفظوں کو متشابہ الفاظ کہا جاتا ہے۔ ذیل میں چند الفاظ دیے جا رہے ہیں، آپ ان کے متشابہ الفاظ لکھیے اور لغت سے ان کے معنی تلاش کر کے اپنی کاپیوں پر لکھیے۔

تارک حامی کر

جواب: متشابہ الفاظ

الفاظ	معانی
تارک	چھوڑنے والا
طارق	صبح کے وقت طلوع ہونے والا ستارا
حامی	حمایت کرنے والا
ہامی	وعدہ، اقرار

downloaded from https://inohubhmissised.com/

Scanned with CamScanner

سرگرمی: ☆ طالب علم کو مختلف گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو کسی ایک صوبے کا نقشہ بنانے کو کہیں۔ طالب علم ہر صوبے کے اہم شہروں کو نمایاں کریں۔ ہر گروپ دیے گئے صوبے کے بارے میں مزید معلومات جمع کرے اور چارٹوں پر خوش خط لکھ کر جماعت میں آویزاں کرے۔ طالب علموں کی مناسب حوصلہ افزائی ضروری ہے۔

برائے اساتذہ اکرام: طالب علموں کے دلوں میں دیگر صوبوں کی محبت پیدا کرنے کے لیے سرگرمیاں اختیار کریں۔ انھیں بتائیں کہ ہماری اصل طاقت اتحاد میں ہے۔ ہمیں دوسرے صوبے کے لوگوں کا ادب و احترام کرنا چاہیے۔

معروضی سوالات
(برطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

ہمارا پیارا وطن پاکستان 14 اگست 1947ء کو دُنیا کے نقشے پر اُبھرا۔ پاکستان قدرتی وسائل سے مالا مال ملک ہے۔ اس کی سونا اُگلتی زمین میں ہر طرح کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس میں خوش ذائقہ پھلوں کے باغات بھی ہیں۔ اس کے سینے پر بہنے والے دریا ہمارے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اس میں فلک بوس پہاڑی چوٹیاں بھی ہیں۔ گیت گاتی آبشاریں اس کے حُسن کو چار چاند لگاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کو سمندر سے بھی نوازا ہے۔ پاکستان کی سرزمین چار صوبوں پر مشتمل ہے۔ ان صوبوں میں پنجاب، سندھ، خیبر پختون خوا اور بلوچستان شامل ہیں۔ ہر صوبہ پاکستان کی ترقی اور خوش حالی میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ کوئی کسی صوبے کا رہنے والا ہو، وہ پاکستان کے ساتھ دل و جان سے محبت کرتا ہے۔

1. پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرا:
(a) 12 اگست 1947ء کو (b) 13 اگست 1947ء کو
(c) 14 اگست 1947ء کو (d) 15 اگست 1947ء کو

2. "سونا اُگلتی زمین" سے مراد ہے:
(a) جس زمین سے سونا نکلتا ہو (b) جس دھرتی سے معدنیات بہت زیادہ ملتی ہوں
(c) جس زمین سے قیمتی دھاتیں نکلتی ہوں
(d) جس زمین سے قیمتی فصلیں پیدا ہوتی ہوں

3. درست محاورہ ہے:
(a) پانچ چاند لگانا (b) چار چاند لگانا (c) دو چاند لگانا (d) چاند ستارہ لگانا

4. پاکستان کے صوبوں کی تعداد ہے:
(a) تین (b) چار (c) پانچ (d) چھ

5. مرکب عطفی ہے:
(a) دل و جان (b) فلک بوس پہاڑ (c) پیارا وطن (d) چار صوبے

6. اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کو ۔۔۔۔۔۔ سے بھی نوازا ہے۔
(a) دریاؤں (b) پہاڑوں (c) سمندر (d) جھیلوں

7. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) پاکستان کے وسائل (b) پاکستان کے صوبے
(c) پیارا وطن پاکستان (d) پاکستان سے محبت

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اس کا دارالحکومت کوئٹہ ہے۔ اس صوبے کی آبادی گنجان نہیں۔ قریب قریب ستر لاکھ لوگ اس صوبے میں آباد ہیں۔ بلوچستان کی سرحد پاکستان کے باقی تینوں صوبوں سے ملتی ہیں۔ یہاں بولی جانے والی بڑی بڑی زبانوں میں بلوچی، براہوی اور پشتو شامل ہیں۔ بلوچستان کے کچھ حصوں میں سندھی بھی بولی جاتی ہے۔ بلوچستان کا زیادہ تر رقبہ بنجر پہاڑوں پر مشتمل ہے۔ یہاں سردیوں میں خوب سردی پڑتی ہے۔ گرمیوں کے موسم میں درجۂ حرارت خوب بڑھ جاتا ہے۔ سبی یہاں کا گرم ترین مقام ہے۔ ۲۶ مئی ۲۰۱۰ء کو یہاں وہ گرمی پڑی کہ الاماں والحفیظ۔ اگلے پچھلے سبھی ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ اس روز اس مقام کا درجہ حرارت ۵۳ ڈگری سینٹی گریڈ رہا۔ پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے یہاں کبھی کبھار زلزلے بھی آتے ہیں۔ ۱۹۳۵ء میں آنے والے ایک شدید زلزلے سے کوئٹہ شہر بالکل ملیامیٹ ہو گیا تھا۔ بلوچستان کی سرزمین پھلوں کی پیداوار کے لحاظ سے مشہور ہے۔ پاکستان کا نوے فی صد انگور یہاں پیدا ہوتا ہے۔ چیری اور بادام بھی وافر مقدار میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں پیدا ہونے والے دیگر پھلوں میں خوبانی، آڑو، انار، سیب اور کھجور شامل ہیں۔ یہ صوبہ معدنی وسائل سے مالا مال ہے۔ یہاں سوئی کے مقام سے قدرتی گیس بھی نکلتی ہے۔ بلوچستان میں حال ہی میں گوادر کے مقام پر بندرگاہ تعمیر کی گئی ہے۔ اس صوبے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے زندگی کے آخری ایام اسی صوبے کے ایک صحت افزا مقام "زیارت" میں گزارے۔ بلوچستان میں پگڑی لباس کا اہم حصہ ہے۔ یہاں گھٹنوں تک لمبے کُرتے اور گھیر دار شلواریں پہننے کا رواج ہے۔ بلوچی خواتین خاص قسم کا لباس پہنتی ہیں۔ ان کی قمیص کے سامنے کی جانب لمبی جیب لگی ہوتی ہے۔ عام طور پر قمیص پر کڑھائی کی ہوتی ہے اور اس پر شیشے کا کام ہوتا ہے۔ یہاں کی عورتیں بڑی سی چادر بھی استعمال کرتی ہیں۔

8. رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا بڑا صوبہ ہے:
(a) خیبر پختونخوا (b) پنجاب (c) سندھ (d) بلوچستان

9. بلوچستان میں لوگ آباد ہیں:
(a) ساڑھے تین کروڑ (b) دس کروڑ (c) ستر لاکھ (d) سترہ لاکھ

10. بلوچستان کی بڑی بڑی زبانیں ہیں:
(a) پنجابی، سرائیکی، اردو (b) پشتو، ہندکو، گوجری
(c) بلوچی، براہوی، پشتو (d) سندھی، پنجابی، بلوچی

11. بلوچستان کا گرم ترین مقام ہے:
(a) جیکب آباد (b) کوئٹہ (c) چاغی (d) سبی

12. 26 مئی 2010ء کو سبی کا درجہ حرارت رہا تھا:
(a) 49 ڈگری سینٹی گریڈ (b) 51 ڈگری سینٹی گریڈ
(c) 53 ڈگری سینٹی گریڈ (d) 54 ڈگری سینٹی گریڈ

Scanned with CamScanner

13. بلوچستان کا دارالحکومت ہے:
(a) زیارت (b) کوئٹہ (c) گوادر (d) خضدار

14. بلوچستان کا علاقہ کس وجہ سے مشہور ہے۔
(a) یہاں اونچے اونچے پہاڑ ہیں (b) یہاں کئی جھیلیں موجود ہیں
(c) یہاں وافر مقدار میں پھل پائے جاتے ہیں
(d) یہاں گوادر کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔

15. قدرتی گیس بلوچستان کے جس مقام سے نکالی گئی۔
(a) کوئٹہ (b) سوئی (c) گوادر (d) زیارت

16. قائداعظمؒ نے اپنے آخری ایام گزارے تھے۔
(a) کوئٹہ میں (b) کراچی میں (c) زیارت میں (d) گوادر میں

17. ''زیارت'' صوبہ بلوچستان کا ایک مقام ہے:
(a) صحت افزا (b) گرم ترین (c) سرد ترین (d) بندرگاہ

18. بلوچی خواتین کی قمیص پر سامنے کی طرف کیا لگا ہوتا ہے؟
(a) بڑے بڑے شیشے (b) خوب صورت پھول (c) لمبی جیب (d) لمبی لمبی ڈوری

19. بلوچستان میں مردوں کے لباس کا اہم حصہ ہے:
(a) اجرک (b) ٹوپی (c) پگڑی (d) رومال

20. گرم ترین قواعد کی رو سے ہے:
(a) تفضیل نفسی (b) تفضیل بعض (c) تفضیل کل (d) اسم کیفیت

21. ''الامان والحفیظ'' یہ الفاظ کہلاتے ہیں:
(a) حروف ندا (b) حروف تحسین (c) حروف شدت (d) حروف تعجب

22. اس پیراگراف کا عنوان ہوسکتا ہے:
(a) پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ (b) پھلوں کی پیداوار
(c) صوبہ بلوچستان (d) بلوچستان کی ثقافت

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق ''آیئے پاکستان کی سیر کریں'' کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب 1: پاکستان چار صوبوں پنجاب، خیبر پی۔کے، سندھ اور بلوچستان پر مشتمل ہے رقبے کے لحاظ سے بڑا صوبہ بلوچستان جبکہ آبادی کے لحاظ سے بڑا صوبہ پنجاب ہے۔ بلوچستان اور پنجاب کی سرحدیں دیگر تینوں صوبوں سے ملتی ہیں۔ بلوچستان کی مقامی زبانیں بلوچی، براہوی اور پشتو ہیں جبکہ سندھ میں سندھی اور پنجاب میں پنجابی اور سرائیکی بولی جاتی ہے۔ پشتو اور ہندکو صوبہ خیبر پی۔کے۔ کی زبانیں ہیں اردو پورے ملک میں بولی جاتی ہے۔ پنجاب میں زرعی اور صنعتی پیداوار دیگر صوبوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ پنجاب کا صدر مقام لاہور، جبکہ سندھ کا کراچی، بلوچستان کا کوئٹہ اور صوبہ خیبر کا پشاور ہے۔ ہر صوبہ کا اپنا خاص لباس اور ثقافت ہے۔ پرانی تہذیب کے آثار پنجاب میں ہڑپہ اور سندھ میں موہن جوڈارو کے مقامات سے ملے ہیں۔ بلوچستان میں پھل وافر مقدار میں پیدا ہوتے ہیں لوگوں کا پیشہ بھیڑ بکریاں اور اونٹ پالنا ہے۔ پنجاب میں دنیا کی دوسری بڑی قدرتی نمک کی کان ہے اس کے علاوہ چھانگا مانگا کے مقام پر خود اگایا گیا دنیا کا سب سے بڑا جنگل موجود ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں پہاڑ، وادیوں اور جھیلوں کا حسن دیکھنے والا ہے۔ یہاں دنیا بھر سے سیاح انھیں دیکھنے اور ان کے حسن سے لطف اندوز ہونے آتے ہیں۔

سبق نمبر 8

بڑھے چلو

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ہم سفر	ساتھی	سحر	صبح سویرے	کڑی	مشکل
راہ	راستہ	تھکن	تھکاوٹ	ڈگمگانا	جنبش کھانا
جھجک	شرم، رکاوٹ	لو لگانا	محبت کرنا، دھیان دینا	ملول	رنجیدہ، افسردہ
مضطرب	پریشان	قدم اٹھانا	سفر شروع کرنا	بے خطر	محفوظ
منزل	جہاں پہنچنا ہو	سمجھ	عقل	جالگنا	پہنچ جانا
سحر	صبح	کمر کسنا	ہمت کرنا	سفر ختم کرنا	منزل پر پہنچ جانا
چل پڑو	آگے بڑھو	کڑی	سخت	قدم بڑھانا	آگے بڑھنا

نظم کا خلاصہ

اس نظم میں شاعر ہمت، محنت، عزم اور حوصلے کا درس دیتا ہے شاعر کہتا ہے کہ اپنے مقصد اور منزل کے حصول کے لیے انتظار کیے بغیر کام کا آغاز کرو۔ مشکلات اور رکاوٹوں کا بہادری سے سامنا کرو۔ کسی ہچکچاہٹ یا گھبراہٹ کے بغیر خود اعتمادی کے ساتھ آگے بڑھتے جاؤ۔ خوف، ڈر، پریشانی اور بے چینی کی کیفیت میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ اگر اپنے مقصد کی طرف قدم بڑھا دیا ہے تو سمجھ لو کہ خوف، خطرہ اور ڈر ختم ہو گیا ہے۔ جو لوگ ترقی و خوشحالی میں تم سے آگے بڑھ گئے ہیں اُن سے سبق سیکھو اور منزل کی جانب بڑھتے جاؤ۔

نظم کا مرکزی خیال

اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان کو ہمت اور حوصلے کے ساتھ اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے۔ مشکلات اور مصائب میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے۔ خوف اور ڈر کے بغیر خود اعتمادی کے ساتھ آگے بڑھیں تو ہر منزل آسان ہوجاتی ہے۔

اشعار کی تشریح

اٹھو اٹھو، اٹھو اٹھو		کمر کسو، کمر کسو
سحر سے پہلے چل پڑو		کڑی ہے راہ دوستو

تھکن کا نام بھی نہ لو
بڑھے چلو، بڑھے چلو

تشریح: نظم "بڑھے چلو" میں شاعر محنت اور ہمت پیدا کرنے کا درس دیتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ سست، کاہل اور نکمے ہو کر بیٹھے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہمت کرکے اٹھو، اپنے حوصلے اور جذبے کو مستحکم کرو۔ رات کے ختم ہونے کا انتظار نہ کرو بلکہ صبح ہونے سے پہلے ہی چل پڑو۔ اس سے مراد ہے کہ آنے والے وقت کی آس اُمید لگا کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ بلکہ اپنے مقصد اور منزل کے لیے آج ہی سے کوشش کرو۔ اگر منزل کا راستہ کٹھن اور دور ہے تو بھی تھکن کا نام نہ لو بلکہ ہمت اور حوصلے کے ساتھ آگے بڑھتے رہو۔ تھکاوٹ اور سختی کا احساس تمھارے حوصلے پست کرسکتا ہے اس لیے اپنے آپ کو مضبوط بنا کر منزل کی جانب گامزن رہو۔

جھجک نہ دل میں لاؤ تم	بس اب قدم بڑھاؤ تم
ذرا نہ ڈگمگاؤ تم	خدا سے لو لگاؤ تم
ملول و مضطرب نہ ہو	
بڑھے چلو، بڑھے چلو	

تشریح: نظم کے دوسرے بند میں شاعر نصیحت آمیز انداز اختیار کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے منزل کی جستجو اور مقصد کے حصول کے لیے کبھی بھی ہچکچاہٹ کی بجائے خود اعتمادی کے ساتھ اپنا قدم آگے بڑھاؤ۔ کسی بھی مشکل سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اور نہ کسی خوف اور ڈر کی وجہ سے اپنا حوصلہ پست کرنا چاہیے۔ اگر کسی وجہ سے تم گھبراہٹ کا شکار ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرو، اللہ سے مدد مانگو، اللہ تعالیٰ ہر مشکل میں کارساز ہے اس لیے پریشان، غمگین، بے چین یا بے قرار ہونے کی ضرورت نہیں۔ اپنی ہمت، استقامت، حوصلے، لگن اور جذبے کے ساتھ آگے بڑھو۔ اللہ تعالیٰ محنت کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

اٹھا دیا قدم اگر	تو ختم ہے بس اب سفر
ہے راہ صاف و بے خطر	نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر
چلے چلو، چلے چلو	
بڑھے چلو، بڑھے چلو	

تشریح: کسی بھی کام کے لیے صرف ایک بار قدم اُٹھانا مشکل ہے۔ یعنی اگر تم نے کسی کام کے کرنے کا ارادہ کر کے اُس پر عمل کرنا شروع کر دیا تو سمجھ لو کہ وہ کام ضرور ختم ہوگا۔ اگر کام شروع ہو گیا تو سمجھ لو کہ تمھارے مقصد یا منزل کا راستہ صاف اور کسی خوف و خطرے کے بغیر ہے۔ یعنی تم ایسے راستے پر چل پڑے ہو جہاں کوئی خوف، خطرہ یا ڈر نہیں ہے۔ اس لیے بس تم اپنے کام کو ختم کرنے کے لیے چلتے جاؤ۔ آگے بڑھتے جاؤ۔ اس بند کا مفہوم یہ ہے کہ اگر انسان کسی مقصد کے حصول کا پکا ارادہ کر لے تو اُس کے جذبے، ہمت اور حوصلے کے آگے کوئی مشکل نہیں رہتی۔ اور وہ اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔

تمھارے ہم سفر تھے جو	وہ منزلوں سے جا لگے
سب آگے تم سے بڑھ گئے	مگر ہو تم پڑے ہوئے
ذرا سمجھ سے کام لو	
بڑھے چلو، بڑھے چلو	

تشریح: نظم کے آخری بند میں شاعر اپنی بات کا پورا مقصد سمجھاتا ہے۔ شاعر یہاں کہتا ہے کہ دیکھو جو تمھارے ہم سفر تھے، جن لوگوں نے تمھارے ساتھ مل کر سفر کا آغاز کیا تھا وہ اپنی منزلوں تک جا پہنچے ہیں۔ سب تم سے آگے نکل گئے ہیں مگر تم اپنی سستی اور کاہلی کی بنا پر ابھی تک وہیں کھڑے ہو۔ اپنے عقل و شعور سے کام لو اور آگے بڑھتے جاؤ۔ نظم کے آخری بند میں شاعر نے اپنی بات کی اصل حقیقت کو واضح کیا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنھوں نے ہمارے ساتھ آزادی حاصل کی یا ہمارے بعد آزاد ہوئے وہ ہم سے بہت آگے نکل چکے ہیں جس کی واضح مثال چین ہے۔ جو ہمارے بعد آزاد ہوا مگر اپنے علم اور محنت کی بنا پر آج دنیا میں اپنا لوہا منوا چکا ہے۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں۔

☆ سحر سے پہلے چلنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: سحر سے پہلے چلنے سے مراد ہے کہ ابھی رات کا کچھ حصہ رہتا ہو تو چل پڑو تا کہ دن نکلنے تک کافی سفر طے ہو جائے۔

☆ راہ کے کڑی ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: راہ کے کڑی ہونے کا مطلب ہے کہ راستے میں مشکلات بھی آسکتی ہیں۔

☆ اگر انسان کوئی کام شروع کرنے سے پہلے ہچکچاتا رہے تو اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟

جواب: اگر کوئی انسان کام شروع کرنے سے پہلے ہچکچاتا رہے تو وہ کام شروع ہی نہیں کر سکتا اس طرح کام کبھی مکمل نہیں ہوگا۔

☆ کام کرتے وقت کن باتوں کی طرف توجہ دینی چاہیے؟

جواب: کام کرتے وقت مقصد یا نصب العین کو سامنے رکھنا چاہیے جس طرح سفر طے کرتے ہوئے منزل کو سامنے رکھا جاتا ہے۔

☆ اس نظم کے ذریعے شاعر ہمیں کیا پیغام دے رہا ہے؟

جواب: اس نظم کے ذریعے شاعر ہمیں کام بر وقت، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اور بغیر کسی خوف اور ڈر کے شروع کرنے اور پھر اس کو انجام تک پہنچانے کی تلقین کرتا ہے۔

۲۔ دی گئی مثال کے مطابق نامکمل مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
سحر سے پہلے	بڑھاؤ تم	چل پڑو
تھکن کا نام	چل پڑو	کبھی نہ لو
بس اب قدم	نہ ہو۔	بڑھاؤ تم
ذرا نہ	کام لو	ڈگمگاؤ تم
ذرا سمجھ سے	کبھی نہ لو	کام لو
ملول و مضطرب	ڈگمگاؤ تم	نہ ہو

۳۔ خالی جگہوں میں نظم کے مطابق لفظ لگائیں:

(الف) اٹھو اٹھو، ______________

(الف) چلو چلو (ب) بڑھو بڑھو (ج) اٹھو اٹھو (د) سنو سنو

downloaded from https://mtbhumissed.com

Scanned with CamScanner

(ب) خدا سے لو ---------- تم:

(الف) ملاؤ (ب) لگاؤ (ج) بڑھاؤ (د) اٹھاؤ

(ج) ہے راہ صاف و ----------

(الف) پُرخطر (ب) بے خطر (ج) خوش نما (د) دل نشیں

(د) جھجک نہ ---------- میں لاؤ تم

(الف) دل (ب) جی (ج) من (د) تن

(ہ) ذرا ---------- سے کام لو:

(الف) خرد (ب) سمجھ (ج) نظر (د) قدم

(ر) وہ ---------- سے جا لگے:

(الف) منزلوں (ب) ساحلوں (ج) پربتوں (د) محفلوں

(و) بس اب قدم ---------- تم:

(الف) ملاؤ (ب) اٹھاؤ (ج) بلاؤ (د) بڑھاؤ

۴۔ جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
کمر کسنا	کمر کس لو اور مقابلے کے لیے تیار ہو جاؤ اللہ آپ کی مدد کرے گا۔
قدم بڑھانا	قدم بڑھانے سے ہی منزل نزدیک تر ہوتی جاتی ہے۔
لو لگانا	صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی لو لگانا چاہیے۔
ملول	اکرم کا باپ فوت ہو گیا ہے وہ آج کل بہت ملول ہے۔
سانس لینا	ہم قائداعظم کی ہمت کی وجہ سے آزادی کی فضا میں سانس لے رہے ہیں۔

۵۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

الفاظ	اعراب
سحر	سَحَرْ
مضطرب	مُضْطَرِبْ
ختم	خَتْمْ
سفر	سَفَرْ
مرحلہ	مَرْحَلَہْ
قدم	قَدَمْ
منزل	مَنْزِلْ

۶۔ متضاد لکھیے۔

الفاظ	متضاد
سحر	شام
اٹھو	بیٹھو
بے خطر	پرخطر
آگے	پیچھے
بعد	پہلے
ختم	آغاز
سمجھ	ناسمجھ

۷۔ اس نظم سے ملتی جلتی کسی اور شاعر کی نظم تلاش کیجیے جس میں شاعر نے کوئی درس دیا ہو۔

سرگرمیاں: ☆ اس نظم کو زبانی یاد کریں۔

☆ استاد محترم اس نظم کو پر جوش انداز میں ترنم کے ساتھ پیش کریں۔ پڑھتے وقت نظم کے الفاظ کی مناسبت سے جسمانی حرکات و سکنات سے بھی مناسب کام لیں۔ بعد میں استاد محترم کی تقلید میں طالب علم اس نظم کو ترنم انداز میں پڑھیں۔

برائے اساتذہ اکرام: ☆ طالب علموں کو وقت کی اہمیت سے آگاہ کریں اور انھیں ہر کام دل لگا کر کرنے کی تلقین کریں۔ انھیں بتائیں کہ جو لوگ تذبذب اور ہچکچاہٹ کا شکار رہتے ہیں، وہ کبھی اپنا مقصد حاصل نہیں کر پاتے۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. ______ کا نام بھی نہ لو بڑھے چلو بڑھے چلو
(a) کام (b) تھکاوٹ (c) تھکن (d) آرام

2. تھکن قواعد کی رو سے ہے:
(a) اسم کیفیت (b) حاصل مصدر (c) فعل (d) اسم

3. مترادف الفاظ ہیں:
(a) صاف، پرخطر (b) ملول، مضطرب (c) کڑی، آسان (d) کمر، ہر

4. سحر کا متضاد ہے:
(a) افطار (b) دوپہر (c) سہ پہر (d) رات

5. تمھارے ہم سفر تھے جو وہ ______ سے جا لگے
(a) محفلوں (b) ساحلوں (c) منزلوں (d) ساتھیوں

6. ذرا ______ سے کام لو:
(a) عقل (b) سمجھ (c) دل (d) ہوش

7. "سحر سے پہلے چل پڑو
کڑی ہے راہ دوستو" اس شعر کا مطلب ہے:
(a) اٹھو، تیار ہو جاؤ اور چل پڑو
(b) تمھیں چاہیے کہ صبح ہونے سے پہلے چل پڑو کیونکہ راستہ دشوار ہے
(c) دل میں کبھی شرم و جھجک نہ لانا اور قدم آگے بڑھانا
(d) اے دوستو تمھیں پریشان اور غمگین کبھی نہیں ہونا چاہیے۔

8. درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) مُضطرِب (b) مُضطَرِب (c) مُضطَرَب (d) مِضطرَب

downloaded from https://infohubmissed.com

Scanned with CamScanner

9. نظم "بڑھے چلو" کا مرکزی خیال ہو سکتا ہے:
(a) بات بڑھ چڑھ کر نہیں کرنی چاہیے (b) ہمت سے کام لینے والا کامیاب ہو جاتا ہے
(c) خدا کے راستے میں جھجک اور تھکن کو پاس نہیں آنے دینا چاہیے
(d) بڑھے چلو، بڑھے چلو

10. "ملول و مضطرب" قواعد کی رو سے ہے:
(a) مرکب جاری (b) مرکب اشاری (c) مرکب عطفی (d) مرکب عددی

11. نظم "بڑھے چلو" کے شاعر کا نام ہے:
(a) حالی (b) اسماعیل میرٹھی (c) اختر شیرانی (d) محمد مصطفےٰ خاں مدّاح

12. محمد مصطفےٰ خاں مداح کی جو نظم جماعت 7 کی اردو کی کتاب میں شامل ہے:
(a) نعت (b) بڑھے چلو (c) برسات (d) قائداعظم

13. "دوستو!" رموزِ اوقاف کے حوالہ سے کیا استعمال ہوا ہے:
(a) سوالیہ نشان (b) فجائیہ نشان (c) ندائیہ نشان (d) استعجابیہ نشان

14. غلط محاورہ ہے:
(a) سر سے کپڑا باندھنا (b) الو سیدھا کرنا (c) شیر و شکر ہونا (d) طوطی بولنا

15. اسم صفت کی صحیح فہرست ہے:
(a) سحر، کڑی، تھکن (b) منزل، خوف، قدم
(c) ملول، مضطرب، صاف (d) بے خطر، جھجک، کڑی

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. نظم "بڑھے چلو" کا خلاصہ اپنے لفظوں میں بیان کریں۔

جواب 1: شاعر دوستوں کو کوشش کرنے پر ابھارنے کے لیے مشورے دیتا ہے وہ کہتا ہے کہ صبح سویرے سفر شروع کر لینا چاہیے تھکاوٹ کو اور جھجک کو قریب نہیں آنے دینا چاہیے۔ بس قدم اٹھانے کی دیر ہے کبھی سے لمبی مسافت بھی ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ راستہ صاف اور بے خطر ہو تو چلتے رہو۔ ڈرنا کیسا اور رکنا کیسا؟ جنھوں نے سفر شروع کیا وہ بالآخر منزل پر پہنچ ہی گئے۔ اس لیے اب آگے بڑھو اور چلتے ہی جاؤ۔

سبق نمبر 9

کسان کی دانائی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رحمدل	نرم دل، مہربان	ہاتھ جوڑ کر	نہایت عاجزی سے	محل	بادشاہ کی رہائش
دریافت کرنا	معلوم کرنا	روبرو	سامنے	بے حد	بہت زیادہ
روز کا	ایک دن کا	عالیجاہ	جناب والا	رعایا	عام لوگ
مصیبت	دکھ، تکلیف	لوٹنا	واپس جانا	حق دار	مستحق
وعدہ	پکی بات، عہد	مشیر	مشورہ دینے والا	دانتوں میں انگلی دابنا	حیران ہو جانا
آگ بگولا ہونا	بہت غصے میں آنا	زیرک	نہایت سمجھدار	اشرفی	سونے کا سکہ
زبان دینا	وعدہ کرنا	ترکیب	طریقہ	ہمت	جرأت
دانا	عقلمند	وعدہ خلافی	وعدہ توڑنا	مبارک باد	مبارک ہو
سراہا	پسند کیا۔ تعریف کی	ہمت	طاقت، جرأت	اش اش کر اٹھنا	شاباش دینا
کندہ	کھدی ہوئی	دانائی	عقل مندی	حیرت	حیرانی
قرض	ادھار لی گئی رقم	ہوشیار	چالاک	زین	لگام
مُہلت	وقت، مدت	وزیر	بادشاہ کا نائب	حرف بحرف	بالکل اُسی طرح
پیادا	سپاہی	طیش	غصہ	غضب ناک	ڈرا دینے والا
عالی قدر	بلند قدر والا	وعدہ شکنی کرنا	وعدہ توڑنا		

سبق کا خلاصہ

ایک بادشاہ کبھی کبھی رعایا کا حال معلوم کرنے محل سے باہر نکل جاتا۔ ایک بار وہ ایک کسان سے ملا۔ کسان سے پوچھا کہ وہ روز کا کیا کما لیتا ہے اور اس کمائی کا مصرف کیا ہے۔ کسان نے نہایت عقل مندی سے اپنی کمائی اور مصرف کی وضاحت کی۔ بادشاہ بہت خوش ہوا۔ اس نے کسان سے وعدہ لیا کہ وہ جب تک مجھے یعنی بادشاہ کو سو بار نہ دیکھ لے۔ یہ وضاحت کسی اور کو نہیں بتائے گا۔ کسان نے وعدہ کر لیا۔ بادشاہ نے کسان کی بات اپنے وزیروں مشیروں سے کی اور کسان کی بات کی وضاحت طلب کی کوئی اس کا جواب نہ دے سکا۔ بادشاہ کے ایک وزیر نے ایک دن کی مہلت مانگی اور بھاگا بھاگا کسان کے پاس پہنچا۔ کسان نے نہ بتانے کی مجبوری ظاہر کی۔ آخرکار کسان نے اس کا ایک حل سوچا۔ اس نے وزیر سے سو اشرفیاں طلب کیں۔ وزیر نے اشرفیاں دے دیں تو کسان نے سوالوں کے جواب بتا دیے۔ وزیر نے بادشاہ کو صحیح جواب بتا دیے تو بادشاہ کسان پر بہت ناراض ہوا۔ اس نے فوراً کسان کو بلوایا اور پوچھا کہ اس نے وعدہ خلافی کیوں کی ہے۔ کسان نے کہا کہ بادشاہ سلامت میں نے کوئی وعدہ خلافی نہیں کی۔ میرا آپ سے وعدہ تھا کہ آپ کو سو بار دیکھ لوں تو یہ راز کی بات کسی کو بتاؤں گا۔ میں نے وزیر سے سو اشرفیاں لے لیں۔ ہر اشرفی پر آپ کی تصویر تھی۔ میں نے آپ کو سو بار دیکھ کر یہ باتیں وزیر کو بتائی ہیں۔ بادشاہ کسان کی عقل مندیہ پر بہت خوش ہوا اور اسے وزیر مقرر کرنے کا اعلان کر دیا۔ دربار کے سب لوگ بہت خوش ہوئے اور کسان کو مبارک باد دینے لگے۔

Scanned with CamScanner

سبق کا مرکزی خیال

اس کہانی کا مرکزی خیال یہ ہے کہ دانائی، عقل مندی اور فہم شناسی انسان کے درجات بلند کرتی ہے۔ دانائی اور عقل مندی کی بنا پر انسان نہ صرف اپنا مقام و مرتبہ بلند کرتا ہے بلکہ اُسے مادی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں۔

☆ لوک کہانی سے کیا مراد ہے؟
جواب: لوک کہانی ایسی کہانی کو کہا جاتا ہے جو عام لوگوں میں مشہور ہو۔

☆ بادشاہ نے کسان سے کیا سوال کیا؟
جواب: بادشاہ نے کسان سے پوچھا تم روزانہ کتنا کما لیتے ہو۔

☆ چار آنے کنویں میں ڈالنے کا کیا مطلب ہے؟
جواب: چار آنے کنویں میں ڈالنے کا مطلب ہے کہ یہ رقم اللہ کی راہ میں کسی حق دار کو دی جائے۔

☆ والدین کا قرض اتارنے سے کیا مراد ہے؟
جواب: والدین نے بچوں کی پرورش کی ہوتی ہے اس پالنے پوسنے کی اجرت واپس کرنا والدین کا قرض اتارنا ہے۔

☆ بادشاہ کو کسان پر غصہ آنے کا کیا سبب تھا؟
جواب: چونکہ کسان نے وزیر کو ساری بات بتا دی تھی اس لیے بادشاہ نے سوچا کہ کسان نے وعدہ توڑ دیا لہٰذا اسے غصہ آ گیا۔

☆ اس لوک کہانی سے ہمیں کیا اخلاقی پیغام ملتا ہے؟
جواب: اس کہانی سے ہمیں یہ پیغام ملتا ہے کہ وعدہ خلافی نہیں کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ والدین، بچوں پر اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے۔

(الف) کسی ملک پر حکومت کرتا تھا:
(الف) ظالم بادشاہ (ب) نیک بادشاہ **(ج)** رحم دل بادشاہ (د) سنگ دل بادشاہ

(ب) کسان کھیت سے روزانہ کماتا تھا:
(الف) ایک روپیا (ب) دو روپے (ج) تین روپے (د) چار روپے

(ج) کسان قرض ادا کرتا تھا:
(الف) بینک کا (ب) ساہوکار کا **(ج)** ماں باپ کا (د) ہمسائے کا

(د) کسان چار آنے پھینکا کرتا تھا:
(الف) تالاب میں (ب) دریا میں (ج) نہر میں **(د)** کنویں میں

(ہ) بادشاہ کا وزیر تھا:
(الف) چالاک (ب) مکار (ج) نادان (د) باتونی

(ر) بادشاہ نے کسان کو بنایا:
(الف) امیر **(ب)** وزیر (ج) وزیر اعظم (د) مشیر

۳۔ غور کیجیے اور بتایئے:

(الف) کیا کسان واقعی اس قابل تھا کہ اسے وزیر کا عہدہ دیا جاتا؟
جواب: ہاں کسان بہت عقل مند تھا۔ وہ واقعی اس قابل تھا کہ اسے وزیر بنایا جاتا۔

(ب) اگر آپ بادشاہ ہوتے تو کسان کے ساتھ کیا سلوک کرتے؟
جواب: اگر میں بادشاہ ہوتا تو کسان کو وزیر ہی نہیں وزیر اعظم بنا دیتا۔

۴۔ ان الفاظ و محاورات کو جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
زیرک	اسلم کا باپ بہت زیرک انسان ہے۔
زین کسنا	اسلم نے منزل پر پہنچنے کے لیے صبح سویرے گھوڑے پر زین کی اور روانہ ہو گیا۔
دم لینا	وزیر نے گھوڑے کو ایڑی لگائی اور کسان کے پاس پہنچ کر ہی دم لیا۔
زبان دینا	میں نے یہ راز کسی سے نہ بتانے کی زبان دی ہے اس لیے مجھے مجبور نہ کرو۔
آگ بگولا ہونا	باپ نے بچے کو اپنے سامنے پٹتے ہوئے دیکھا تو وہ غصے سے آگ بگولا ہو گیا۔
طیش میں آجانا	فصل کی تباہی دیکھ کر کسان طیش میں آ گیا اور جانوروں کو ڈنڈے مارنے لگا۔
اش اش کرنا	ملاح کی بہادری کا سن کر تمام گاؤں والے اش اش کر اٹھے اور اسے انعام دینے لگے۔
سراہنا	اچھے کام کو ہر کوئی سراہتا ہے اور برے کام کو ہر کوئی ناپسند کرتا ہے۔

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد بتائیں۔

الفاظ	واحد	جمع
وزیر		وزراء
سوال		سوالات
جواب		جوابات
حدیث		احادیث
افراد	فرد	

۶۔ دی گئی مثال کے مطابق درست مترادف کالم ج میں لکھیں۔

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
رحم دل	ادھار	مہربان
حق دار	دیہات	مستحق
غریب	تکلیف	مفلس
قرض	عقل مند	ادھار
گاؤں	ضعیف	دیہات
بوڑھا	مفلس	ضعیف
مصیبت	مہربان	تکلیف
دانا	مستحق	عقل مند

downloaded from https://infohubhmsisked.com/

۷۔ وزیر خوش خوش لوٹ گیا۔

اس جملے میں "خوش" کا لفظ دو بار آیا ہے۔ آپ اس طرز کے مزید تین لفظ سوچیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
خوش خوش	وزیر خوش خوش لوٹ گیا۔
بار بار	میں نے بار بار اس کی طرف دیکھا۔
کبھی کبھی	وہ ہمارے محلے میں کبھی کبھی آہی جاتا ہے۔
اللہ اللہ	اللہ اللہ کرنے سے اللہ مل ہی جاتا ہے۔

سرگرمی:

☆ اس لوک کہانی کو ڈرامے میں تبدیل کر دیں۔ طالب علموں کو مختلف کردار (بادشاہ، کسان، وزیر، درباری، پیادے وغیرہ) سونپیں۔ انھیں ان کرداروں کے مکالمے یاد کروائیں اور ڈرامے کو عملی شکل میں جماعت میں پیش کرنے کی مشق کرائیں۔

☆ بچے اپنے ساتھیوں کو کوئی لوک کہانی سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام: (الف) اس سبق میں ایک محاورہ استعمال ہوا ہے۔ "اش اش کرنا"۔ عام طور پر اسے "عش عش کرنا" لکھا جاتا ہے۔ اس کا درست املا "اش اش کرنا" ہے۔

(ب) آج سے کچھ عرصہ پہلے تک روپے میں سولہ آنے ہوتے تھے۔ بچوں کو اس کے بارے میں بتایا جائے۔

معروضی سوالات
(برطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

پرانے وقتوں کی بات ہے کسی ملک پر ایک رحم دل بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ وہ اپنی رعایا کا بہت خیال رکھتا تھا۔ اس کی رعایا اس سے بہت خوش تھی۔ بادشاہ کبھی کبھی اپنے محل سے باہر نکلتا۔ وہ عام لوگوں سے ملتا جلتا، ان سے باتیں کرتا اور ان کے حالات دریافت کرتا۔ ایک دن بادشاہ کسی گاؤں کی طرف نکل گیا۔ اسے ایک کسان نظر آیا۔ وہ اپنے کھیت میں کام کر رہا تھا۔ بادشاہ نے کسان کو سلام کیا۔ کسان بادشاہ سلامت کو اپنے روبرو دیکھ کر بے حد خوش ہوا۔ بادشاہ نے کسان سے پوچھا: تم اس کھیت سے کتنا کما لیتے ہو؟" کسان نے ادب سے جواب دیا: "بادشاہ سلامت! یوں سمجھ لیجیے روز کا ایک روپیا کما لیتا ہوں۔" بادشاہ نے پوچھا: تم اس ایک روپے کا کیا کرتے ہو؟ کسان نے عرض کیا: عالی جاہ! اس روپے سے چار آنے تو کھا لیتا ہوں، چار آنے قرض اتارتا ہوں، چار آنے قرض دیتا ہوں اور باقی بچے چار آنے، انھیں کنویں میں پھینک دیتا ہوں۔ بادشاہ نے کہا: میری سمجھ میں تمھاری بات نہیں آئی۔ مجھے اس کا مطلب سمجھاؤ۔ کسان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی: حضور! چار آنے کھانے کا مطلب یہ ہے کہ میں انھیں خود پر اور بیوی پر خرچ کرتا ہوں۔ چار آنے کا قرض اتارنے کا مطلب ہے کہ انھیں اپنے والدین پر خرچ کرتا ہوں۔ میرے ماں باپ نے مجھے پالنے پوسنے پر جو مصیبت اٹھائی تھی اور جو خرچ کیا تھا۔ وہ مجھ پر قرض ہے۔ اسے مکمل طور پر اتارنا تو میرے بس میں نہیں مگر کوشش کرتا ہوں کہ کچھ نہ کچھ اتاروں۔ چار آنے قرض دینے کا مطلب ہے کہ انھیں اپنے بچوں پر خرچ کرتا ہوں کہ جب میں بوڑھا اور کمزور ہو جاؤں تو میری اولاد میری دیکھ بھال اور خدمت کرے۔ رہے وہ چار آنے جو کنویں میں ڈالتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں انھیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہوں۔ ان سے کسی غریب اور حق دار کی مدد کر دیتا ہوں۔

1. بادشاہ تھا بہت:
(a) ظالم (b) سخت طبیعت **(c)** رحم دل (d) جابر

2. بادشاہ اپنے محل سے باہر نکلتا تھا:
(a) ہر روز (b) ہر ہفتے (c) ہر مہینے **(d)** کبھی کبھی

3. ایک دن بادشاہ ملا ایک:
(a) کسان سے (b) مزدور سے (c) لکڑہارے سے (d) وزیر سے

4. کسان اپنے کھیتوں سے روز کا کمالیتا تھا:
(a) 100 روپے (b) 50 روپے (c) 20 روپے **(d)** ایک روپیا

5. ایک روپے میں کتنے آنے ہوتے تھے؟
(a) 4 (b) 8 (c) 12 **(d)** 16

6. کسان قرض اتارتا تھا کا مطلب ہے:
(a) والدین کی خدمت کرنا (b) بچوں پر خرچ کرنا (c) اللہ کے رستے میں دینا (d) اپنی ذات پر خرچ کرنا

7. اس پیراگراف کا عنوان ہوسکتا ہے:
(a) کسان کی دانائی (b) والدین کا قرض (c) بادشاہ کے سوال **(d)** رحم دل بادشاہ کی کسان کے پاس آمد

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

بادشاہ نے کسان کی یہ باتیں سنیں تو اسے بہت خوشی ہوئی۔ اس نے کسان کو انعام دیا اور کہا "جب تک تم میرا منھ سو بار نہ دیکھ لو، اس بات کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔" کسان نے وعدہ کر لیا۔ بادشاہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر واپس اپنے محل میں چلا گیا۔ اگلے روز بادشاہ کا دربار لگا۔ تمام وزیر مشیر اور درباری موجود تھے۔ بادشاہ نے کسان کی بات دربار میں موجود تمام افراد کو بتا کر اس کا مطلب پوچھا۔ سب دانتوں میں انگلی دابے خاموش کھڑے تھے۔ بادشاہ کا وزیر نہایت دانا، زیرک اور ہوشیار تھا۔ اس نے بادشاہ سے جواب دینے کے لیے ایک روز کی مہلت لی۔ وزیر نے اسی وقت گھوڑے پر زین کسی اور کسان کے پاس پہنچ کر دم لیا۔ اس نے کسان سے اس بات کا مطلب پوچھا۔ کسان نے کہا: میں نے بادشاہ کو زبان دی ہے کہ میں اس کا مطلب اُس وقت تک کسی کو نہیں بتاؤں گا، جب تک بادشاہ کا منھ سو بار نہ دیکھ لوں۔ یہ سن کر وزیر پریشان ہو گیا۔ اس نے کسان سے کہا: کوئی راستہ سوچو، میں نے بادشاہ سے وعدہ کیا ہے کہ کل اس سوال کا جواب دوں گا۔ کسان سوچنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی۔ اس نے وزیر سے سو اشرفیاں مانگیں۔ وزیر نے جھٹ سے سو اشرفیاں کسان کے حوالے کر دیں۔ اشرفیاں پا کر کسان نے وزیر کو تمام بات بتا دی۔ وزیر خوش خوش لوٹ گیا۔ اگلے روز دربار لگا، بادشاہ نے وزیر سے سوال کا جواب پوچھا۔ وزیر نے کسان کی بتائی گئی بات حرف بحرف بتا دی۔

downloaded from https://infohubmissed.com/

Scanned with CamScanner

بادشاہ جان گیا کہ کسان نے وزیر کو ساری بات بتا دی ہے۔ بادشاہ آگ بگولا ہو گیا۔ وہ کسان کی وعدہ خلافی پر سخت طیش میں تھا۔ اس نے کسان کی طرف فوراً پیادے بھجوائے۔ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ پیادے کسان کو لے کر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو گئے۔

8. بادشاہ سوار ہو کر واپس محل چلا گیا:
(a) اپنے اونٹ پر (b) اپنے ہاتھی پر (c) اپنے گھوڑے پر (d) اپنی جیپ پر

9. بادشاہ کے دربار میں موجود تھے:
(a) درباری (b) وزیر (c) مشیر (d) تمام لوگ

10. وزیر نے کسان کے پاس جانے کے لیے تیار کیا اپنا:
(a) ہاتھی (b) گھوڑا (c) سامان (d) اونٹ

11. کسان نے وزیر کو پہلے کیا کہا:
(a) میں نے بادشاہ کو زبان دی ہے کہ اس کا مطلب کسی کو نہ بتاؤں گا
(b) پہلے مجھے انعام دو پھر تمھیں بتاتا ہوں
(c) میں کل تمھیں اس کا مطلب بتاؤں گا (d) مجھے پہلے اشرفیاں دو پھر کل آنا

12. کسان نے وزیر سے اشرفیاں مانگیں:
(a) ایک سو (b) ڈیڑھ سو (c) دو سو (d) ڈھائی سو

13. اشرفی ایک سکہ ہوتا ہے:
(a) چاندی کا (b) سونے کا (c) تانبے کا (d) لوہے کا

14. وزیر کا جواب سن کر بادشاہ:
(a) بہت خوش ہوا (b) نے کسان کو انعام دینے کو بلایا
(c) آگ بگولا ہو گیا (d) دربار سے اٹھ کر چلا گیا

15. بادشاہ نے کسان کو لانے کے لیے کن کو بھیجا:
(a) ایک وزیر کو (b) کسی مشیر کو (c) پیادوں کو (d) سپاہیوں کو

16. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) بادشاہ کا دربار میں سوال (b) بادشاہ کو سو بار دیکھنے کی ترکیب
(c) عقل مند وزیر (d) بادشاہ کا غصہ

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق کسان کی دانائی کا خلاصہ نکات کی شکل میں لکھیں؟

جواب 1: (i) ایک بادشاہ اپنے ملک کے اندر کسی کسان سے ملا جو بہت عقلمند تھا۔
(ii) بادشاہ نے کسان سے روزانہ کی آمدنی اور مصرف کا پوچھا۔
(iii) کسان نے بتایا کہ وہ روزانہ ایک روپیہ کما لیتا ہے اور اس کا مصرف اس طرح ہے۔
(iv) بادشاہ کو کسان کے بتائے ہوئے مصرف کی سمجھ نہ آئی تو کسان نے تفصیلاً بتایا۔
(v) بادشاہ کسان کی تفصیل سے بہت خوش ہوا اور اسے انعام دیا اور وعدہ لیا کہ وہ کسی کو یہ تفصیل نہیں بتائے گا جب تک کسان مجھے سو بار نہ دیکھ لے
(vi) کسان نے نہ بتانے کا وعدہ کر لیا۔
(vii) بادشاہ نے اگلے دن اپنے درباریوں سے کسان کے بتائے گئے مصرف کی تفصیل پوچھی جو کوئی نہ بتا سکا۔
(viii) بادشاہ کا وزیر ایک دن کی مہلت لے کر کسان کے پاس پہنچا۔
(ix) کسان نے اپنی معذوری ظاہر کی لیکن پھر اس نے وزیر سے سو اشرفیاں طلب کیں۔
(x) وزیر نے سو اشرفیاں دے دیں تو کسان نے ایک ایک اشرفی کو دیکھ کر بادشاہ کی تصویر کو سو بار دیکھ لیا اور وزیر کو مسئلے کا حل بتا دیا۔
(xi) وزیر نے اگلے دن جواب ہو بہو دربار میں سنایا تو بادشاہ کو کسان کی وعدہ خلافی کا بہت رنج ہوا۔
(xii) کسان کو طلب کیا گیا اس نے بادشاہ کی تصویر کو سو بار دیکھ کر جب اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کیا تو سب درباری داد تحسین دینے لگے۔
(xiii) بادشاہ نے ایسے عقل مند کسان کو اپنا وزیر بنا لیا سب لوگ بادشاہ کے فیصلے کو سراہنے لگے اور کسان کو وزیر بننے کی مبارک باد پیش کرنے لگے۔

سبق نمبر 10

مسدس حالی سے انتخاب

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
چارسو	چاروں طرف	دمک	گرج، چمک	گنگا	بھارت کا ایک دریا
آبی	پانی کے جانور	توحید مطلق	خالص توحید	اُمی	ان پڑھ
اجالا	روشنی	خاک اڑنا	ویران ہونا	ناؤ	کشتی
خاکی	انسان	حق حق	اللہ اللہ	غلغلہ	شور
بد	برے لوگ	کھلبلی	افراتفری	سرحد	علاقہ
آتش	آگ	افسردہ	ٹھنڈی	ساغر	شراب پینے کا پیالہ
دنگل	کشتیوں کا میدان	گھاٹ	دریا پر پانی پینے کی جگہ	جمنا	قائم ہونا
میکدہ	شراب خانہ	راہیں	راستے	قافلہ	کارواں
مثل	مانند	حکمت	دانائی	چربہ اتارنا	نقل اتارنا
سرراہ	راستے میں	پیمبر	پیغمبر	فلاحت	کھیتی باڑی
سیاحت	دنیا کی سیر	عمارت	فن تعمیر	دھوم	شہرت، مشہوری
بطحا	مکہ معظمہ، مکہ کی وادی	کڑک	گونج دار آواز	خدا کی کھیتی	اللہ کی سرزمین
آوازِ حق	حق کی آواز	بول بالا ہونا	چرچا ہونا، شہرت ہونا	کفر	اللہ کی وحدانیت سے انکار کرنا
گم شدہ	گم ہوئی چیز	کھویا ہوئے	متلاشی بنے	بے مثل	جس کی کوئی مثال نہ ہو
سب سے بالا	سب سے بلند	مصفّا	صاف ستھری	پروانہ	پتنگا

Scanned with CamScanner

تجارت	چیزیں خریدنا اور بیچنا	سرائیں	سرائے کی جمع، مسافر خانے

نظم کا خلاصہ

جس نظم کے ہر بند کے چھے مصرعے ہوں اُسے مسدس کہتے ہیں۔ مولانا الطاف حسین حالی نے مسلمانوں کے عروج وزوال کو اپنی مسدس میں بیان کیا ہے۔ اس لیے اسے مسدس حالی کہتے ہیں۔ موجودہ نظم کے اشعار مسدس حالی سے انتخاب کیے گئے ہیں۔ "ابتدائی بند میں شاعر عظیم انقلاب کے بارے میں بتاتا ہے کہ بطحا (مکہ) سے جو اسلام کی روشنی نمودار ہوئی، چار دانگ عالم میں اس کی کرنیں پھیل گئیں۔ ایک طرف اسلام نے ٹیکس کو فتح کیا تو دوسری طرف گنگا تک فتح ونصرت کے جھنڈے گاڑے۔ یہ ایسی روشنی تھی جس کے انوار سے کوئی بھی محروم نہ رہا۔ مسلمانوں نے پوری کائنات میں اسلام کا بول بالا کیا۔ بتوں کو عرب وعجم سے نکال کر توحید کی آواز کو بلند کیا۔ بدوؤں کے اندر نیکیوں کا غل اُٹھا۔ یوں کفر کی سرحدیں ٹوٹ ٹوٹ کر بکھرنے اور گرنے لگیں۔ آتش کدوں کی آتش سرد پڑ گئی۔ دنیا کے سارے معبدوں سے خاک اڑنے لگی۔ کفر وشرک مٹ گیا اور ایک خدا کا گھر کعبہ آباد ہوا۔ مسلمانوں نے علم وہنر میں اپنا ثانی کسی کو نہ چھوڑا۔ دنیا کے ہر علم ومعرفت کو حاصل کیا۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے علم وفضل کی ہر حد کو چھو لیا۔ دنیا میں ترقی وخوشحالی کے منفرد ویکتا اقدام کیے۔ فلاحت، سیاحت، تجارت ہر اک علم وفن میں مسلمان دنیا میں بے مثال رہے۔ مسلمانوں کی بنائی ہوئی صاف ستھری سڑکیں، راستوں پر کنویں اور سرائے آج بھی مسلمانوں کی ماضی میں ترقی، خوشحالی اور انقلاب کا منہ بولتا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ دنیا کی باقی اقوام نے مسلمانوں سے معاشرتی، سماجی، سائنسی، علمی اور ادبی اصول سیکھے۔ آج زندگی کے ہر شعبے میں جو ترقی ہوئی ان سب کی ابتدا مسلمانوں نے ہی کی تھی۔

نظم کا مرکزی خیال

نظم "مسدس حالی" میں ماضی میں مسلمانوں کے عروج اور انقلابی اقدامات کو بیان کیا گیا ہے۔ اسلام جب بطحا کے پہاڑوں سے نکلا تو دنیا کے کونے کونے میں مسلمانوں نے فتح ونصرت، ترقی وخوشحالی، کامیابی وکامرانی کے جھنڈے گاڑے، دنیا کی دوسری اقوام نے مسلمانوں سے ہی علم وفضیلت سیکھی اور کامیابی حاصل کی۔

اشعار کی تشریح

گھٹا اک پہاڑوں سے بطحا کے اٹھی		پڑی چار سو یک بیک دھوم جس کی
کڑک اور دمک دور دور اس کی پہنچی		جو ٹیکس پر گرجی تو گنگا پہ برسی

رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہو گئی ساری کھیتی خدا کی

تشریح: اس بند میں مولانا الطاف حسین حالی اسلام کی آمد اور اس کی وجہ سے رونما ہونے والے عظیم انقلاب کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ بند کے آغاز میں کہتے ہیں کہ وادی بطحا یعنی مکہ مکرمہ سے اسلام کا آغاز اس طرح ہوا جس طرح گھٹا چاروں طرف چھا جاتی ہے۔ وادی بطحا سے اُبھرنے والے اسلام کا پیغام یک بیک دنیا کے کونے کونے تک پہنچ گیا۔ جس طرح گھٹا سے نکلنے والی کڑک دمک دُور دُور تک پہنچتی ہے بالکل اُسی طرح اسلام کی تعلیمات وبرکات نے چاروں طرف اُجالا کیا۔ اسلامی سلطنت وسعتوں کی ہر حد تک پہنچ گئی۔ جس طرح کالی گھٹا کے بعد بارش برستی ہے تو اس کے اثرات آبی وخاکی پڑتے ہیں اور بارش کی ٹھنڈک سے کوئی مایوس نہیں ہوتا۔ اسی طرح اسلام کی تعلیمات پوری کائنات کے لیے عام ہوئیں۔ اس سے نہ صرف انسانوں نے فیض حاصل کیا بلکہ جانوروں اور پرندوں تک نے تحفظ حاصل کیا۔ گویا، خشکی پر زندگی بسر کرنے والے انسان وجانور ہوں یا سمندروں کی مخلوق اسلام نے دنیا میں ہر چیز کے احکام عطا کیے۔ اس طرح اسلام کی روشن تعلیمات کا نور مکہ کی وادی سے نکل کر ٹیکس وگنگا تک جا پہنچا۔ یوں اسلام سے پوری کائنات کا کونہ کونہ منور ہو گیا۔

کیا امیوں نے جہاں میں اجالا		ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
بتوں کو عرب اور عجم سے نکالا		ہر ایک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا

زمانہ میں پھیلائی توحید مطلق
لگی آنے گھر گھر سے آواز حق حق

تشریح: اس بند میں مولانا الطاف حسین حالی اسلام کی بدولت آنے والے عظیم انقلاب کو احسن انداز سے بیان کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو "اُمی" کہلوائے جاتے تھے یعنی جنہوں نے کسی دنیاوی ادارے سے باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کی تھی، الہامی ہدایات کی بنا پر انہوں نے پوری دنیا میں نور ہدایت کی روشنی کو عام کر دیا۔ اس کی بدولت اسلام کا چرچا ہونے لگا۔ اسلام کی انقلاب آفریں تعلیمات چار دانگ عالم میں پھیل گئیں۔ جو لوگ بتوں کے پجاری تھے اب ایک خدا کی عبادت کرنے لگے۔ یوں عرب وعجم سے بتوں کو نکال دیا گیا۔ دنیا میں جہاں جہاں انسانیت خوف وہراس، ظلم وستم اور وحشت وبربریت کا شکار تھی۔ اُس کی حفاظت کی گئی۔ زمانے میں صرف اور صرف توحید کے نام کا چرچا ہوا۔ ایک خدا کے نام کے علاوہ پوجا پاٹ کے تمام نام ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مٹ گئے اور گھر گھر سے حق کی آواز آنے لگی۔

ہوا غلغلہ نیکیوں کا بدوں میں		پڑی کھلبلی کفر کی سرحدوں میں
ہوئی آتش افسردہ آتش کدوں میں		لگی خاک سی اڑنے سب معبدوں میں

ہوا کعبہ آباد سب گھر اجڑ کر
جمے ایک جا سارے دنگل بچھڑ کر

تشریح: اسلام کے زیر اثر بُرائی پر فخر کرنے والے نیکو کاروں کی فہرست میں شامل ہو گئے۔ اس طرح کفر کی سرحدیں بُری طرح ٹوٹنے اور بکھرنے لگیں۔ اسلام نے کفر کی بنیاد پر قائم قیصر وکسریٰ کے محلات گرا دیے، آتش کدوں میں جلنے والی کفر وشرک کی آگ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سرد کر دیا۔ اس طرح جو لوگ ایک خدا کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے تھے ان کے منفی تصورات خاک کی طرح اُڑنے لگے۔ بُت پرستی، آتش پرستی، ستارہ پرستی جیسے منفی تصورات ختم ہو کر خاک میں اُڑنے لگے۔ جگہ

Scanned with CamScanner

جگہ ہونے والی پوجا پاٹ نے خانہ کعبہ میں ایک خدا کی عبادت کا انداز اور رنگ اختیار کیا۔ اس طرح مختلف اور کئی خداؤں کے غلط تصورات مٹ گئے۔ ایک کعبہ کے گرد دنیا کا ہر فرد اپنی حاجات و عبادات کی تکمیل کے لیے جمع ہو گیا۔ حق چھا گیا اور باطل مٹ گیا۔

ہر ایک مے کدے سے بھرا جا کے ساغر		ہر ایک گھاٹ سے آئے سیراب ہو کر
گرے مثلِ پروانہ ہر روشنی پر		گرہ میں لیا باندھ حکمِ پیمبر

کہ "حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو"

تشریح: اس بند میں مولانا الطاف حسین حالی مسلمانوں کے عروج، بلندی اور عظمت کے بارے میں بتاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مسلمان علم و فضل، علم و ہنر میں بھی بے مثال اور یکتا تھے۔ علم کے حصول کے لیے دنیا کے کونے کونے کا سفر کیا۔ ہر علمی ادارے سے جا کر فیض حاصل کیا۔ جس طرح پروانہ روشنی کو تلاش کرتا ہے بالکل اسی طرح مسلمانوں کو جہاں جہاں سے علم و ہنر کی خبر ملی انہوں نے وہاں سے اکتسابِ علم کیا۔ مسلمانوں نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فرمان عالی شان کو گرہ دے کر باندھ لیا تھا کہ "حکمت مومن کا گمشدہ مال ہے"۔ اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے مسلمانوں نے عرب و عجم میں اپنی فتح اور نصرت کے جھنڈے گاڑے۔ علم کے ہر میدان میں کامیابی حاصل کی۔

ہر ایک علم کے فن کے جویا ہوئے وہ		ہر ایک کام میں سب سے بالا ہوئے وہ
فلاحت میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ		سیاحت میں مشہورِ دنیا ہوئے وہ

ہر اک ملک میں ان کی پھیلی عمارت
ہر اک قوم نے ان سے سیکھی تجارت

تشریح: اپنے ماضی میں مسلمانوں نے علم و فن کی ہر قدر و منزلت کو چھو لیا۔ علم کی ہر جہت طب، سائنس، معاشرت، ریاضی، کیمیا، حیاتیات، نجوم رمل میں کامیابی حاصل کی۔ نہ صرف علم بلکہ ہر کام میں سب سے آگے تھے۔ زراعت و کاشتکاری میں بے مثل و یکتا تھے۔ سیر و سیاحت میں زمانے بھر میں نام پیدا کیا۔ مساجد، مدارس اور سماجی اداروں کی صورت میں ہر ملک میں ان کی عمارتیں آج بھی قائم ہیں۔ دنیا کی ہر قوم نے مسلمانوں سے تجارت کے اصول سیکھے۔ گویا زندگی کے ہر میدان میں مسلمانوں کے کارنامے اپنی مثال آپ تھے۔

یہ ہموار سڑکیں، یہ راہیں مصفا		دو طرفہ برابر درختوں کا سایا
نشان جا بجا میل و فرسخ کے برپا		سرِ رہ کنویں اور سرائیں مہیا

انھیں کے ہیں سب نے یہ چربے اتارے
اسی قافلے کے نشاں ہیں یہ سارے

تشریح: اس آخری بند میں مولانا الطاف حسین حالی مسلمانوں کے ماضی کے شاندار کارنامے بیان کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے جب دور دراز تک ممالک کو فتح کر کے اسلامی سلطنت کو وسیع کیا تو وہاں ترقی و خوشحالی کے کارنامے بھی سر انجام دیے۔ ہموار سڑکیں بنائیں۔ راستوں کو رکاوٹوں اور مشکلات سے صاف کیا۔ سڑکوں کے دونوں طرف میں سایہ لیے برابر درختوں کو لگایا۔ دور دراز کی منزلوں کے راستوں میں مسافروں کے پانی پینے کے لیے کنویں بنائے۔ مسلمانوں نے علم و ہنر میں دنیا میں امامت کا فریضہ انجام دیا۔ زندگی مسلمانوں سے پھر دنیا نے زندگی گزارنے کا طریقہ سیکھا۔ آج دوسری اقوام میں جو اخلاقی اقدار و اطوار نظر آتے ہیں یہ سب کچھ انہوں نے مسلمانوں سے سیکھا ہے۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں۔

☆ بطحا کے پہاڑوں سے گھٹا اٹھنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: بطحا کے پہاڑوں سے گھٹا اٹھنے سے مراد ہے کہ اسلام وادی بطحا سے ظہور پذیر ہوا تھا۔

☆ ٹیکس اور گنگا کہاں واقع ہیں؟

جواب: ٹیکس ہسپانیہ میں اور گنگا ہندوستان میں واقع ہیں۔

☆ آبی اور خاکی سے کیا مراد ہے؟

جواب: آبی سے مراد پانی کی مخلوق اور خاکی سے مراد زمین پر رہنے والی مخلوق اس میں انسان بھی شامل ہیں۔

☆ امیوں سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب: امیوں سے مراد قرونِ اولیٰ کے مسلمان ہیں۔

☆ عرب اور عجم سے کون سے ممالک مراد ہیں؟

جواب: عرب سے مراد سرزمین حجاز اور عجم سے مراد عرب کے علاوہ دوسرے ممالک۔ عجم کا لفظی معنی ہے گونگا۔ چونکہ عرب فصاحت و بلاغت میں اپنی مثال آپ تھے۔ اس لیے وہ اپنے سوا دوسروں کو گونگا تصور کرتے تھے اور اپنے سوا دوسرے ممالک کو عجم کہتے تھے۔

☆ ڈوبتی ناؤ کو سنبھالا دینے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ڈوبتی ناؤ کو سنبھالا دینے کا مطلب ہے کہ لوگوں کو کفر سے نکالا اور دین اسلام میں داخل کیا اس طرح ان کی دنیا بھی سنور گئی اور عقبیٰ بھی محفوظ ہو گئی۔

☆ توحید مطلق سے کیا مراد ہے؟

جواب: توحید مطلق سے مراد خالص توحید ہے صرف اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرنا۔

☆ بدوں میں نیکیوں کا غلغلہ ہوا۔ اس کی وضاحت کریں۔

جواب: عرب جو ہر قسم کی معاشرتی برائی کا شکار تھے۔ اسلام کے آنے سے ان برائیوں سے دور ہو گئے اور وہ نیکیوں کے پیروکار بن گئے۔

☆ آتش کدوں میں جلنے والی آگ افسردہ ہو گئی۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: آگ کی پوجا کرنے والے آتش کدوں میں جانا بند ہو گئے۔ وہ مسلمان ہونے کے بعد وہاں کیسے جا سکتے تھے اس لیے آتش کدے خاموش ہو گئے۔

☆ خاک اڑنا محاورہ ہے۔ اس کا مطلب بتائیں۔

جواب: خاک اڑنا کا مطلب ہے ویران ہونا۔ برباد ہونا۔

☆ ہمارے آباؤ اجداد کی کن باتوں کی دوسری قوموں نے تقلید کی؟

جواب: ہمارے آباؤ اجداد کی تقلید دوسری قوموں نے کئی ایک کاموں میں کی۔ مثلاً کھیتی باڑی، تجارت، سیاست اور فن تعمیر۔ اس کے علاوہ سڑکوں کا نظام اور ان پر پینے کا پانی اور آرام گاہیں یہ بھی مسلمانوں کی ایجاد ہیں۔

Scanned with CamScanner

☆ اس انتخاب میں ایک حدیث نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم بیان ہوئی ہے۔ اسے نثر کی صورت میں لکھیں۔

جواب: حدیث پاک کا ترجمہ ہے۔ "حکمت ایک گمشدہ مال ہے مومن کو چاہیے کہ اسے جہاں سے ملے حاصل کرلے۔"

۳۔ ان سوالوں کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

☆ ہمارے آباؤاجداد نے اسلام کے سنہری دور میں مختلف علوم وفنون میں اپنی مہارت کا سکہ بٹھایا، یہ بات ہمیں کیا پیغام دے رہی ہے؟

جواب: ہمارے آباؤاجداد نے اسلام کے سنہری دور میں مختلف علوم وفنون میں اپنی مہارت کا سکہ بٹھایا۔ یہ بات ہمیں پیغام دیتی ہے کہ اگر آج بھی ہم اپنے آباؤاجداد کی پیروی کریں تو آج بھی ہم دیگر اقوام سے آگے نکل سکتے ہیں۔ اس کے لیے محنت، خلوص، ایمانداری اور جذبے کی ضرورت ہے۔

☆ آج دنیا میں کون سی قومیں آگے ہیں؟ ان کے آگے ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: آج دنیا میں امریکی، برطانوی، فرانسیسی اور چینی اقوام آگے جارہی ہیں۔ ان کے آگے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اسلام کے سنہری اصولوں پر عمل کررہی ہیں۔ تجارت کا میدان ہو یا طب کا، اخلاقیات کا مسئلہ ہو یا معاملات کا ان قوموں نے اسلام کے اصول اپنائے ہوئے ہیں۔ اس لیے یہ کامیاب ہیں اور ہم مسلمان لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ ہمیں چاہیے کہ ہم اسلام کے زریں اصولوں کی پیروی کریں۔

☆ مسلمان کس طرح دنیا میں اپنا کھویا ہوا وقار اور عظمت حاصل کرسکتے ہیں۔

جواب: مسلمان قرآن وحدیث پر عمل کریں اس کے علاوہ خلفائے راشدین کے ادوار کا تاریخی مطالعہ کریں۔ اس دور کو مشعل راہ بنائیں تو اپنا کھویا ہوا وقار اور عظمت حاصل کرسکتے ہیں۔

۴۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

(i) گھناک پہاڑوں سے ______ کے اٹھی:
(الف) مکہ (ب) مدینہ **(ج) بطحا** (د) خیبر

(ii) جو ٹکیس پر گرجی تو ______ پہ برسی:
(الف) جمنا **(ب) گنگا** (ج) ستلج (د) دجلہ

(iii) کیا ______ نے جہاں میں اجالا:
(الف) حاجیوں (ب) مومنوں **(ج) امیوں** (د) مسلموں

(iv) ہوا جس سے اسلام کا ______:
(الف) نام اونچا (ب) نام بالا (ج) کام بالا **(د) بول بالا**

(v) رہے اس سے محروم ______:
(الف) آبی نہ خاکی (ب) عربی نہ عجمی (ج) شرقی نہ غربی (د) ترکی نہ تاتاری

(vi) ہر اک ڈوبتی ناؤ کو جا ______:
(الف) نکالا (ب) اچھالا (ج) سنوارا **(د) سنبھالا**

(vii) لگی خاک سی اڑنے سب ______ میں:
(الف) مندروں (ب) آتش کدوں (ج) بت کدوں **(د) معبدوں**

(viii) ______ میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ:
(الف) سیاست **(ب) فلاحت** (ج) تجارت (د) سیاحت

۴۔ لغت کی مدد سے ان الفاظ کے معنی تلاش کیجیے اور اپنی کاپی پر لکھیے۔

الفاظ	معانی
امی	ان پڑھ
کھلبلی	افراتفری
افسردہ	مرجھایا ہوا، غمگین
پچھڑنا	شکست کھانا، پیچھے ہونا
ساغر	شراب پینے والا برتن
جویا	تلاش کرنے والا
فلاحت	کھیتی باڑی
مصفا	پاک صاف
فرسخ	ایک کوس، 3 میل

۵۔ جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
بول بالا	اپنے وطن کا بول بالا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ایمان داری اور خلوص سے کام کریں۔
آتش کدہ	حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے ایران کا بڑا آتش کدہ بجھ گیا۔
کھلبلی	بم کی افواہ سن کر مجمعے میں کھلبلی مچ گئی۔
خاک اڑنا	نور جہاں کے مقبرہ میں اب ہر طرف خاک اڑ رہی ہے۔
حکمت	حکمت کے موتی جہاں سے بھی مل جائیں اکٹھے کرلو۔
گم شدہ	شہزادی کا گم شدہ ہار محل سے ہی مل گیا۔
یکتا	خدا یکتا اور ایک ہے صرف وہی عبادت کے لائق ہیں۔

۶۔ اس نظم میں "جہاں" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے لیے ہم "دنیا"، "عالم"، "جگ" اور "سنسار" کے لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ آپ دو اور لفظ بتائیں جو ہم "پہاڑ" کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

جواب: پہاڑ: کوہ، جبل، پربت

سرگرمیاں: ☆ اس نظم کو زبانی یاد کریں۔ ☆ مولانا الطاف حسین حالی کا شمار اردو کے اہم شعرا میں ہوتا ہے۔ یہ اشعار جو آپ نے ابھی پڑھے ہیں، یہ ان کی کتاب "مسدس مدوجزر اسلام" سے لیے گئے ہیں۔ حالی نے "مسدس مدوجزر اسلام" میں اسلام کے عروج وزوال کی کہانی بڑے دردمندانہ انداز میں بیان کی ہے۔ اپنے سکول کی لائبریری سے یہ کتاب حاصل کریں اور اس کا مطالعہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام: ☆ طالب علموں کو بتائیں کہ ایسی نظم جس کا ہر بند چھے مصرعوں پر مشتمل ہو، اسے مسدس کہتے ہیں۔ ☆ طالب علموں میں شعروشاعری کا ذوق پیدا کرنے کے لیے کئی قسم کی سرگرمیاں اختیار کی جاسکتی ہیں۔ اس سلسلے میں بیت بازی کے مقابلے بہت مفید رہتے ہیں۔ ان مقابلوں میں صحت الفاظ اور شعر خوانی کا درست انداز اپنانے پر توجہ دی جائے۔ اس کے علاوہ چند اور سرگرمیاں بھی ترتیب دی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر طالب علموں کے مابین نظم کو ترنم سے پڑھنے کا مقابلہ منعقد کیا جاسکتا ہے۔ تحت اللفظ نظم خوانی کے مقابلے بھی کرائے جاسکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

معروضی سوالات
(مطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. گھٹا کہاں سے اٹھی:
(a) گنگا سے (b) فیکس سے (c) بطحا سے (d) کعبہ سے

2. بتوں کو نکالا گیا:
(a) جہاں سے (b) عرب و عجم سے (c) عراق و مصر سے (d) ترکی و ایران سے

3. آتش کدہ میں پوجا کی جاتی ہے:
(a) بتوں کی (b) پتھروں کی (c) درختوں کی (d) آگ کی

4. حکمت کو اک گم شدہ مال سمجھو اور جہاں سے پاؤ حاصل کرو یہ ترجمہ ہے:
(a) ایک قرآنی آیت کا (b) ایک حدیث پاک کا
(c) ایک ضرب المثل کا (d) ایک قول زریں کا

5. مسلمان نے کس میدان میں نام روشن کیا:
(a) فلاحت (b) تجارت (c) سیاحت (d) تمام جوابات درست ہیں

6. میل و فرسخ پیمانے ہیں:
(a) ناپ تول کے (b) وزن کے (c) حجم کے (d) لمبائی کے

7. مسدس حالی کے ہر بند میں مصرعوں کی تعداد ہے:
(a) چار (b) پانچ (c) چھے (d) آٹھ

8. نظم "مسدس حالی" کے شاعر کا نام ہے:
(a) الطاف حسین حالی (b) محمد مصطفٰی خاں مداح
(c) اختر شیرانی (d) سید ضمیر جعفری

9. الطاف حسین حالی کی جو نظم کورس کی کتاب میں شامل ہے:
(a) نعت (b) پیارا وطن (c) مسدس حالی (d) برسات

10. متضاد الفاظ نہیں ہیں:
(a) آبی، خاکی (b) اندھیرا، اجالا (c) عرب، عجم (d) سرحد، معبد

11. مترادف الفاظ نہیں ہیں۔
(a) بے مثل، یکتا (b) ہموار، مصفا (c) مہیا، دستیاب (d) نیکی، بدی

12. مرکب توصیفی ہے:
(a) ہموار سڑکیں (b) میل و فرسخ (c) مثل پروانہ (d) آتش کدوں میں

13. آتش کدہ قواعد کے رو سے ہے:
(a) اسم ظرف زماں (b) اسم ظرف مکاں (c) اسم معرفہ (d) اسم کیفیت

14. "چہرہ اتارنا" کا مطلب ہے:
(a) چہرے سے نقاب اتارنا (b) کسی کا انداز اپنے اندر پیدا کرنا
(c) درخت سے گھونسلا اتارنا (d) چھت سے نیچے اتارنا

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. نظم "مسدس حالی سے انتخاب" کا خلاصہ دس نکات کی صورت میں لکھیں۔

جواب 1: (i) اسلام کا ظہور وادیٔ بطحا سے ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی روشنی دنیا پر پھیل گئی
(ii) قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اسلام کا فیض ہر علاقے تک پہنچایا۔
(iii) بت پرستی ختم ہوئی اور خالص توحید یعنی صرف ایک اللہ کی عبادت کا رواج ہوا۔
(iv) اسلام کی برکت سے برائیوں کے گرویدہ لوگ نیکی کے کام کرنے لگے۔
(v) تمام جھوٹے عبادت خانے اجڑ گئے۔ صرف ایک خدا کی عبادت ہونے لگی۔
(vi) مسلمانوں نے اس حدیث پاک پر عمل کیا کہ حکمت مومن کا گمشدہ مال ہے جہاں سے ملے لے لو
(vii) مسلمان ہر کام میں سبقت لے جانے والے بن گئے۔ اور دوسروں کے لیے نمونہ اور مثال
(viii) ہر شعبے میں مسلمانوں نے دوسروں کی راہنمائی کی
(ix) ہر علم اور ہر فن حتیٰ کہ کھیتی باڑی، سیر و سیاحت، فن تعمیرات اور تجارت میں مسلمانوں ہی نے دوسری دنیا کی راہنمائی کی۔
(x) آج کل دنیا میں جو ترقی نظر آ رہی ہے یہ سب مسلمانوں کے کیے گئے کاموں ہی کی نقل ہے۔

سبق نمبر 11

میری آواز سنو!

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سیارہ	سورج کے گرد گھومنے والا جسم	شفاف	شیشے کی طرح جس میں منہ نظر آئے
مضر	نقصان دہ	آبی مخلوق	پانی میں رہنے والے جاندار
وافر	کافی	گرد و غبار	مٹی اور ریت وغیرہ
نام و نشان نہ ہونا	وجود میں نہ رکھنا	وجود میں آنا	قائم ہونا
شادابی	ہرا بھرا ہونا	حضرتِ انسان	حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد
حلیہ بگاڑنا	حالت بدل دینا	وار چلنا	ضرب لگانا
ٹھنڈی آہ بھرنا	افسوس کرنا	آہیں	آہ کی جمع
رخ	طرف	ایجاد کرنا	ایسی چیز بنانا جو پہلے موجود نہ ہو
زیر آب	پانی کے نیچے	زحمت کی	تکلیف اٹھائی
فریاد	رونا دھونا	بے تحاشا	بہت زیادہ، لامحدود

Scanned with CamScanner

توجہ	دھیان	حسن	خوب صورتی
برق رفتار	بجلی کی رفتار والی	اترانا	غرور کرنا، فخر کرنا
کثافت	گندہ پن	دامن	قمیض کا اگلا حصہ
آلودہ کرنا	گندہ کرنا	دوبھر ہونا	مشکل ہونا
دھڑا دھڑ	بڑی تعداد میں	مجال	طاقت
زہر آلود	زہر سے بھرے، زہر ملے	فضا	زمین اور آسمان کے درمیان کی جگہ
مویشی	ڈھور ڈنگر، چوپائے	ذرا	بالکل
بے حس	جن کو کسی اور کا احساس نہ ہو	کیمیکل	مصنوعی طور پر بنائی گئی دوائیاں
جان سے ہاتھ دھو بیٹھنا	مرجانا	دھرتی ماتا	مدر لینڈ، ماں جیسے احترام والی زمین
مخلوق	پیدا کیے گئے جاندار	رواں دواں	چالو، جاری
مادرِ وطن	ماں جیسے احترام والی زمین	روا رکھنا	جائز سمجھنا، درست خیال کرنا
سنگ دل	سخت دل، ظالم	ستانا	تنگ کرنا
غرض و غایت	مقصد	تدبیر	منصوبہ، طریقہ
غرض و غائت	مقصد	آگاہ کرنا	بتانا
امید	آس	ہاتھ جوڑنا	منت کرنا
خدارا	خدا کے لیے	پروان چڑھانا	پالنا پوسنا
ترقی یافتہ	ترقی پایا ہوا	عار	شرم، جھجک
بہرا	جسے سنائی نہ دے	فخر	شرف، شیخی
حلیہ	ظاہری وضع قطع	تباہی	بربادی
ترقی	اضافہ، برتری، بلندی		

سبق کا خلاصہ

زمین نے اپنی کہانی خود اپنی زبانی سنائی ہے۔ زمین پہلے بہت ہری بھری تھی۔ لیکن حضرت انسان نے آہستہ آہستہ اس کی ہریالی کو ختم کرنا شروع کیا۔ جب زمین پر درختوں کی کمی ہوگئی تو آلودگی پھیلنے لگی۔ انسان نے ایسی ایسی چیزیں ایجاد کیں۔ جن کی بدولت آلودگی میں اضافہ ہوا اور زمین کا حسن ماند پڑنے لگا۔ انسان نے ہوائی جہاز، کارخانے، حتیٰ کہ ایٹم بم تک بنالیے۔ پیداوار زیادہ لینے کے لیے مہلک دوائیاں بنالیں ان سب نے قدرتی ماحول کو اور نقصان پہنچایا اب ایک ہی راستہ ہے کہ ہر طالب علم زمین میں ایک پودا لگائے کروڑوں درخت جب پروان چڑھیں گے تو دنیا کا حسن بحال ہو جائے گا۔ بڑے یوم ارض رسمی طور پر نہ منائیں۔ وہ ان خطرات سے سب کو آگاہ کریں جو زمین کو آلودگی سے درپیش ہیں۔

سبق کا مرکزی خیال

انسان نے زمین پر آلودگی پھیلانے کے لیے کئی ایک ایجادات کی ہیں۔ مشینوں سے لے کر مہلک دوائیوں تک سب نے زمین کے قدرتی ماحول کو نقصان پہنچایا ہے۔ اس ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لیے ضروری ہے۔ کہ شجرکاری زیادہ سے زیادہ کی جائے۔ گندہ پانی صاف پانی میں نہ ڈالا جائے۔ شاپنگ بیگ کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ ان سوالوں کے جواب دیں۔

1. آپ بیتی سے کیا مراد ہے؟

جواب: آپ بیتی سے ایسی کہانی مراد ہے جو کوئی خود اپنی زبان سے بیان کرے۔

2. زمین کو انسان سے کیا شکایتیں ہیں؟

جواب: زمین کو انسان سے یہ شکایتیں ہیں کہ انسان نے اس پر موجود درخت کاٹ لیے ہیں۔ کارخانے لگا کر اس کا دھواں فضا میں بکھر رہا ہے۔ اس کے علاوہ دوائیوں کے استعمال سے زہریلے مادے فضا اور پانی کو آلودہ کر رہے ہیں۔

3. دھوئیں سے کیا نقصان پہنچتا ہے؟

جواب: دھوئیں سے فضا آلودہ ہو رہی ہے۔ آکسیجن کی کمی اور نقصان دہ گیسوں کی زیادتی جو انسانی صحت کے لیے خطرناک ہے۔

4. زمین انسان کو بے حس اور ظالم کیوں کہتی ہے؟

جواب: زمین انسان کو بے حس اور ظالم اس لیے کہتی ہے۔ کہ انسان کارخانوں میں خطرناک کیمیکل استعمال کرتا ہے پھر ان کارخانوں کا زہر ملا پانی نالوں کے ذریعے دریاؤں میں جا ملتا ہے۔ جس سے آبی مخلوق بھی مرتی ہے اور مویشی اگر اس پانی کو پی لیں تو ان کا بھی نقصان ہوتا ہے۔

5. درخت کاٹنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: درخت کاٹنے سے آکسیجن میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

6. پودے لگانے سے زمین پر کیا تبدیلی آسکتی ہے؟

جواب: پودے لگانے سے ماحول خوش گوار ہو جاتا ہے۔ فضا صاف ستھری ہو جاتی ہے۔

7. آبی مخلوق سے کون سی مخلوق مراد ہے؟

جواب: آبی مخلوق سے مراد وہ مخلوق جو پانی میں رہتی ہے۔ ان میں مچھلیاں خصوصی طور پر شامل ہیں۔

8. زہریلے پانی کے آبی مخلوق پر کیا اثرات پڑتے ہیں؟

جواب: زہریلے پانی سے آبی مخلوق موت کے منہ میں چلی جاتی ہے۔

9. یوم ارض کیوں منایا جاتا ہے؟

جواب: یوم ارض اس لیے منایا جاتا ہے تا کہ انسان کو قدرتی ماحول بگاڑنے کے خطرات سے آگاہ کیا جائے۔

10. قدرتی ماحول کو بچانے کے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں؟

جواب: قدرتی ماحول بچانے کے لیے شجر کاری مہم میں حصہ لینا چاہیے۔ پلاسٹک کے تھیلوں کے استعمال کے نقصانات سے لوگوں کو آگاہ کیا جا سکتا ہے۔ اردگرد کو صاف ستھرا رکھنا اور دوسروں کے لیے آگاہی پروگرام ترتیب دیا جا سکتا ہے۔

۲۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. زمین ہے:
(الف) سیارہ (ب) ستارہ (ج) سیارہ اور ستارہ (د) سیارچہ

2. درخت کیا پیدا کرنے کی فیکٹریاں ہیں:
(الف) ہائیڈروجن (ب) کاربن ڈائی آکسائیڈ (ج) آکسیجن (د) نائٹروجن

3. آبی مخلوق میں شامل نہیں:
(الف) مچھلی (ب) کچھوے (ج) مگرمچھ (د) خرگوش

4. یوم ارض منایا جاتا ہے:
(الف) ۲۲ اپریل کو (ب) ۲۲ جون کو (ج) ۲۲ اگست کو (د) ۲۲ اکتوبر کو

5. گرد و غبار سے کون سی آلودگی پیدا ہوتی ہے؟
(الف) آبی (ب) فضائی (ج) شورکی (د) بحری

6. آلودگی کم کرنے میں مدد ملتی ہے:
(الف) درخت لگانے سے (ب) پلاسٹک کے تھیلوں سے (ج) کیڑے مار ادویات سے (د) فیکٹریوں سے

۳۔ دی گئی مثال کے مطابق درست مترادف کالم "ج" میں لکھیں:

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
پرندہ	کمال	طائر
ہریالی	زمانہ	سبزہ
درد	ظالم	تکلیف
ترقی	بربادی	کمال
دور	تکلیف	زمانہ
تباہی	طائر	بربادی
سنگ دل	سبزہ	ظالم

۴۔ ان الفاظ اور محاورات کو جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
حلیہ بگاڑنا	پولیس نے مار مار کر چور کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔
زیر آب	سیلاب کی وجہ سے سندھ کا آدھا علاقہ زیر آب آچکا ہے۔
آہیں بھرنا	بڑھیا جوان بیٹے کی موت پر ساری رات آہیں بھرتی رہی۔
رواں دواں	قافلہ بغداد کی طرف رواں دواں تھا جب راستے میں ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔
دوبھر ہونا	اس مہنگائی میں غریب کا زندگی گزارنا دوبھر ہو گیا ہے۔
کانوں کے پردے پھٹ جانا	ڈھول کی آواز اتنی تیز تھی کہ کانوں کے پردے پھٹنے لگ گئے۔
بے تحاشا	گندے پانی کی وجہ سے بے تحاشا مچھر اور مکھیاں پیدا ہو چکی ہیں۔
کان پر جوں نہ رینگنا	اکرم نے استاد کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں لیا اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔
موت کے منہ میں جانا	ڈینگی بخار سے سیکڑوں لوگ موت کے منہ میں جا چکے ہیں۔
روا رکھنا	ایسا سلوک تو بیگانوں سے بھی روا نہیں رکھا جاتا تم نے اپنے چھوٹے بھائی کو مارا پیٹا ہے۔
ہاتھ جوڑنا	بڑھیا نے پولیس کے آگے بہت ہاتھ جوڑے لیکن پولیس نے ایک نہ سنی اور اس کے بے گناہ بیٹے کو ساتھ لے گئی۔
پروان چڑھانا	یہ پودے دو سال پہلے بالکل چھوٹے تھے اب پروان چڑھ چکے ہیں۔

۵۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
بگاڑنا	سنوارنا	آہ	واہ
زمین	آسمان	شور	خاموشی
آلودگی	صفائی	کثافت	لطافت

۶۔ واحد کی جمع اور جمع کا واحد لکھیں:

الفاظ	واحد	جمع
ایجاد		ایجادات
ادویات	ادویہ	
خطرہ		خطرات
تدابیر	تدبیر	
نقصانات	نقصان	

۷۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب
اثر	اَثَر
حسن	حُسْن
نشان	نِشان
درد	دَرْد
برق	بَرْق
غارت	غارَت
فخر	فَخْر

downloaded from https://infohubhrasissed.com/

Scanned with CamScanner

۸۔ زمین یہ ماننے کو تیار نہیں کہ انسان نے ترقی کی ہے۔ کیا آپ زمین کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں؟

جواب: زمین ترقی کو مان رہی ہے لیکن وہ اس ترقی کی وجہ سے منفی اثرات کو سامنے لا رہا ہے اور نشان دہی کر رہی ہے کہ ان خرابیوں کو دور کر لیا جائے۔ ان منفی اثرات کے ساتھ انسان کی ترقی تو واقعی کوئی ترقی نہیں۔

۹۔ درختوں کے کیا فائدے ہیں؟

جواب: (1) درخت سایہ مہیا کرتے ہیں۔ (2) درخت سوختنی لکڑی مہیا کرتے ہیں۔
(3) درخت آکسیجن گیس پیدا کرتے ہیں۔
(4) درخت فضا کو صاف رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔
(5) درخت ماحول کی خوب صورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔
(6) درخت کئی طرح کے پھل مہیا کرتے ہیں۔
(7) درختوں سے فرنیچر اور تعمیراتی کاموں کے لیے لکڑی حاصل ہوتی ہے۔

۱۰۔ "ذرا" اور "ذرّہ" کا فرق جملوں میں استعمال سے واضح کریں۔

جواب: ذرا: ذرا سی توجہ میری طرف بھی دو اسی میں تمھارا بھلا ہے۔
ذرہ: اکرم نے میری نصیحت کی ذرہ برابر بھی پروا نہیں کی۔

۱۱۔ اُستاد اور شاگرد کے مابین "ماحولیاتی آلودگی" کے موضوع پر ایک مکالمہ لکھیں۔

جواب: استاد: اسلم! آپ آج لیٹ کیوں آرہے ہیں۔
شاگرد: جناب میں آرہا تھا کہ دیکھا کہ محلے کے لوگ گردونواح کی صفائی کر رہے ہیں میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔
استاد: محلے کے لوگ صفائی کس طرح کر رہے تھے۔
شاگرد: جناب وہ مٹی ڈال کر گڑھوں کو بھر رہے تھے اس کے علاوہ وہ گندگی کے ڈھیر اٹھا رہے تھے۔
استاد: اگر وہ یہ صفائی نہ کریں تو کیا نقصان ہو سکتا ہے؟
شاگرد: جناب گندگی کے ڈھیر ماحول کی آلودگی کا باعث بنتے ہیں۔ گڑھوں میں کھڑے پانی سے کھیاں اور مچھر پیدا ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے کئی بیماریاں پھیلتی ہیں۔
استاد: ماحولیاتی آلودگی میں اور کن چیزوں کا ہاتھ ہے۔
شاگرد: جناب بسوں اور کارخانوں کا دھواں بھی ماحول کو آلودہ کر دیتا ہے۔ زیادہ شور سے بھی آلودگی بڑھتی ہے۔ صاف پانی میں کارخانوں کا فاضل پانی جا ملے تو وہ بھی آلودہ ہو جاتا ہے۔ جو آبی حیات کے لیے نقصان دہ ہے۔
استاد: ماحولیاتی آلودگی کو کم کیسے کیا جا سکتا ہے؟
شاگرد: جناب ہمیں چاہیے کہ درخت زیادہ لگائیں۔ کارخانے آبادیوں سے دور لگنے چاہئیں۔ کارخانوں کا فاضل پانی صاف پانی میں نہیں گرنے دینا چاہیے۔ شاپنگ بیگز کو کم سے کم استعمال کریں۔
استاد: شاباش! اگر سارے لوگ آپ جیسی معلومات رکھیں اور ماحول کو صاف رکھنے کے لیے عملی طور پر حصہ لیں تو ہمارا ماحول صاف ستھرا اور آلودگی سے پاک ہو سکتا ہے۔

۱۲۔ دی گئی مثال کی روشنی میں تلازمات لکھیں:

الفاظ	تلازمات
سکول	اُستاد، ہیڈ ماسٹر، طالب علم، لائبریری، جماعت کے کمرے، ڈیسک، تختۂ تحریر
باغ	درخت، پھول، پھل، بلبل، مالی، پانی
اسپتال	ڈاکٹر، نرس، دوائیاں، مریض، بیڈ روم، ایمرجنسی، ایکسرے

سرگرمیاں: (i) حکومت شجرکاری کے ہفتے کا اعلان کرتی ہے۔ اس کا مقصد ملک میں زیادہ سے زیادہ پودے لگانا ہوتا ہے۔ شجرکاری کے ہفتے کے دوران میں ہر طالب علم ایک پودا لگائے۔ پودے کے ساتھ طالب علم کے نام، رول نمبر اور جماعت کو نمایاں طور پر لکھا جائے۔ طالب علم پودا لگانے کے بعد اسے بھول نہ جائے بلکہ اسے پانی وغیرہ دیتا رہے اور اس کی مناسب دیکھ بھال کرے۔ اس طرح سکول میں سیکڑوں نئے پودے پروان چڑھیں گے، جس سے سکول کے ماحول پر مثبت اثر پڑے گا

(ii) طالب علموں کو بات چیت کرنے کا موقع دیں۔ ان سے پوچھیں کہ وہ اپنے ماحول کو بہتر کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں

(iii) اس سبق میں زمین ہمیں بتاتی ہے کہ اُس پر کیا بیتی۔ اسے آپ بیتی کہتے ہیں۔ آپ "ایک پرانی کرسی کی آپ بیتی" لکھیں۔

جواب: ایک پرانی کرسی کی آپ بیتی: میں ایک کرسی ہوں اس وقت میرا بازو ٹوٹ چکا ہے اور مجھے سٹور میں رکھ دیا گیا ہے۔ جب میں بنائی گئی تھی۔ تو پہلے مجھے ایک لکڑی سے کاٹا گیا پھر میرے ٹکڑوں پر رندا پھیرا گیا۔ جب میرا ڈھانچہ تیار ہو گیا تو میرے اوپر پالش کی گئی۔ پھر سیٹ اور بیک کو نائیلون سے بن دیا گیا تب میں بہت خوب صورت لگ رہی تھی۔ ہر کوئی مجھ پر بیٹھنے کی کوشش کرتا۔ میں دل ہی دل میں بہت خوش ہوتی کہ ہر کوئی مجھے پسند کرتا ہے۔ آہستہ آہستہ میری رنگت بدلنے لگی۔ نائیلون بھی ٹوٹ گئی۔ ایک بار مجھے پھر بُن دیا گیا اور مجھ پر صاحب بیٹھتے رہے۔ ایک دن ایک ملازم نے مجھے اور میری کئی بہنوں کو ایک ساتھ اٹھایا ہوا تھا۔ شائد بوجھ زیادہ تھا۔ یا وہ آدمی کام سے تھکا ہوا تھا۔ اس نے مجھے زمین پر پٹک دیا۔ میری ایک ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ایک بازو بھی الگ ہو گیا۔ وہ آدمی مجھے ایک بڑھئی کے پاس لے گیا۔ لیکن میری ٹانگ پہلے کی طرح کام نہ کر سکی۔ جو کوئی مجھ پر بیٹھتا وہ گرنے سے بچنے کے لیے کسی دیوار کے ساتھ میری ٹیک لگا لیتا۔ آخر کار ایک دن دفتر کے انچارج نے مجھے سٹور میں پھینکنے کا حکم دیا۔ میں اب سٹور میں پڑی ہوں اور یہیں اللہ اللہ کر رہی ہوں۔ اب نہ کوئی مجھے اٹھاتا ہے نہ کوئی مجھ پر بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے۔

برائے اساتذہ کرام: طالب علموں کو اپنے گھر، گلی محلے، بازار، سکول، گاؤں یا شہر کو صاف ستھرا رکھنے کی تاکید کریں۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

میں ایک سیارہ ہوں۔ وہ سیارہ، جس پر آپ رہتے ہیں۔ دنیا والوں نے میرا نام زمین رکھا ہے۔ میں ہزاروں سال پہلے وجود میں آئی تھی۔ میں جس طرح آج نظر آتی ہوں، پہلے ایسی نہیں تھی۔ میرے سینے پر جنگلات تھے۔ ان جنگلوں میں ہر طرح کے جانور بھاگتے پھرتے۔ پرندے چہچہاتے۔ ہر طرف ہریالی اور شادابی تھی۔ درختوں سے وافر مقدار میں آکسیجن پیدا ہوتی۔ ہوا صاف ستھری تھی۔ فضا میں گردوغبار اور دھوئیں کا نام ونشان تک نہ تھا۔ دریاؤں اور سمندروں کا پانی صاف شفاف تھا۔ ہر طرح کی آبی مخلوق اس میں مزے سے رہتی۔ ماحول پُرسکون تھا۔ ہر کوئی یہاں خوش خوش رہتا تھا۔ پھر یوں ہوا کہ حضرتِ انسان نے میرا حلیہ بگاڑنا

Scanned with CamScanner

شروع کیا۔ درختوں پر کلھاڑے کے وار چلنے لگے۔ یہ درخت کاٹنے والے کتنے بے درد ہوتے ہیں! اُنھیں اس درد کا احساس کیوں نہیں ہوتا، جو کلھاڑا چلنے سے مجھے ہوتا ہے۔ جب بھی کوئی درخت کٹتا ہے، میں ٹھنڈی آہ بھر کے رہ جاتی ہوں، مگر انسان تو جیسے بہرا ہو گیا ہے، میری آہیں اور فریادیں اُس کے دل پر کچھ اثر نہیں کرتیں۔ دنیا والے کہتے ہیں، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان نے ترقی کی ہے۔ وہ پتھر کے زمانے سے ترقی کرتے کرتے ایٹمی دور میں پہنچ چکا ہے۔ اُس نے کارخانے بنا لیے ہیں۔ تیز رفتار گاڑیاں ایجاد کر لی ہیں۔ وہ پرندوں کی طرح ہواؤں میں اُڑتا پھرتا ہے۔ وہ سمندروں کے سینے پر ہی نہیں، زیرِ آب بھی تیر سکتا ہے۔ اُس نے کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار ادویات سے فصلوں کی پیداوار کئی گنا بڑھا لی ہے۔

1. جس سیارہ پر ہم رہتے ہیں اس کا نام ہے:
(a) عطارد (b) مریخ (c) زمین (d) چاند

2. زمین وجود میں آئی تھی:
(a) سیکڑوں سال پہلے (b) ہزاروں سال پہلے
(c) لاکھوں سال پہلے (d) کئی سو سال پہلے

3. پہلے پہل میرے سینے پر تھے:
(a) پہاڑ (b) سمندر (c) دریا (d) جنگلات

4. درختوں سے وافر مقدار میں کون سی گیس پیدا ہوتی ہے؟
(a) آکسیجن (b) کاربن ڈائی آکسائڈ (c) ہائیڈروجن (d) نائٹروجن

5. پہلے دریاؤں اور سمندروں کا پانی تھا:
(a) کثیف (b) گدلا (c) صاف شفاف (d) نیلا

6. زمین کا حلیہ بگاڑنے میں زیادہ ہاتھ کس کا ہے؟
(a) پرندوں کا (b) جانوروں کا (c) آبی جانوروں کا (d) حضرتِ انسان کا

7. انسان نے درخت کاٹنے شروع کیے:
(a) آری سے (b) کسی سے (c) تیشے سے (d) کلہاڑے سے

8. انسان ترقی کرتے کرتے ________ میں پہنچ چکا ہے:
(a) مشینی دور (b) خلائی دور (c) ایٹمی دور (d) کمپیوٹر کے دور

9. انسان نے بنالی ہیں:
(a) تیز رفتار گاڑیاں (b) کیمیائی کھادیں
(c) کیڑے مار ادویات (d) تمام جوابات درست ہیں

10. کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں سے فصلوں کی پیداوار بڑھی ہے:
(a) دوگنا (b) چارگنا (c) آٹھ گنا (d) کئی گنا

11. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) جنگلات کی کٹائی (b) زمین کی دہائی (c) انسان کی ترقی (d) زمین ایک سیارہ

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

اگر یہ سچ ہے تو کوئی اس سے پوچھے، میاں! ترقی اس کو کہتے ہیں تم نے کارخانوں سے پیداوار میں تو بے تحاشا اضافہ کر لیا، مگر کبھی ان کارخانوں کی چمنیوں سے اُٹھنے والا دُھواں بھی دیکھا ہے۔ کبھی اس طرف توجہ دی کہ یہ دھواں کس طرح میرے حسن کو خراب کر رہا ہے۔ تم برق رفتار گاڑیوں کی ایجاد پر اتراتے پھرتے ہو، کبھی ان گاڑیوں کے دُھوئیں پر بھی غور کیا کہ یہ کس طرح کثافت سے میرا دامن آلودہ کر رہا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اب تو میرے لیے سانس لینا بھی دُوبھر ہوتا جا رہا ہے۔ اُوپر سے ان گاڑیوں سے پیدا ہونے والا شور مجھے دن رات پریشان رکھتا ہے۔ اب تو میرے کانوں کے پردے پھٹ گئے ہیں۔ اور ہاں! جس ایٹم بم کی ایجاد پر تمھیں بڑا فخر ہے۔ کیا تم نے اس کے نقصانات کے بارے میں بھی کبھی سوچنے کی زحمت کی؟ بھول گئے ہیروشیما اور ناگاساکی پر ٹوٹنے والی تباہی کو؟ رہی بات کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار ادویات سے فصلوں کی پیداوار میں کئی گنا اضافے کی تو جناب کبھی تصویر کا دوسرا رُخ بھی تو دیکھیں۔ جب ان ادویات کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے تو ان کے مُضر اثرات میری فضاؤں کو زہر آلود کر دیتے ہیں۔ چھڑکاؤ کی گئی سبزیاں، پھلوں اور اناج سے تمھاری صحت پر کیا اثر پڑ رہا ہے، تمھیں اس کی ذرا فکر نہیں۔ تمھیں اپنی پروا نہیں تو ان بے زبان جانوروں کا کیا خیال ہوگا جو چھڑکاؤ کیا گیا چارا کھاتے ہیں۔ ایک اور بات یہ کہ تم لوگ کس قدر بے حس اور ظالم ہو گئے ہو۔ کارخانوں میں خطرناک اور نقصان دہ کیمیکل دھڑا دھڑ استعمال کرتے ہو، بعد میں یہی زہریلا کیمیکل ملا پانی نالوں میں بہا دیتے ہو۔ نالوں سے ہوتا ہوا یہ پانی دریاؤں میں جا گرتا ہے۔ بے چاری مچھلیاں اور پانی میں رہنے والے دوسرے جان دار جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں مگر کیا مجال جو تمھارے کان پر کبھی جُوں تک رینگی ہو۔ بات یہیں ختم نہیں ہوتی، جب یہ زہریلا پانی پالتو مویشی پیتے ہیں، تو وہ بھی مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہی پانی جب فصلوں کو لگتا ہے، تو اُن پر بھی اپنا اثر دکھاتا ہے۔ مگر تمھیں اس سے کیا؟ تمھیں تو کارخانے رواں دواں رکھنے ہیں، چاہے اس سے تمام آبی مخلوق موت کے مُنھ میں کیوں نہ چلی جائے۔

12. زمین پر آلودگی کا باعث ہیں:
(a) کارخانے (b) برق رفتار گاڑیاں
(c) کیڑے مار ادویات (d) تمام جوابات درست ہیں

13. ایٹم بم پھینکا گیا تھا:
(a) ناگاساکی پر (b) ہیروشیما پر
(c) دونوں جواب درست ہیں (d) کوئی جواب درست نہیں

14. زمین کو پریشان کرنے والی کیا چیز ہے:
(a) کیمیائی کھادیں (b) کیڑے مار ادویات
(c) گاڑیوں سے پیدا ہونے والا شور (d) ایٹم بم

15. چھڑکاؤ کی گئی سبزیاں، پھل اور اناج انسانی صحت کے لیے:
(a) مضر ہیں (b) مفید ہیں (c) فائدہ مند (d) بہت ضروری ہیں

16. آبی مخلوق اور مچھلیاں موت کے منہ میں چلی جاتی ہیں:
(a) دریائی پانی سے (b) زہریلے کیمیکل ملے پانی سے
(c) کارخانوں کے دھوئیں سے (d) گاڑیوں کے شور سے

17. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) آلودگی (b) آبی آلودگی (c) فضائی آلودگی (d) انسانی ترقی اور آلودگی

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق "میری آواز سنو" کا خلاصہ اپنے لفظوں میں تحریر کریں۔

جواب 1: زمین نے اپنی کہانی خود اپنی زبانی سنائی ہے۔ زمین پہلے بہت ہری بھری تھی۔ لیکن حضرت انسان نے آہستہ آہستہ اس کی ہریالی کو ختم کرنا شروع کیا۔ جب زمین پر درختوں کی کمی ہو گئی تو آلودگی پھیلنے لگی۔ انسان نے ایسی ایسی چیزیں ایجاد

downloaded from https://infohubhrmsissed.com

Scanned with CamScanner

ہیں۔ جن کی بدولت آلودگی میں اضافہ ہوا اور زمین کا حسن ماند پڑنے لگا۔ انسان نے ہوائی جہاز، کارخانے حتیٰ کہ ایٹم بم تک بنا لیے۔ پیداوار زیادہ لینے کے لیے مہلک دوائیاں بنالیں ان سب نے قدرتی ماحول کو اور نقصان پہنچایا اب ایک ہی راستہ ہے کہ ہر طالب علم زمین میں ایک پودا لگائے کروڑوں درخت جب پروان چڑھیں گے تو دنیا کا حسن بحال ہو جائے گا۔ بڑے یوم ارض رسمی طور پر نہ منائیں۔ وہ ان خطرات سے سب کو آگاہ کریں جو زمین کو آلودگی سے درپیش ہیں۔

سبق نمبر 12

سب سے اونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ہفتہ	سات دن	کوہستان نمک	نمک کے پہاڑ	تمنا	خواہش
اختتام	خاتمہ	آب وتاب	چمک دمک	اختتام	ختم ہونا
باوقار	باعزت	پُروقار	عزت سے بھرپور	علامت	نشانی
مہارت	مشق	مرحلہ	وقتِ مقررہ	چاق چوبند	چست، توانا
چابک دستی	ہنرمندی، ہوشیاری	انداز	طریقہ	خودمختاری	آزادی
ایک چوتھائی	چوتھا حصہ	نمائندگی کرنا	ظاہر کرنا	ڈیزائن	نمونہ
راہبر	راستہ دکھانے والا	ہلال	پہلی رات کا چاند	گامزن	چلنے والا
لازماً	ضروری طور پر	اہم بات	ضروری بات	تناسب	نسبت
توہین	ہتک، بے عزتی	اہتمام	انتظام	مصنوعی	اپنی بنائی ہوئی
شخصیت	کردار	عمدہ	اچھی اچھی	نکتہ	اہم بات
دل وجان سے	بہت زیادہ	پاؤں تلے روندنا	پاؤں تلے کچلنا	باوردی	وردی پہنے
رینجرز	سوار فوجی	مخصوص	خاص	تناسب	مقدار
شناخت	پہچان	تقریب	موقع	نمائندگی	ترجمانی
ملی نغمہ	وطن کا گیت	اقلیت	تعداد میں کم	پُرجوش	جوش سے بھرا ہوا
بالآخر	آخرکار	سبز ہلالی	سبز رنگ کا، چاند والا	گونج	آواز کی باز گشت
ستون	اہم رکن				

سبق کا خلاصہ

سکول کی ساتویں جماعت نے کسی قابلِ دید مقام کی سیر کا پروگرام بنایا اتفاق سے یہ پروگرام واہگہ بارڈر پر پرچم اتارنے کی تقریب دیکھنے کا تھا۔ ساتویں جماعت اپنی استانی مس ممتاز کے ساتھ وقت پر وہاں پہنچ گئی۔ ہر طرف پاکستان کے ساتھ محبت کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔ اس کے علاوہ لاؤڈ سپیکر پر قومی پرچم کا ترانہ گونج رہا تھا۔ پاکستان رینجرز کے نوجوانوں نے پرچم اتارا اور ایک طشتری میں رکھ کر ادب و احترام کے ساتھ اندر لے گئے۔ بعد میں مس ممتاز نے کلاس کو قومی پرچم کے احترام کے بارے میں بتایا اور بچوں کے سوالوں کے جواب دیے۔ مس نے بتایا کہ قومی پرچم کسی قوم کی پہچان ہوتا ہے۔ ہمارا قومی پرچم سبز اور سفید رنگ کا ہے۔ جس پر چاند ستارہ بھی ہے۔ قومی پرچم کا ادب و احترام لازمی ہے۔ اسے پاؤں میں نہیں گرانا چاہیے۔ رات کو نہیں لہرانا چاہیے۔ اتارتے وقت اور لہراتے وقت باوردی لوگوں کو اسے سلیوٹ کرنا چاہیے۔ طالبات نے سیر سے لطف بھی اٹھایا اور کئی ایک معلومات بھی حاصل کیں۔

سبق کا مرکزی خیال

پرچم کسی بھی قوم کی سربلندی اور عظمت کی علامت ہوتا ہے۔ قومی پرچم کسی بھی ملک کی پہچان اور شناخت ہوتا ہے۔ ہمارا پرچم ہماری آزادی اور خودمختاری کا نشان ہے۔ ہمیں قومی پرچم کا ادب کرنا چاہیے۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ ان سوالوں کے جواب دیں۔

(i). کیا غلام قوموں کا بھی پرچم ہوتا ہے؟

جواب: غلام قوموں کا کوئی پرچم نہیں ہوتا۔

(ii). ہمارے قومی پرچم پر بنا ہوا چاند اور ستارہ کس بات کی علامت ہیں؟

جواب: ہمارے پرچم پر چاند کا نشان ہماری مستقبل کی ترقی کے بارے میں بتاتا ہے جب کہ ستارہ اپنے پانچ کونوں کی وجہ سے اسلام کے پانچ ارکان کو ظاہر کرتا ہے۔ یعنی کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج۔

(iii). پاکستانی پرچم کا ڈیزائن کس نے تیار کیا تھا؟

جواب: پاکستانی پرچم کا ڈیزائن امیر الدین قدوائی نے بنایا تھا۔

Scanned with CamScanner

(iv). پانچ کونوں والے ستارے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: پانچ کونوں والا ستارہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کو ظاہر کرتا ہے یعنی کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔

(v). کس عمارت پر پرچم کو رات کے وقت مصنوعی روشنی کی بدولت روشن رکھا جاتا ہے؟

جواب: پارلیمنٹ ہاؤس وہ عمارت ہے جہاں پرچم کو مصنوعی روشنی کی بدولت رات کو روشن رکھا جاتا ہے اور پرچم اتارا نہیں جاتا۔

(vi). "رہبر ترقی و کمال" سے کیا مراد ہے؟

جواب: ستارے اور ہلال والا پرچم ہماری ترقی کا راہبر ہے۔ ہلال پہلی رات کے چاند کو کہا جاتا ہے۔ جس طرح یہ ترقی کرتے کرتے پورا چاند یعنی بدر بن جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے فضل و کرم سے ہمارا وطن بھی ترقی کے راستے پر گامزن رہے گا اور کمال تک پہنچے گا۔

۲۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. طالبات دیکھنے گئیں:

(الف) ہرن مینار (ب) چھانگا مانگا (ج) واہگہ کی سرحد (د) منگلا ڈیم

2. پرچم پر سبز رنگ ہوتا ہے:

(الف) ایک چوتھائی (ب) ایک تہائی (ج) دو تہائی (د) تین چوتھائی

3. ہلال کہتے ہیں:

(الف) پہلی رات کے چاند کو (ب) دسویں رات کے چاند کو

(ج) چودھویں رات کے چاند کو (د) آخری رات کے چاند کو

4. رات کے وقت پرچم نہیں اُتارا جاتا:

(الف) گورنر ہاؤس سے (ب) وزیرِ اعلیٰ ہاؤس سے

(ج) وزیرِ اعظم ہاؤس سے (د) پارلیمنٹ ہاؤس سے

۳۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

الفاظ	واحد	جمع
طالبہ		طالبات
تقریب		تقریبات
مرحلہ		مراحل
شکل		اشکال
نکتہ		نکات
فرض		فرائض
وطن		اوطان
آداب	ادب	
اقوام	قوم	

۴۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب
فضا	فِضَا
ہلال	ہِلَال
ادب	اَدَبْ
احترام	اِحْتِرَام
اختتام	اِخْتِتَام
طالبات	طَالِبَاتْ
شکل	شَکْل
شناخت	شَنَاخْتْ
دکان	دُکَانْ
بارش	بَارِشْ
توجہ	تَوَجُّہْ

۵۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد
بلندی	پستی
طلوع	غروب
اختتام	آغاز
ترقی	تنزلی
مصنوعی	قدرتی

۶۔ جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے:

الفاظ	جملے
کان پڑی آواز سنائی نہ دینا	ڈھول بجانے کا مقابلہ ہو رہا تھا لیکن اتنا شور تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔
آب و تاب	بارش کے بعد سورج کی آب و تاب دیکھنے کے قابل تھی۔
چابک دستی	ڈرائیور نے گاڑی کو نہایت چابک دستی سے دائیں طرف موڑا اور ایک بڑے حادثے سے بچ گیا۔
ادب و احترام	اساتذہ کا ادب و احترام تمام طلبا پر فرض ہے۔

۷۔ قومی پرچم کے آداب پر ایک پیراگراف لکھیں۔

جواب: ہمارا قومی پرچم سبز اور سفید رنگ کا ہے اس پر چاند ستارہ ہمارے روشن مستقبل کی نشانی ہے۔ قومی پرچم کو رات کے وقت نہیں لہرائے رہنے دینا چاہیے۔ صرف سورج نکلنے سے غروب ہونے تک اس کے لہرانے کا وقت مقرر ہے۔ خاص ایام مثلاً یوم پاکستان، یوم آزادی پر جب کاغذ اور پلاسٹک کی قومی پرچم جیسی جھنڈیاں ہر جگہ لہرائی جاتی ہیں۔ تب بھی ان جھنڈیوں کو پاؤں تلے مسلے جانے سے بچانا چاہیے۔ جھنڈے کو لہراتے وقت باوردی لوگ اسے سیلوٹ کریں جب کہ عام لوگ سیدھے کھڑے رہیں جیسے "ہوشیار باش" کی حالت میں کھڑے ہوا جاتا ہے۔ قومی پرچم پر کوئی تحریر نہیں ہونی چاہیے اور نہ ہی اس پر کوئی تصویر چھاپی جائے۔

downloaded from https://informbhmsissed.com

Scanned with CamScanner

۸۔ دی گئی مثال کے مطابق لفظوں کو ملائیے:

الفاظ		جواب
تعلیمی	وکرم	تعلیمی وتفریحی
عزت	وکمال	عزت ووقار
ترقی	وجان	ترقی وکمال
ستارہ	وتفریحی	ستارہ وہلال
فضل	وہلال	فضل وکرم
دل	ووقار	دل وجان

۹۔ دی گئی مثال مطابق جملے بنا کر متشابہ الفاظ کا فرق واضح کریں:

الفاظ	معانی	جملے
اَلَم	غم	رنج والم زندگی کا حصہ ہیں، انھیں صبر سے برداشت کرنا چاہیے۔
عَلَم	جھنڈا	ہم حق وصداقت کا علم بلند رکھیں گے
حلال	جائز	بکرا ایک حلال جانور ہے۔
ہلال	پہلی رات کا چاند	ہلال عید بچوں کے لیے کیا خوشیاں لاتا ہے۔
نکتہ	اہم بات	گفتگو کے دوران میں نے یہ نکتہ آپ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ والدین کی خدمت بہت بڑی عبادت ہے۔
نقطہ	(.) کا نشان	اللہ اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نام بغیر نقطہ کے ہیں۔

۱۰۔ اس سبق میں ایک لفظ ''حیرانی'' استعمال ہوا ہے۔ عام طور پر لوگ اسے ''حیرانگی'' لکھتے اور بولتے ہیں۔ یاد رکھیے ''حیرانگی'' غلط ہے۔ ذیل میں چند ایسے الفاظ دیے جاتے ہیں، جن کے آخر میں ''گی'' آتا ہے۔ سادہ سے سادگی، پاکیزہ سے پاکیزگی، سنجیدہ سے سنجیدگی، زندہ سے زندگی، بندہ سے بندگی، درندہ سے درندگی، بے چارہ سے بے چارگی وغیرہ۔ آپ نے دیکھا جن الفاظ کے آخر میں ''ہ'' آتی ہے۔ ہم ان میں سے ''ہ'' کو ہٹا کر ''گی'' کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جو الفاظ ''ہ'' پر ختم نہیں ہوتے، اُن کے آخر میں صرف ''ی'' بڑھائی جاتی ہے مثلاً حیران سے حیرانی، درست سے درستی، ناراض سے ناراضی، لاچار سے لاچاری، خوار سے خواری

سرگرمیاں: (i) طالب علموں سے کہیں کہ وہ باقاعدہ پیمائش کر کے چارٹوں پر پاکستانی پرچم بنائیں۔ ایک چوتھائی حصہ سفید ہو جب کہ تین چوتھائی حصہ سبز ہو۔ یہ چارٹ جماعت کے کمرے میں آویزاں کیے جائیں۔

(ii) سکول میں یوم آزادی کی تقریب منعقد کی جائے۔ طالب علموں سے کہا جائے کہ وہ اس تقریب کی رُوداد لکھیں۔

(iii) اس سبق میں ایک لفظ ''ان شاء اللہ'' استعمال ہوا ہے۔ چوں کہ یہ لفظ قرآن پاک میں بھی آیا ہے، اس لیے اسے قرآنی املا کے مطابق لکھنا زیادہ مناسب ہے۔ ''ان'' اور ''شا'' کو ملا کر نہ لکھنا بہتر ہے۔

(iv) سکول میں طلبہ و طالبات کو قومی پرچم لہرانا سکھایا جائے۔

(v) طالب علموں کو واہگہ کی سرحد پر پرچم اُتارنے کی تقریب دکھانے کا اہتمام کیا جائے۔ بعد میں طالب علموں سے اس تقریب کے بارے میں زبانی اظہار خیال کرنے کو کہا جائے۔

برائے اساتذہ کرام: طالب علموں ۱۴ اگست یا دیگر قومی تہواروں پر سکول میں لگائی گئی جھنڈیوں کا احترام کرنا سکھائیں۔

معروضی سوالات
(برطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

مریحہ ساتویں جماعت میں پڑھتی ہے۔ پچھلے دو ہفتوں سے اُس کی جماعت تعلیمی وتفریحی سیر کا پروگرام بنا رہی تھی۔ کوئی طالبہ منگلا ڈیم دیکھنا چاہتی تھی تو کوئی کوہستان نمک کھیوڑہ دیکھنے کی شوقین تھی۔ کوئی ہرن مینار دیکھنے کی خواہش ظاہر کر رہی تھی تو کوئی چھانگا مانگا کے جنگل کی سیر کرنے کی تمنا رکھتی تھی۔ لڑکیوں سے سیر کے لیے کسی ایک مقام کا فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا۔ بالآخر سب طالبات نے فیصلے کا حق اپنی پیاری اُستانی مِس ممتاز کو دے دیا۔ مِس ممتاز نے کہا: پیارے بچو! ان شاء اللہ ہم لاہور جائیں گے۔ وہاں مینار پاکستان، بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ دیکھنے کے بعد ہم سہ پہر کو واہگہ کی سرحد پر جائیں گے اور پرچم اُتارنے کی تقریب دیکھیں گے۔ مقررہ دن وہ سہ پہر کے وقت واہگہ کی سرحد پر پہنچ گئے۔ فضا ملی نغموں سے گونج رہی تھی۔ لوگ بہت پرجوش دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ''پاکستان کا مطلب کیا، لا الٰہ الا اللہ'' اور ''پاکستان زندہ باد'' کے نعرے لگا رہے تھے۔ لاؤڈ اسپیکر کی آواز اور لوگوں کے نعروں کے باعث کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ لاؤڈ اسپیکر پر نغمہ گونج رہا تھا:

چاند روشن چمکتا ستارا رہے
سب سے اُونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے

لوگ اس نغمے پر جھوم رہے تھے۔ ہزاروں لوگوں کے ہاتھوں میں پاکستانی جھنڈے اور جھنڈیاں تھیں۔ وہ انھیں فضا میں لہرا رہے تھے۔ سامنے واہگہ کے سرحدی دروازے پر سبز ہلالی پرچم پوری آب و تاب کے ساتھ لہرا رہا تھا۔ سُورج غروب ہونے کو تھا۔ اب پرچم اُتارنے کا مرحلہ آن پہنچا تھا۔ پاکستان رینجرز کے چاق چوبند جوانوں نے بڑے ادب واحترام کے ساتھ پرچم کی رسی کو آہستہ آہستہ نیچے کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ پرچم نیچے آتا گیا۔ جب پرچم اتنا نیچے آ گیا کہ اسے ہاتھ میں پکڑا جا سکے تو پاکستان رینجرز کے جوانوں نے کمال چابک دستی اور مہارت کے ساتھ پرچم کو تہ کیا، ادب کے ساتھ ٹرے میں سجایا اور باوقار انداز میں چلتے ہوئے کمرے میں چلے گئے۔ یوں یہ پُرجوش اور پُروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

1. مریحہ کس جماعت میں پڑھتی ہے:
(a) پانچویں (b) چھٹی (c) ساتویں (d) آٹھویں

2. مریحہ کی جماعت کب سے تعلیمی سیر کا پروگرام بنا رہی تھی:
(a) کچھ دنوں سے (b) پچھلے دو ہفتوں سے (c) ایک مہینے سے (d) کل سے

3. کھیوڑہ مشہور ہے:
(a) منگلا ڈیم کے لیے (b) کوہستان نمک کے لیے
(c) ہرن مینار کے لیے (d) جنگلات کے لیے

Scanned with CamScanner

4. مس ممتاز نے سیر کے لیے مقام چنا:
(a) کھیوڑہ (b) شیخوپورہ **(c) لاہور** (d) چھانگا مانگا

5. لڑکیوں نے لاہور کے جس مقام کی سیر کی:
(a) مینارِ پاکستان (b) بادشاہی مسجد (c) واہگہ بارڈر **(d) ان تمام کی**

6. لاؤڈ سپیکر پر نغمہ گونج رہا تھا:
(a) پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ
(b) اے مردِ مجاہد جاگ ذرا اب وقتِ شہادت ہے آیا
(c) چاند روشن چمکتا ستارہ رہے (d) میرا پاکستان ہے یہ تیرا پاکستان ہے

7. پرچم اتارنے کی تقریب منعقد ہوتی ہے:
(a) دوپہر کو (b) صبح سویرے (c) سہ پہر کو **(d) غروب آفتاب کے قریب**

8. جن جوانوں نے پرچم کو اتارنا شروع کیا ان کا تعلق تھا:
(a) پاکستان آرمی سے (b) پنجاب پولیس سے
(c) پاکستان رینجرز سے (d) پاکستان ائیرفورس سے

9. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) سیر کا پروگرام (b) واہگہ بارڈر پر آمد
(c) واہگہ بارڈر اور چھانگا مانگا **(d) پرچم اتارنے کی تقریب**

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

میڈم: سائرہ بیٹی! آپ نے بالکل ٹھیک کہا۔ البتہ یاد رکھیے، اقوام متحدہ کی عمارات پر اقوام متحدہ کا پرچم باقی پرچموں سے اُونچا لہراتا ہے، باقی بھی ممالک کے پرچم ایک ہی اونچائی پر لہراتے ہیں۔ اگر کسی ادارے کے ساتھ قومی پرچم لہرایا جائے تو قومی پرچم لازماً اُونچا رکھا جائے گا۔ بانس کے ساتھ پرچم کا سفید رنگ والا حصہ آئے گا۔ پرچم کے آداب میں ایک نہایت اہم بات یہ ہے کہ اسے پاؤں، جوتوں، زمین یا کسی بھی گندی چیز سے چھونے سے بچانا ضروری ہے۔ اسی طرح پرچم کو طلوعِ آفتاب کے بعد لہرانا چاہیے اور غروبِ آفتاب سے پہلے اُتار لینا چاہیے۔ کسی صورت پرچم پر رات کا سایہ نہیں پڑنے دینا چاہیے۔ یہاں میں آپ کو یہ بتانا بھی ضروری خیال کرتی ہوں کہ پاکستان میں ایک عمارت ایسی بھی ہے جہاں رات کے وقت بھی پرچم لہرایا جاتا ہے۔

بہت سی طالبات: (حیرانی کے ساتھ) میڈم! وہ کون سی عمارت ہے؟

میڈم: بھئی یہ پارلیمنٹ ہاؤس ہے۔ یہاں رات کو بھی پرچم لہراتا رہتا ہے لیکن ایک خاص اہتمام کے ساتھ اور وہ یہ کہ مصنوعی روشنی کے ساتھ پرچم کو روشن رکھا جاتا ہے۔

نائلہ: میڈم! ہم ۱۴ اگست کو اپنے گھروں، دکانوں، عمارتوں پر قومی پرچم لہراتے ہیں مگر یہ پرچم رات کے وقت نہیں اُتارتے۔

میڈم: بیٹی! لوگوں کو معلوم ہی نہیں کہ پرچم کے آداب کیا ہیں۔ اگر انھیں معلوم ہو کہ رات کے وقت لہراتا پرچم کی توہین ہے تو یقین ہے کوئی ایسا نہ کرے۔

عائشہ: میڈم! ۱۴ اگست کو ہم اپنے سکولوں، بازاروں اور گھروں کو کاغذ کی جھنڈیوں سے بھی سجاتے ہیں۔ ہم ان جھنڈیوں کو اُتارنا بھول جاتے ہیں۔ ہوا کے چلنے سے یا بارش کی وجہ سے یہ جھنڈیاں زمین پر گرتی رہتی ہیں۔ آپ نے ابھی بتایا ہے جھنڈے کا زمین یا جوتوں سے چھونا ادب کے خلاف ہے، لیکن ہم تو اس کا خیال ہی نہیں رکھتے۔

میڈم: آپ نے ایک بہت اہم نکتے کی طرف ہماری توجہ دلائی ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ جہاں کپڑے سے بنے ہوئے جھنڈے کا ادب کریں، وہاں کاغذ یا پلاسٹک کے بنے ہوئے جھنڈوں یا جھنڈیوں کا بھی دل و جان سے ادب و احترام کریں۔ جھنڈیوں کو زمین پر گرانا اور انھیں پاؤں تلے روندنا بہت بُری بات ہے۔ جھنڈیاں لگانے والوں کو اس بات کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے کہ کوئی جھنڈی نیچے نہ گرے۔ اسی طرح قومی پرچم پر کوئی لفظ یا تصویر نہ بنائی جائے۔ اسی طرح پرچم کو جلانا بھی اس کی توہین ہے۔ پرچم لہراتے وقت باوردی لوگ پرچم کو سیلوٹ کرتے ہیں جب کہ دوسرے لوگ بھی "ہوشیار باش" کی حالت میں باادب کھڑے رہتے ہیں۔ تمام طالبات نے مس ممتاز کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے اتنی عمدہ باتیں بتائیں۔ سب نے دل سے وعدہ کیا کہ وہ پرچم کے ان آداب کا ہمیشہ خیال رکھیں گی۔

21. اقوام متحدہ کی عمارت پر اقوام متحدہ کا پرچم ہوتا ہے:
(a) سب سے بلند (b) سب کے برابر (c) سب سے نیچے (d) دوسرا کوئی اور پرچم نہیں ہوتا

22. عام جگہوں پر قومی پرچم رات کو:
(a) لہرانا چاہیے **(b) نہیں لہرانا چاہیے**
(c) دونوں جواب درست ہیں (d) کوئی جواب درست نہیں

23. کون سی عمارت پر رات کو بھی قومی پرچم لہراتا رہتا ہے:
(a) ایوانِ صدر (b) وزیراعظم ہاؤس **(c) پارلیمنٹ ہاؤس** (d) جی ایچ کیو

24. کاغذی جھنڈیوں کے گرنے کی بات کس نے کی:
(a) سائرہ نے (b) نائلہ نے **(c) عائشہ نے** (d) کسی نے بھی نہیں

25. قومی پرچم کی توہین ہے:
(a) قومی پرچم پر تصویر بنانا یا کچھ لکھنا (b) پرچم کو جلانا
(c) پاؤں تلے روندنا **(d) تمام جوابات درست ہیں**

26. پرچم کو سیلوٹ کرتے ہیں:
(a) عام لوگ (b) طالب علم (c) فوج کے ملازم **(d) باوردی لوگ**

27. عام لوگ پرچم لہراتے وقت کس حالت میں ہوتے ہیں:
(a) نیچے بیٹھ جاتے ہیں (b) آرام باش کی حالت میں
(c) ہوشیار باش کی حالت میں (d) جس طرح چاہیں کھڑے ہو سکتے ہیں

28. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) پرچم اور جھنڈیاں **(b) قومی پرچم کا احترام**
(c) 14 اگست اور پرچم (d) واہگہ بارڈر کی سیر

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق "سب سے اونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے" کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب 1: خلاصہ "سب سے اونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے"

سکول کی ساتویں جماعت نے کسی قابلِ دید مقام کی سیر کا پروگرام بنایا، اتفاق سے یہ پروگرام واہگہ بارڈر پر پرچم اتارنے کی تقریب دیکھنے کا تھا۔ ساتویں جماعت اپنی استانی مس ممتاز کے ساتھ وقت پر وہاں پہنچ گئی۔ ہر طرف پاکستان کے ساتھ محبت کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔ اس کے علاوہ لاؤڈ سپیکر پر قومی پرچم کا ترانہ گونج رہا تھا۔ پاکستان رینجرز کے نوجوانوں نے پرچم اتارا اور ایک طشتری میں رکھ کر ادب و احترام کے ساتھ اندر لے گئے۔ بعد میں مس ممتاز نے کلاس کو قومی پرچم کے احترام کے بارے میں بتایا اور بچوں کے سوالوں کے جواب دیے۔ مس نے بتایا کہ قومی

Scanned with CamScanner

پرچم کسی قوم کی پہچان ہوتا ہے۔ ہمارا قومی پرچم سبز اور سفید رنگ کا ہے۔ جس پر چاند ستارہ بھی ہے۔ قومی پرچم کا ادب و احترام لازمی ہے۔ اسے پاؤں میں نہیں گرانا چاہیے۔ رات کو نہیں لہرانا چاہیے۔ اتارتے وقت اور لہراتے وقت باوردی لوگوں کو اسے سلیوٹ کرنا چاہیے۔ طالبات نے سیر سے لطف بھی اٹھایا اور کئی ایک معلومات بھی حاصل کیں۔

سبق نمبر 13

کیے جاؤ کوشش مرے دوستو!

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اضطراب	بے چینی	توقع	امید
ٹھٹکنا	حیرانی یا خوف سے رک جانا	جھجکنا	شرمانا، ہچکچانا
سِل	مسالا پیسنے کا پتھر	قلق	افسوس، رنج
کام فرمانا	کام میں لانا	مُتصل	مسلسل، لگاتار
لٹیا ڈبونا	کام بگاڑنا، بے عزت کرنا	سبقت	آگے بڑھنا، کامیاب ہونا
رمق	آخری سانس	توقع	امید
بے شبہ	یقیناً	مستقل	پکے ارادے والے
گھبرانا	پریشان ہونا	طاق میں رکھنا	الگ رکھ دینا، بھول جانا
بازی	کھیل	طاق	محراب دار، ڈھاٹ
خیر	بہتری، بھلائی	متصل مستقل	لگاتار برابر
ورق	صفحہ	پتھر کی سِل	پتھر کا ٹکڑا
کوشش	محنت / جدوجہد	پچھتانا	افسوس کرنا
بہتر	اچھا	سبقت لے جانا	آگے نکل جانا

نظم کا خلاصہ

اس نظم میں شاعر نے محنت، کوشش اور جدوجہد کا سبق دیا ہے۔ شاعر دوستانہ انداز میں مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اپنا کام چھوڑ کر کبھی نہ بیٹھو، نہ کام سے بھاگو بلکہ کوشش کرتے رہو۔ پتھر پر بھی مسلسل پانی پڑنے سے اثر ضرور پڑتا ہے اسی طرح اگر تم بھی کسی کام کو مستقل مزاجی سے کرو گے تو نتیجہ ضرور اچھا نکلے گا۔ اگرچہ سبق مشکل ہے مگر اس کو مشکل سوچ کر پریشان ہونے کی بجائے اُسے بار بار پڑھو۔ جب تک کہ اچھی طرح یاد نہ ہو جائے۔ اگر کتاب چھوڑ کر بیٹھ جاؤ گے تو کل امتحان میں کیا جواب دو گے۔ اس لیے نہ پڑھنے سے پڑھنا بہتر ہے کہ اس طرح تم ایک نہ ایک دن ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔ تمہاری محنت رنگ لائے گی۔ کبھی بھی اپنے کام سے نہ گھبراؤ، نہ جھجکو اور نہ کسی بات پہ پچھتاؤ۔ بس کام کیے جاؤ اور کوشش کرتے رہو۔

نظم کا مرکزی خیال

زندگی میں کامیاب ہونے کے لیے کام سے لگن، محنت جدوجہد اور کوشش کرنا بہت ضروری ہے۔ ہمت ہارنے کی بجائے انسان کو مسلسل جدوجہد کرنی چاہیے تا کہ اُسے کام کا بہتر نتیجہ ملے۔

اشعار کی تشریح

دُکاں بند کر کے رہا بیٹھ جو		تو دی اُس نے بالکل ہی لٹیا ڈبو
نہ بھاگو کبھی چھوڑ کر کام کو		توقع تو ہے خیر جو ہو سو ہو

کیے جاؤ کوشش، مرے دوستو!

تشریح: اس بند میں شاعر کام کرنے کی عادت اپنانے کا درس دیتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جو اپنا کام چھوڑ کر بیٹھ گیا۔ یعنی جس نے محنت کو چھوڑ کر تساہل اور سستی اختیار کی تو سمجھ لو کہ اُس نے اپنا بے حد نقصان کیا۔ گویا اپنا سب کچھ ختم کر لیا۔ اس لیے بہتری اسی میں ہے کہ کبھی بھی کام کو چھوڑ کر نہ بھاگو۔ کام سے کبھی بھی کنارا کشی اختیار نہ کرو۔ پھر اُمید یہی ہے کہ جو ہوگا وہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ اس لیے اے میرے دوستو کسی نہ کسی کام کی کوشش کیے جاؤ۔

جو پتھر پہ پانی پڑے متصل		تو بے شبہ گھس جائے پتھر کی سِل
رہو گے اگر تم یونہی مستقل		تو اک دن نتیجہ بھی جائے گا مل

کیے جاؤ کوشش، مرے دوستو!

تشریح: شاعر اس بند میں محنت کے جذبے کو بیدار کرنے کے لیے ایک بہت خوبصورت مثال دیتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اگر تم کسی پتھر پر بھی مسلسل پانی گراتے جاؤ تو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ پتھر کا ٹکڑا بھی مسلسل پانی کے گرنے سے گھس جائے گا یعنی پتھر میں فرق آ جائے گا۔ بالکل اسی طرح اگر تم کسی بھی کام کو استقامت اور مستقل مزاجی سے کرو گے تو ایک نہ ایک دن نتیجہ ضرور مل جائے گا۔ تاریخ گواہ ہے کہ انسان نے لگاتار اور مسلسل محنت و مشقت سے پتھروں، چٹانوں اور پہاڑوں کو بھی کاٹ کاٹ کر شاہراہیں بنائیں، شہر بسائے، اور راستے نکالے۔ اس لیے اے میرے دوستو تم بھی مستقل مزاجی کے ساتھ کام کو مسلسل کیے جاؤ۔

یہ مانا کہ مشکل بہت ہے سبق		بُرا ہے مگر اضطراب اور قلق
دوبارہ پڑھو، پھر پڑھو ہر ورق		پڑھے جاؤ جب تک ہے باقی رمق

کیے جاؤ کوشش، مرے دوستو!

تشریح: اس بند میں شاعر خصوصی طور پر طالب علموں کو محنت کا درس دیتا ہے کہ اگرچہ تمہیں ملنے والا سبق بہت مشکل ہے۔ مگر یہ سوچ سوچ کر کہ سبق بہت مشکل ہے پریشان اور بے چین رہنا بہت بری بات ہے۔ اگر سبق مشکل ہے تو اسے بار بار پڑھو۔ سبق کے ہر صفحے کو دہراؤ اور اُس وقت تک پڑھتے جاؤ جب تک کہ کوئی کسر باقی نہ رہے۔ اسی طرح اے میرے دوستو مشکل سبق دیکھ کر گھبرانے کی بجائے ہمیشہ

Scanned with CamScanner

کوشش کرتے رہو جب تک کہ کام آسان نہیں ہو جاتا۔ مسلسل محنت کرتے رہو اس کا نتیجہ بہت اچھا ملے گا۔

اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب		تو کیا دو گے کل امتحاں میں جواب
نہ پڑھنے سے بہتر ہے پڑھنا جناب		کہ ہو جاؤ گے ایک دن کامیاب

کیے جاؤ کوشش ، مرے دوستو!

تشریح: شاعر طالب علموں کو تنبیہ کرتے ہوئے آنے والے وقت کے بارے میں خبردار کرتا ہے کہ اگر تم نے پڑھنے کی بجائے کتاب کو طاق میں رکھ دیا تو کل امتحان میں کیا جواب دو گے۔ امتحان میں پوچھے گئے سوالات کے بارے میں تمھیں کچھ بھی معلوم نہ ہوگا۔ اس لیے جناب نہ پڑھنے سے بہتر ہے کہ پڑھا جائے۔ کتاب کو سمجھا جائے سبق کو اچھے طریقے سے یاد کیا جائے۔ اس طرح ان شاء اللہ تم ایک دن ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس لیے اے میرے دوستو کوشش، محنت اور جدو جہد کرتے رہو۔

جو بازی میں سبقت نہ لے جاؤ تم		خبردار! ہرگز نہ گھبراؤ تم
نہ تلملو، نہ جھجکو، نہ پچھتاؤ تم		ذرا صبر کو کام فرماؤ تم

کیے جاؤ کوشش، مرے دوستو!

تشریح: اگر تم دوسروں سے آگے نہیں بڑھ سکے تو خبردار! اس بات سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تم نہ حیران ہو کر رک جاؤ نہ شرماؤ اور نہ ہی افسوس کرو۔ بس صبر، تحمل اور استقامت سے کام کرتے رہو اور کام مکمل کر، تمہارا کام بھی مکمل ہوگا اور اس سے تمھیں اچھا نتیجہ بھی ملے گا۔ اے میرے دوستو کوشش کیے جاؤ۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ اس نظم کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں:

1. اگر کوئی دُکان دار اپنی دُکان نہ کھولے تو اس سے کیا نقصان ہوگا؟

جواب: اگر کوئی دکاندار اپنی دکان نہ کھولے تو اس کا سودا نہیں بکے گا۔ کوئی گاہک نہ آئے گا لہٰذا اسے آمدنی نہیں ہوگی۔ اور اس کا کاروبار ٹھپ ہو جائے گا۔

2. لگاتار اور مسلسل کام کرنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: لگاتار اور مسلسل کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

3. امتحان کی تیاری نہ کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب: امتحان کی تیاری نہ کی جائے تو امتحان میں ناکامی کا منھ دیکھنا پڑتا ہے۔

4. اگر کھیل میں کامیابی نہ مل سکے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کھیل میں کامیابی نہ مل سکے تو صبر سے کام لینا چاہیے اور مسلسل کوشش کرنی چاہیے۔

5. صبر سے مصیبتیں سہنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: صبر سے مصیبتیں سہنے سے بالآخر کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

6. اس نظم سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس نظم سے یہ سبق ملتا ہے کہ مسلسل محنت کامیابی کی ضمانت ہے لہٰذا کوشش کیے جاؤ۔

۲۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگا کر نظم کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

1. تو دی اُس نے بالکل ہی ــــــــــ ڈبو:

(الف) کشتی (ب) بیڑی (ج) ناؤ (د) لُٹیا

2. جو پتھر پہ ــــــــــ پڑے متصل:

(الف) پانی (ب) بارش (ج) قطرہ (د) شبنم

3. تو کیا دو گے ــــــــــ امتحاں میں جواب:

(الف) اب (ب) سب (ج) تم (د) کل

4. یہ مانا کہ مشکل بہت ہے ــــــــــ:

(الف) ورق (ب) رمق (ج) ادق (د) سبق

5. خبردار! ہرگز نہ ــــــــــ تم:

(الف) شرماؤ (ب) تڑپاؤ (ج) گھبراؤ (د) اِتراؤ

۳۔ کالم "الف" میں کچھ شعروں کے پہلے مصرعے دیے گئے ہیں۔ ان کے دوسرے مصرعے کالم "ب" میں بے ترتیبی سے لکھے گئے ہیں۔ دی گئی مثال کے مطابق کالم "الف" کے ہر مصرعے کے سامنے اس کا دوسرا مصرع کالم "ج" میں لکھیے۔

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
دُکاں بند کر کے رہا بیٹھ جو	تو کیا دو گے امتحاں میں جواب	تو دی اُس نے بالکل ہی لٹیا ڈبو
جو پتھر پہ پانی پڑے متصل	خبردار! ہرگز نہ گھبراؤ تم	تو بے شبہ گھس جائے پتھر کی سل
اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب	بُرا ہے مگر اضطراب اور قلق	تو کیا دو گے کل امتحان میں جواب
جو بازی میں سبقت نہ لے جاؤ تم	تو بے شبہ گھس جائے پتھر کی سل	خبردار ہرگز نہ گھبراؤ تم
یہ مانا کہ مشکل بہت ہے سبق	تو دی اُس نے بالکل ہی لٹیا ڈبو	برا ہے مگر اضطراب اور قلق

۴۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب
توقع	تَوَقُّع
متصل	مُتَّصِل
شبہ	شُبْهَه
سبق	سَبَق
امتحان	اِمْتِحَان

۵۔ جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
لٹیا ڈبونا	اکرم کا باپ تو بہت سمجھدار تھا لیکن اکرم نے تو سرمایا ایسا داؤ پر لگایا ہے کہ گویا لٹیا ہی ڈبو دی ہے۔
اضطراب	میری تو آج ساری رات اضطراب میں گزری ہے
رمق	مرغ ذبح تو ہو گیا ہے لیکن ابھی [illegible] میں رمق باقی ہے۔
جستجو	ایک بڑی جستجو کے بعد مجھے آ[illegible] مخلص دوست ملا ہے۔
سبقت	نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانی چاہیے۔

Scanned with CamScanner

۴۔ سرگرمیاں: (i) کوئی اور نظم تلاش کریں، جس میں ہمت نہ ہارنے اور بار بار کوشش کا سبق دیا گیا ہو۔ (ii) جماعت میں اس نظم کو تحت اللفظ پڑھنے کے مقابلے کا اہتمام کریں۔ خوش الحان طالب علموں کی حوصلہ افزائی کریں۔

(iii) طالب علموں سے ان سوالوں کے زبانی جواب دریافت کریں۔

☆ اگر کوئی سبق مشکل ہو تو آپ کیا کرتے ہیں؟

☆ رُک رُک کر کام کرنا کیسی عادت ہے؟ اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

☆ اگر مشکل پڑنے پر انسان گھبرا جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

(iv) طالب علموں سے کہیں کہ وہ ایسی کہانیاں سنائیں، جن سے یہ نتیجہ نکلتا ہو:

☆ بار بار کی کوشش رنگ لاتی ہے۔ ☆ آج کا کام کل پر مت ڈالو۔

برائے اساتذہ کرام: طالب علموں میں مستقل مزاجی کی عادت پروان چڑھانے کے لیے سرگرمیوں کا اہتمام کریں۔ انھیں بتائیں کہ لگاتار کام کرنے سے کامیابی ملتی ہے جب کہ کام کیے بغیر سو جانے سے خرگوش کی طرح شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے۔ اُنھیں اس طرح کے شعر بھی سنائے جا سکتے ہیں۔

کبھی گرد راہ میں بھی نہ ملا سراغ ان کا
جنھیں منزلوں سے پہلے سرِ راہ نیند آئی

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. للیا کس نے ڈبوئی:
(a) جو کام چھوڑ کر نہ بھاگا (b) جو دکان بند کر کے بیٹھ رہا
(c) جس نے دن رات محنت کی (d) جو کوشش کرتا رہا

2. اگر پتھر پر مسلسل پانی پڑتا رہے تو وہ:
(a) نرم ہو جاتا ہے (b) چمکدار ہو جاتا ہے
(c) گھس جاتا ہے (d) پتھر کا کچھ نہیں بگڑتا

3. امتحان میں کامیاب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ:
(a) طاق میں کتاب رکھ دی جائے (b) کتاب کو ہاتھ نہ لگایا جائے
(c) بار بار پڑھنے کی کوشش کی جائے (d) امتحان میں نقل لگائی جائے

4. ہم آواز الفاظ نہیں ہیں:
(a) کتاب، جناب (b) سبق، ورق (c) بیل، بیل (d) کوشش، ہمت

5. کیے جاؤ ______ مرے دوستو!
(a) ہمت (b) کوشش (c) کام (d) محنت

6. یہ مانا کہ مشکل بہت ہے ______:
(a) کتاب (b) سبق (c) زندگی (d) معاملہ

7. نظم "کیے جاؤ کوشش مرے دوستو!" کے شاعر کا نام ہے:
(a) حالی (b) اسماعیل میرٹھی (c) سید ضمیر جعفری (d) غلام مصطفےٰ تبسم

8. اسماعیل میرٹھی کی جو نظم اردو کی ساتویں کتاب میں ہے:
(a) پیارا وطن (b) برسات (c) قائداعظم (d) کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

سوال نمبر 1: اپنے دوست کے نام خط تحریر کریں جس میں اسے سالگرہ پر مبارک باد دیں۔

گوجرانوالہ
۴۔ جنوری ___ ۲۰ء

پیارے دوست

السلام علیکم!

آج آپ کا خط موصول ہوا۔ یہ پڑھ کر میں خوشی سے سما نہیں رہا کہ 5 جنوری بروز ہفتہ کو آپ کی دسویں سالگرہ نہایت سادگی مگر پُروقار طریقے سے منائی جا رہی ہے۔ ان خوشی کے لمحات میں مَیں آپ کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں، قبول فرمائیں۔ طاہر میاں! میں چاہتا ہوں کہ اس مبارک تقریب میں خود شمولیت کروں لیکن امتحان کی وجہ سے چھٹی ملنا ناممکن ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنی حقیقی خوشی کا اظہار کر سکوں۔ میری دلی دُعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو عمرِ خضر عطا فرمائے اور آپ کی زندگی میں خوشی کا یہ دن بار بار آتا رہے۔ بہر حال آپ مجھے خوشی کے ان لمحات میں شامل سمجھیں۔ امتحان کے فوراً بعد میں آپ سے ملنے آؤں گا۔ چچی جان کو میرا اسلام کہہ دیجیے گا۔

والسلام
آپ کا دوست
عبدالرزاق

سبق نمبر 14

آدابِ معاشرت

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خوش اطوار	خوب صورت	آدابِ معاشرت	رہنے کے طریق	شائستہ	سلیقہ مند، مہذب
بہترین	بہت اچھے	دل آزاری	دل دکھانا	مہذب	سلجھے ہوئے
آمیزش	ملاوٹ	دروغ گوئی	جھوٹ بولنا	احتراز	پرہیز
راست بازی	سچ بولنا	افراتفری	گھبراہٹ، پریشانی	پاس داری	لحاظ، عمل درآمد
گالم گلوچ	گالیاں دینا	شیوہ	عادت	گفتگو	بات چیت
ماں جایا	ماں کا پیدا کیا ہوا	غم بانٹنا	غم میں شریک ہونا	صدقِ دل سے	سچے دل سے
متانت	سنجیدگی	وقار	عزت	دامن پکڑنا	قائم رہنا
بدگمانی	برا سوچنا	بگاڑ	خرابی	طلب گار	چاہنے والا
تحقیق	تصدیق	کنبہ	خاندان	غرور	فخر
تکبر	بڑھائی، غرور	مثبت	اچھی، فائدہ مند	انکسار	اپنے آپ کو کم تر سمجھنا

downloaded from https://infohubmissed.com
Scanned with CamScanner

اذیت	تکلیف	عجز	انکساری	تقاضا کرنا	خواہش کرنا
مبتلا ہونا	پھنسا ہونا	عمدہ	اچھا	ہمسایہ	پڑوسی
السلام علیکم	تم پر سلامتی ہو	ٹوہ	عیب تلاش کرنا	تحقیر	حقیر جاننا، ذلیل کرنا
توہین	بے عزتی	تضحیک	ہنسی اڑانا	محفوظ ہونا	بچے رہنا
نمونہ	خاکہ	اطمینان	سکون	برتاؤ	سلوک
تقاضا	طلب کرنا	فضول	بے مقصد	جانچنا	پرکھنا
بے معنی	جس کا کوئی مقصد نہ ہو	کلمات	باتیں، الفاظ	راست بازی	سچ بولنا
نادم	شرمندہ	پرہیز	بچاؤ	انتشار	بدامنی، فساد
پھلے پھولے	آگے بڑھے، ترقی کرے		غیبت	کسی کے پیٹھ پیچھے بُرائی بیان کرنا	

سبق کا خلاصہ

معاشرتی آداب کا مطلب رہنے سہنے کے اچھے طریقے اور عادات ہیں۔ جو لوگ معاشرتی آداب کا خیال رکھتے ہیں انھیں خوش اطوار اور مہذب سمجھا جاتا ہے۔ ان آداب میں سب سے پہلے دوسروں کا ادب و احترام ہے۔ سچ بولنا اور جھوٹ سے پرہیز کرنا، اپنی غلطی کو محسوس کرتے ہوئے معذرت کرنا اور دوسروں کو غلطی کا احساس دلا کر معاف کر دینا معاشرتی آداب میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ ہمسایوں سے اچھا سلوک، والدین اور اساتذہ کا ادب و احترام محتاجوں، معذوروں اور بے کسوں کی مدد کرنا آداب معاشرت کا خاصہ ہیں۔ دوسروں کو سلام میں پہل کرنا، ایفائے عہد اور صفائی ستھرائی بھی معاشرتی آداب میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ غیبت سے بچنا بدگمانی کو نزدیک نہ آنے دینا اسلام کا حکم ہے۔ ان معاشرتی آداب کو اپنا کر ہم اپنے معاشرے کو جنت نظیر بنا سکتے ہیں۔

سبق کا مرکزی خیال

آداب معاشرت سے مراد معاشرے میں رہنے سہنے کے طور طریقے ہیں۔ ان آداب پر عمل کرنے والے کو مہذب کہتے ہیں۔ ہر معاشرے میں آداب معاشرت کی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے۔ دوسروں کا احترام کرنا، راست بازی سے کام لینا، نرمی سے بات کرنا، ضرورت مندوں کا خیال رکھنا، دوسروں کے دُکھ درد کا خیال رکھنا، کسی کی تحقیر و توہین نہ کرنا وہ آداب معاشرت ہیں جن کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ ان سوالوں کے جواب دیں۔

1. معاشرتی آداب سے کیا مراد ہے؟

جواب: معاشرتی آداب سے مراد رہنے سہنے کے طور طریقے اور آداب ہیں۔

2. معاشرتی آداب کا خیال نہ رکھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: اگر معاشرتی آداب کا خیال نہ رکھا جائے گا تو معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوگا۔ افراتفری مچ جائے گی۔ جب آپ کسی کے حقوق پورا نہیں کریں گے تو دوسرے آپ کے حقوق کا کیوں کر خیال رکھیں گے۔

3. گفتگو کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب: گفتگو کرتے وقت بہترین الفاظ کا استعمال کیا جائے۔ نرمی سے بات کی جائے اخلاق سے گری ہوئی بات نہ کی جائے۔ گالم گلوچ مہذب لوگوں کا شیوہ نہیں کسی کی دل آزاری کرنے والی بات نہ کی جائے۔

4. گاڑی چلانے والوں کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: گاڑی چلاتے وقت سڑک پر دوسرے لوگوں کا خیال بھی رکھنا چاہیے خاص طور پر پیدل اور سائیکل سوار لوگوں کا۔ اگر کسی جگہ پر پانی جمع ہو تو گاڑی آہستہ رفتار میں گزارنی چاہیے تاکہ پانی اور کیچڑ کے چھینٹے پیدل اور سائیکل سوار لوگوں پر نہ پڑیں۔

5. چال میں متانت اور سنجیدگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: چال میں متانت اور سنجیدگی سے مراد ہے کہ باوقار طریقے سے چلا جائے۔ اکڑ کر چلنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں نہ ہی زیادہ جھک کر چلنا چاہیے کہ آپ کبڑے نظر آئیں چال میں نہ تیزی ہو نہ زیادہ سستی۔ میانہ روی کو اپنانا چاہیے۔

6. اگر غلطی سرزد ہو جائے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر غلطی ہو جائے تو اس پر شرمندہ ہونا چاہیے اور معافی مانگ لینی چاہیے۔

7. بدگمانی سے بچنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: بدگمانی سے تعلقات خراب ہوتے ہیں ہر کسی کے بارے میں مثبت سوچ اپنانی چاہیے۔

8. اگر ہر سُنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے آگے پھیلا دیا جائے، تو اس سے کیا ہوتا ہے؟

جواب: ہر سُنی سنائی بات کو بلا تحقیق آگے پھیلانا بگاڑ کا باعث بن سکتا ہے۔

9. ہمسایوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب: ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے ہمسایہ "ماں جایا" ہوتا ہے ہمسایہ آپ کی مدد کو سب سے پہلے پہنچ سکتا ہے۔

10. غیبت کیا ہوتی ہے؟

جواب: کسی شخص کی پیٹھ پیچھے یعنی اس کی عدم موجودگی میں اس کے کسی عیب کا ذکر کرنا غیبت کہلاتا ہے۔

11. کسی مسلمان سے ملاقات کے وقت کیا کہنا چاہیے؟

جواب: کسی مسلمان سے ملاقات کے وقت السلام علیکم کہنا چاہیے۔

12. گھر میں داخل ہونے سے پہلے کیا ضروری ہے؟

جواب: گھر میں داخل ہونے سے پہلے ضروری ہے کہ اجازت لے لی جائے چاہے گھر اپنا ہو یا دوسرا۔

13. السلام علیکم کا کیا مطلب ہے؟

جواب: السلام علیکم کا مطلب ہے تم پر سلامتی ہو۔ تم امن سے رہو۔

۲۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب
معاشرہ	مُعَاشَرَہ
احترام	اِحْتِرَام
نسل	نَسْل

downloaded from https://hinfohubmissed.com/

Scanned with CamScanner

احتراز	اِحْتِرَازْ
استعمال	اِسْتِعْمَالْ
مہذب	مُہَذَّبْ
نادم	نَادِمْ
تکبر	تَکَبُّرْ

۳۔ واحد کی جمع اور جمع کی واحد لکھیں:

الفاظ	واحد	جمع
افراد	فرد	
مذہب		مذاہب
الفاظ	لفظ	
اساتذہ	استاد	

۴۔ اپنے جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
عمل پیرا	ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر دوائی کھاؤ۔
نظرانداز	اس نے میری نصیحت کو نظرانداز کیا تو نقصان اٹھایا۔
راست بازی	راست بازی ایک اچھی عادت ہے اور اللہ کو پسند ہے
دروغ گوئی	دروغ گوئی سے ہر ممکن بچنا چاہیے۔
اذیت	آپ کے اس عمل سے آپ کے والد کو اذیت ہوگی۔
تمسخر	کسی شخص کا تمسخر اڑانا گناہ ہے۔

۵۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد
منفی	مثبت
بدگمانی	خوش گمانی
خوش گوار	ناگوار
امن	جنگ
گورا	کالا
امیر	غریب
مہذب	غیر مہذب

۶۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں:

جواب: اہم نکات:

(i) معاشرتی آداب کا مطلب رہنے سہنے کے مہذب طور اطوار اور طریقے ہیں۔
(ii) معاشرتی آداب پر عمل کرنے والے مہذب، خوش اطوار اور شائستہ کہلاتے ہیں۔
(iii) معاشرے کے تمام افراد کا ادب واحترام ضروری ہے۔ (iv) سب لوگوں کو سچ بولنا چاہیے اور جھوٹ سے پرہیز کرنا چاہیے کسی کی دل آزاری نہ کی جائے۔ (v) غلطی پر معافی مانگنی چاہیے اور دوسروں کی غلطیوں کو بھی معاف کر دینا چاہیے اگر وہ اپنی غلطی کو محسوس کر لیں۔ (vi) چال ڈھال میں متانت کو اپنانا چاہیے غرور سے دور اور عجز وانکساری کے قریب رہنا چاہیے۔ (vii) کسی بات کو بلا تحقیق آگے نہیں پھیلانا چاہیے۔ (viii) تمام مسلمانوں کو اپنے بھائی سمجھنا چاہیے ان کے دکھ درد کو اپنا درد محسوس کرنا چاہیے۔ خاص طور پر ہمسایوں سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ (ix) کسی شخص کی تحقیر وتوہین نہیں ہونی چاہیے غیبت سے بچنا چاہیے۔ جب کسی دوسرے شخص سے ملاقات ہو تو السلام علیکم کہا جائے۔ (x) یتیموں، لاوارثوں محتاجوں، معذوروں، بے کسوں اور بے سہاروں کے کام آنا چاہیے۔ (xi) وعدہ وفا کرنا چاہیے۔ اسلام میں ایفائے عہد پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ (xii) صفائی پاکیزگی بھی معاشرتی آداب میں شامل ہے۔ اپنے جسم اور لباس کے علاوہ گلی محلے، سکول، دفتر، گاؤں اور شہر کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ (xiii) ان معاشرتی آداب پر عمل کرنے سے ہمارا معاشرہ جنت نظیر بن جائے گا۔

۷۔ دی گئی مثال کے مطابق کالم "د" میں مکمل ترکیب لکھیں:

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"	کالم "د"
امن	و	احترام	امن وسکون
ادب	و	توہین	ادب واحترام
عدل	و	شوکت	عدل وانصاف
شان	و	سکون	شان وشوکت
تحقیر	و	انصاف	تحقیر وتوہین

۸۔ نیچے چند باتیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے کچھ پر عمل کرنا چاہیے، جب کہ کچھ سے بچنا چاہیے۔ آپ ہر بات کے سامنے مناسب خانے میں نشان لگائیں۔

بات	عمل کریں	بچیں
سیدھی اور صاف بات	✓	
فضول اور بے معنی بات چیت		✓
غلطی پر ندامت	✓	
عجز وانکسار	✓	
تکبر اور غرور		✓
بدگمانی		✓
غیبت		✓
عہد کی پاس داری	✓	

۹۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے "خطرناک"۔ آپ اس طرح کے مزید چار لفظ بنائیں جیسے خوف ناک۔

جواب: خطرناک، خوفناک، ہیبت ناک، شرم ناک، غم ناک، غضب ناک، افسوس ناک، نمناک

سرگرمیاں: (i) طالب علموں سے معاشرتی آداب کے موضوع پر مباحثے کا اہتمام کریں۔ طالب علم بتائیں کہ وہ معاشرے کو خوش گوار بنانے کے لیے کن کن آداب پر عمل کرتے ہیں

downloaded from https://infohubhrmssissed.com

Scanned with CamScanner

(ii) جماعت کو دو برابر حصوں میں تقسیم کریں۔ ایک گروپ ایسی باتیں سوچے جن پر عمل کر کے ہم اپنے معاشرے کو سنوار سکتے ہیں۔ دوسرا گروپ ایسی باتیں سوچے جن سے گریز کر کے معاشرے کو بہتر کیا جا سکتا ہے۔ دونوں گروپ ان باتوں کو رنگ دار چارٹوں پر خوش خط انداز میں لکھیں۔ ان چارٹوں کو کسی ایسی جگہ آویزاں کیا جائے جہاں ہر روز طالب علموں کی ان پر نظر پڑے۔ طالب علموں کے اس کام پر ان کی مناسب حوصلہ افزائی کریں۔

(iii) خط کیسے لکھا جائے؟ ہمیں روزمرہ زندگی میں اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو خط لکھنا پڑتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ایک معیاری خط کیسے لکھتے ہیں۔ ذیل میں ایک خط کا نمونہ دیا جا رہا ہے۔ یہ خط ایک طالبہ نے امریکہ میں مقیم اپنے ماموں جان کے نام لکھا ہے۔

نارووال

یکم اپریل ـــــ ۲۰ء

پیارے ماموں جان!

السلام علیکم!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ آج یکم اپریل ہے اور لوگ اپریل فول منا رہے ہیں۔ مجھے ان لوگوں پر بے حد غصہ آتا ہے۔ خواہ مخواہ جھوٹ بولتے اور دوسروں کو ناحق پریشان کرتے ہیں۔ امریکا میں بھی یہ بُری رسم منائی جا رہی ہوگی۔ چلیں چھوڑیں اس بات کو، میں تو آپ کو یہ بتانا چاہتی تھی کہ کل ہمارے نتیجے کا اعلان ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی، اپنے والدین کی دعاؤں اور اساتذہ کی محنت کی بدولت اس سال بھی اوّل پوزیشن آپ کی بھانجی نے حاصل کی ہے۔ ہاں ایک اور خوش خبری بھی ہے۔ اس سال بھی میں نے وزیرِ اعلیٰ پنجاب کے ادبی مقابلوں میں حصہ لیا تھا۔ میں نے اُردو میں مضمون لکھا تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبے بھر میں دوسرے نمبر پر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اگلے برس آپ کو اس مقابلے میں بھی اوّل آ کر دکھاؤں گی۔ کہیے، اب تو میں آپ کی طرف سے انعام کی حق دار ہوں نا! مجھے ایک کیمرا چاہیے۔ جی ہاں ڈیجیٹل کیمرا۔ اُمید ہے آپ میری فرمائش کو بہت جلد پورا کریں گے۔ اب اجازت چاہوں گی۔ ممانی جان نگہت کو میری طرف سے آداب عرض کیجیے گا۔ صلاح الدین، احمد، عبداللہ اور ننھے سعید سب کو میرا اسلام کہیے گا۔

والسلام

آپ کی بھانجی

مریحہ محمود

برائے اساتذہ کرام: (i) طلبہ و طالبات کو خط لکھنے کا طریقہ سمجھائیں۔
(ii) اُنھیں بتائیں کہ خط کے آغاز میں دائیں کونے میں خط کی روانگی کا مقام لکھا جاتا ہے۔ اگر خط امتحانی کمرے سے لکھا جا رہا ہو، تو اس کے آغاز میں نیچے دیے گئے مرکبات میں سے کوئی ایک لکھا جا سکتا ہے: امتحان کا کمرا، امتحانی کمرا، آزمائش گاہ، امتحان گاہ وغیرہ۔ (کمرۂ امتحان کی ترکیب درست نہیں، اس لیے اس سے گریز کیا جائے۔) (iii) اس کے بعد خط لکھنے کی تاریخ لکھی جائے۔ اگلی سطر کے درمیان میں القاب و آداب لکھے جائیں۔ طلبہ و طالبات کو "السلام علیکم" لکھنے کی مشق کرائیں۔ (iv) اس کے بعد خط کا مضمون شروع ہوگا۔ خط میں ادھر ادھر کی فضول اور بے ڈھنگی باتوں کے بجائے مطلب کی بات بیان کی جائے۔ اس طرح لکھنے والے اور پڑھنے والے، دونوں کے وقت کی بچت ہوگی۔
(v) خط کے آخر میں خط لکھنے والا اپنا نام لکھتا ہے۔
(vi) وقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں کو پسندیدہ عادات اور معاشرتی اطوار کے بارے میں بتائیں۔ موقع محل کی مناسبت سے طلبہ و طالبات کی اصلاح کریں۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

آداب ادب کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں طور طریقے۔ یوں آداب معاشرت سے مراد معاشرے میں رہنے سہنے کے طور طریقے ہیں۔ ہم گھر پر ہوں یا سکول میں، بازار میں ہوں یا دفتر میں، کسی تقریب میں ہوں یا سیر گاہ میں، سفر میں ہوں یا حضر میں، غرض ہر جگہ ہمیں ان معاشرتی آداب کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ان آداب پر عمل کرنے والے کو مہذب خوش اطوار اور شائستہ کہا جاتا ہے۔ ہر معاشرہ چاہتا ہے کہ اس کے افراد معاشرتی آداب کا خیال رکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے والدین اور اساتذہ ہمیں بچپن ہی سے آداب معاشرت کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہمیں معاشرے میں کس طرح رہنا چاہیے اور دوسروں کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ معاشرے میں رہنے والے تمام افراد کا ادب و احترام کرنا ضروری ہے۔ کوئی کسی مذہب، رنگ یا نسل سے تعلق رکھتا ہو، وہ کوئی سی زبان بولتا ہو، اُس کا تعلق کسی بھی پیشے سے ہو، وہ گورا ہو یا کالا، امیر ہو یا غریب اُس کے ساتھ احترام سے پیش آنا ضروری ہے۔ معاشرے میں سب کو ہمیشہ راست بازی سے کام لینا چاہیے۔ دروغ گوئی سے احتراز کیا جائے۔ ہر حال میں سچ بات کہی جائے۔ سچ اور جھوٹ کی آمیزش نہ کی جائے۔ فضول اور بے معنی گفتگو نہ کی جائے۔ بولتے وقت بہترین الفاظ کا استعمال کیا جائے۔ نرمی سے بات کی جائے۔ چیخ چیخ کر بولنا مناسب نہیں۔ گالم گلوچ مہذب لوگوں کا شیوہ نہیں۔ اخلاق سے گری ہوئی گفتگو سے پرہیز کیا جائے۔ کوئی ایسی بات نہ کی جائے، جس سے کسی کی دل آزاری کا پہلو نکلتا ہو۔ تحقیق کے بغیر کوئی بات نہ کی جائے۔

1. آدابِ معاشرت سے مراد ہے:
(a) بازار سے سودا سلف خریدنا (b) معاشرے میں رہنے سہنے کے طور طریقے
(c) ادب و احترام کرنا (d) راست بازی سے کام لینا

2. آدابِ معاشرت کی تعلیم دیتے ہیں:
(a) والدین (b) اساتذہ (c) دونوں جواب درست ہیں (d) کوئی جواب درست نہیں

3. ادب و احترام میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے:
(a) مذہب کو (b) رنگ یا نسل کو (c) زبان یا پیشہ کو (d) تمام جوابات درست ہیں

4. راست بازی سے مراد ہے:
(a) سیدھا راستہ (b) غلط بیانی کرنا (c) سچ بولنا (d) ایک کھیل کا نام

Scanned with CamScanner

5. بولتے وقت الفاظ استعمال کیے جائیں:

(a) بہترین (b) بدترین (c) ترش اور سخت (d) سخت ترین

6. جوبات کرنا مناسب نہیں:

(a) گالم گلوچ (b) اخلاق سے گری ہوئی

(c) بلاتحقیق (d) تمام جوابات درست ہیں

7. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:

(a) آداب معاشرت کا مفہوم (b) آداب معاشرت کے تقاضے

(c) گفتگو کے آداب (d) معاشرے میں ادب واحترام

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

اگر غلطی ہو جائے تو اس پر شرمندہ ہونا چاہیے اور معافی مانگنی چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی اپنی غلطی پر نادم ہو اور معافی کا طلب گار ہو تو اُسے صدقِ دل سے معاف کر دینا چاہیے۔ ہمیں ہر کام میں متانت و وقار کا دامن پکڑنا چاہیے۔ ہماری چال میں بھی متانت اور سنجیدگی کا ہونا ضروری ہے۔ غرور اور تکبر سے دور رہنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو عجز و انکساری پسند ہے۔ اگر آپ گاڑی چلا رہے ہیں، تو پیدل چلنے والوں کا خیال رکھنا آپ کا فرض ہے۔ بعض اوقات بارش کے دنوں میں سڑک پر پانی کھڑا ہو جاتا ہے، گاڑی چلانے والے افراد گاڑی کی رفتار کم کیے بغیر یہاں سے اس طرح گزرتے ہیں کہ پیدل چلنے والوں یا سائیکل پر سوار افراد کے لباس پر پانی یا کیچڑ کے چھینٹے پڑ جاتے ہیں۔ اُنھیں اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ اُن کی اس بے احتیاطی سے دوسرے کتنی بڑی اذیت کا شکار ہوئے ہیں۔ دوسروں کے بارے میں ہمیشہ مثبت سوچ رکھیں۔ بدگمانی سے بچیں۔ اسی طرح ہر سنی سنائی بات کو بلاتحقیق آگے پھیلانا بگاڑ کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ بات کو بغیر جانچے پرکھے آگے نہ پھیلایا جائے۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ آدابِ معاشرت کا تقاضا ہے کہ اگر کوئی بھائی دُکھ درد میں مبتلا ہو، تو اس کے درد کو محسوس کیا جائے اور اُس کے غم کو بانٹنے کی کوشش کی جائے۔ ہمسائیوں کے ساتھ خاص طور پر عمدہ سلوک کیا جائے۔ اُن کے آرام و سکون کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔ مشہور ہے "ہمسایہ ماں جایا"۔ اس لیے ہمسایوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے جیسے وہ ہمارے ہی کنبے کا حصہ ہیں۔

8. اللہ تعالیٰ کو پسند ہے:

(a) چال میں متانت (b) تکبر سے دوری

(c) عجز وانکساری (d) تمام جوابات درست ہیں

9. پیدل چلنے والوں کا خیال کیسے رکھا جائے:

(a) ان کو گاڑی پر بٹھالیا جائے (b) ان پر پانی یا کیچڑ کے چھینٹے نہ ڈالے جائیں

(c) ان پر پانی یا کیچڑ کے چھینٹے ڈالے جائیں

(d) ان کو فٹ پاتھ پر چلنے پر مجبور کیا جائے

10. ہمسایوں کے ساتھ اچھے سلوک کا مطلب ہے:

(a) ہمسایہ ماں جایا (b) ان کے آرام وسکون کا خیال رکھا جائے

(c) ہمسائے رشتہ دار ہوتے ہیں (d) ہمسائے کو تکلیف نہ دی جائے

11. تمام مسلمان آپس میں ________ ہیں:

(a) بہن بھائی (b) بھائی بھائی (c) بھائی (d) ایک

12. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:

(a) ہمسائے کے حقوق (b) غلطی کی معذرت

(c) گاڑی چلانے کے آداب (d) آداب معاشرت کے تقاضے

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق آداب معاشرت کا خلاصہ لکھیں

جواب 1: معاشرتی آداب کا مطلب رہنے سہنے کے اچھے طریقے اور عادات ہیں۔ جو لوگ معاشرتی آداب کا خیال رکھتے ہیں انہیں خوش اطوار اور مہذب سمجھا جاتا ہے۔ ان آداب میں سب سے پہلے دوسروں کا ادب و احترام ہے۔ سچ بولنا اور جھوٹ سے پرہیز کرنا، اپنی غلطی کو محسوس کرتے ہوئے معذرت کرنا اور دوسروں کو غلطی کا احساس دلا کر معاف کر دینا معاشرتی آداب میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ ہمسائیوں سے اچھا سلوک، والدین اور اساتذہ کا ادب و احترام محتاجوں، معذوروں اور بے کسوں کی مدد کرنا آداب معاشرت کا خاصہ ہیں۔ دوسروں کو سلام میں پہل کرنا، ایفائے عہد اور صفائی ستھرائی بھی معاشرتی آداب میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ غیبت سے بچنا بدگمانی کو نزدیک نہ آنے دینا اسلام کا حکم ہے۔ ان معاشرتی آداب کو اپنا کر ہم اپنے معاشرے کو جنت نظیر بنا سکتے ہیں۔

سبق نمبر 15

یہ سارے ادارے اپنے ہیں

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بہترین	سب سے اچھے	ہر دل عزیز	بہت پیارے	درسی کتاب	کورس کی کتاب
توجہ	دھیان	مختص	مخصوص	مقبول	پسندیدہ
بے چینی	بے قراری	دریافت کرنا	پوچھنا	احوال	حالات
کارروائی	ایکشن	واقعی	حقیقت میں	اہم	ضروری
یک زبان	ایک ساتھ	محافظ	حفاظت کرنے والی	سیلاب	پانی کا بڑا ریلا
آفت ٹوٹ پڑنا	مصیبت آنا	زلزلہ	بھونچال	بکھرے ہوئے	پھنسے ہوئے
عدل	انصاف	یقیناً	ضرور	محفوظ	حفاظت والا
بہم پہنچانا	مہیا کرنا		،	ذیلی دفاتر	ماتحت دفاتر
مخفف	مختصر نام	تحفظ	حفاظت کرنا	شاہراہ	بڑی سڑک
دور	زمانہ	چارہ نہیں	گزارا نہیں	نیشنل	قومی

Scanned with CamScanner

انسٹی ٹیوٹ	ادارہ	حال احوال دریافت کرنا	خیریت معلوم کرنا	تہذیب وتمدن	رہن سہن، طرز معاشرت
فریضہ	فرض	صحت مند	تندرست	آمدورفت	آنا جانا
ملکیت	اثاثہ	حیثیت	حالت	ثقافت	رہن سہن
جامعہ	یونیورسٹی	سچے دل سے	خلوص سے	نایاب	نہ ملنے والی، بہت قیمتی
بے حد مقبول ہونا	بہت زیادہ پسند ہونا	الرجی	حساسیت ہونا	مختص	مخصوص کرنا
موضوع	عنوان	نوعیت	طرز	پالیسیاں	منصوبے
قدیم	پرانی	عدلیہ	عدالتی نظام		
ذیلی	ماتحت۔ چھوٹے	عہد	دور	تحفظ کرنا	حفاظت کرنا
عجائب گھر	جہاں پرانی، تاریخی اور نایاب چیزیں رکھی ہوں		میلی آنکھ سے دیکھنا	بری نظر سے دیکھنا، نفرت سے دیکھنا	

سبق کا خلاصہ

اجمل خاں صاحب ہر ہفتے کے دن ایک گھنٹہ اپنے طلبا کو کورس کے علاوہ مفید معلومات دیتے ہیں۔ اس ہفتے ان کا موضوع "ہمارے قومی ادارے" تھا انھوں نے طلبا کو پارلیمنٹ ہاؤس، فوج، سپریم کورٹ آف پاکستان، پولیس، این آئی ایچ، سکول، کالجز، یونیورسٹیوں، لاہور کے عجائب گھر، پبلک لائبریریاں، ایوب نیشنل پارک راولپنڈی، پاکستان ریلوے اور پی آئی اے کے بارے میں بتایا انہوں نے بتایا کہ پارلیمنٹ ہاؤس میں قومی اسمبلی قانون سازی کرتی ہے جبکہ فوج ملک کی حفاظت کے علاوہ ہنگامی حالات میں اپنے شہریوں کی مدد کرتی ہے۔ عدلیہ لوگوں کو انصاف مہیا کرتی ہے جب کہ پولیس قانون پر عمل درآمد کرواتی ہے پاکستان ریلوے اور پی آئی اے سفری سہولیات جب کہ پارک تفریحی سہولیات بہم پہنچاتے ہیں۔ کالجز اور یونیورسٹیاں تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام دیتی ہیں اور عجائب گھر شاندار ماضی پر روشنی ڈالتے ہیں۔ لائبریریاں رسائل اور نایاب کتب کے ذریعے لوگوں کے علوم میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ یہ ادارے قوم کی ملکیت ہیں۔ اگر یہ مضبوط ہوں گے تو ملک مضبوط ہوگا۔ اگر ان کو نقصان پہنچا تو ملک کو نقصان ہوگا۔ پاکستان کو خوشحال اور مضبوط بنانے کے لیے ان اداروں کو مضبوط بنانا ہوگا۔

سبق کا مرکزی خیال

قومی ادارے قومی سرمایہ ہی ہوتے ہیں۔ یہ عوام کی سہولیات کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ ہمیں ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی حفاظت بھی کرنی چاہیے۔

مشقی سوالات کا حل

1. قومی اداروں سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایسے ادارے جہاں قوم کے لیے کام ہوتا ہو۔ جو قوم کو مختلف سہولیات مہیا کرتے ہوں۔ مثلاً فوج، پارلیمنٹ ہاؤس، ریلوے، پی آئی اے، عجائب گھر، لائبریریاں اور ہسپتال۔

2. عدلیہ کیا کام کرتی ہے؟

جواب: عدلیہ لوگوں کو عدل وانصاف مہیا کرتی ہے۔

3. قومی اسمبلی کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: قومی اسمبلی سب سے بڑا قانون ساز ادارہ ہے۔ اس کے ذریعے ملک پر حکمرانی کی جاتی ہے۔

4. ہماری بہادر فوج کی ذمہ داریوں میں کیا شامل ہے؟

جواب: ہماری بہادر فوج کی اصل ذمہ داری تو ملک کی حفاظت ہے۔ لیکن ہنگامی حالت مثلاً زلزلہ یا سیلاب کی صورت میں بھی وہ ملک کے عام شہریوں کی مدد کرتی ہے۔

5. تعلیمی ادارے کیا خدمت انجام دیتے ہیں؟

جواب: تعلیمی ادارے تعلیم وتربیت کا کام کرتے ہیں۔

6. ٹریفک پولیس کیا کام کرتی ہے؟

جواب: ٹریفک پولیس ٹریفک کو باقاعدہ بناتی ہے ورنہ سڑکیں ہر وقت بلاک رہیں۔

7. نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ کیا کام کرتا ہے؟

جواب: نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ نہ صرف لوگوں کا علاج معالجہ کرتا ہے بلکہ وہ بیماریوں پر تحقیق بھی کرتا ہے۔ یہ اسلام آباد میں ہے۔

۲۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. قانون سازی کرتی ہے:
(الف) قومی اسمبلی (ب) فوج (ج) پولیس (د) عدلیہ

2. ملک کی سب سے بڑی عدالت کو کہتے ہیں:
(الف) لوئر کورٹ (ب) سیشن کورٹ (ج) ہائی کورٹ **(د) سپریم کورٹ**

3. سپریم کورٹ کے سربراہ کو کہتے ہیں:
(الف) سول جج (ب) ایڈیشنل سیشن جج (ج) سیشن جج **(د) چیف جسٹس آف پاکستان**

4. جس جگہ قومی اسمبلی کے ارکان بیٹھتے ہیں، اُسے کہتے ہیں:
(الف) قومی اسمبلی ہاؤس (ب) نیشنل اسمبلی ہاؤس **(ج) پارلیمنٹ ہاؤس** (د) قانون ساز ہاؤس

5. قائداعظم لائبریری ہے:
(الف) لاہور میں (ب) کراچی میں (ج) پشاور میں (د) اسلام آباد میں

Scanned with CamScanner

۳۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

الفاظ	واحد	جمع
اساتذہ	استاد	
سبق		اسباق
موضوع		موضوعات
قوانین	قانون	
مراکز	مرکز	

۴۔ سبق میں سے محاورے تلاش کریں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
بے چینی سے انتظار کرنا	سب بچے بے چینی سے نتیجے کے اعلان کا انتظار کر رہے تھے۔
یک زبان	سب طلبا نے یک زبان اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔
میلی آنکھ سے دیکھنا	ایٹم بم ہونے کی وجہ سے اب بھارت میلی آنکھ سے ہماری طرف نہیں دیکھ سکتا۔
آفت ٹوٹنا	اچانک بند ٹوٹ گیا تو گاؤں والوں پر گویا ایک آفت ٹوٹ پڑی۔
بڑھ چڑھ کر حصہ لینا	اسلم نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔
چارہ نہ ہونا	میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ میں اپنا مکان بیچ دوں۔
فریضہ انجام دینا	اسلم کا والد اس سال حج کا فریضہ انجام دینے گیا ہوا ہے۔
علم کی پیاس بجھانا	پچھلے زمانے میں لوگ علم کی پیاس بجھانے پیدل دور دراز تک جاتے تھے۔
دل و جان سے	طالب علموں کو اساتذہ اکرام کا احترام دل و جان سے کرنا چاہیے۔

۵۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد
بہادر	بزدل
محفوظ	غیر محفوظ
میلا	اجلا
ترقی	تنزلی
آمد	رفت

۶۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب
اساتذہ	اَسَاتِذَہ
سبق	سَبَق
انتظار	اِنْتِظَار
نشست	نَشِسْت
ادب	اَدَب
جماعت	جَمَاعَت
اجازت	اِجَازَت
طلب	طَلَب
تربیت	تَرْبِیَت
تحفظ	تَحَفُّظ
محافظ	مُحَافِظ
توجہ	تَوَجُّہ

۷۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے "چارا"۔ اس سے ملتا جلتا ایک اور لفظ ہے "چارہ"۔ آپ ان دونوں لفظوں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

جواب: چارہ: میں آپ کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتا ہوں۔

چارا: اکرم نے گھوڑے کے آگے چارا ڈالا ہے۔

سرگرمیاں:

درخواست کیسے لکھی جائے؟

ہمیں روزمرہ زندگی میں کئی طرح کی درخواستیں لکھنی پڑتی ہیں۔ ذیل میں ایک نمونے کی درخواست دی جا رہی ہے۔ یہ درخواست ایک ساتویں جماعت کی طالبہ نے اپنی ہیڈ مسٹریس صاحبہ کی خدمت میں لکھی ہے

بخدمت جناب ہیڈ مسٹریس، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نارووال

عنوان: بھائی کی شادی میں شرکت کے لیے رخصت

جنابِ عالیہ!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میرے بڑے بھائی کی شادی بتاریخ 23 اکتوبر __20 کو ہونا قرار پائی ہے۔ شادی تو اتوار کو ہے مگر اس سے اگلے روز ولیمے کی دعوت ہے۔ اس روز مہمان بھی آئے ہوں گے اور مجھے گھر میں امی جان کا ہاتھ بٹانا ہوگا۔ یوں میرے لیے 24 اکتوبر __20 بروز پیر اسکول میں حاضر ہونا ممکن نہیں ہوگا۔

مہربانی فرما کر مجھے 24 اکتوبر __20 کی رخصت عنایت فرمائیں۔ میں آپ کی ممنون ہوں گی۔

العارض

24 اکتوبر __20

خدیجۃ الکبریٰ طالبہ درجہ ہفتم، رول نمبر 14

برائے اساتذہ کرام: طلبہ و طالبات کو درخواست لکھنے کا طریقہ سکھائیں۔ انھیں بتائیں کہ جس شخص کے نام درخواست لکھی جا رہی ہو، پہلی سطر میں اس افسر کا عہدہ اور مقام لکھا جاتا ہے۔ درخواست کسی مرد کے نام لکھی جائے یا خاتون کے، دونوں صورتوں میں لفظ "جناب" لکھا جائے گا۔ جناب اور صاحب/صاحبہ کو ایک ساتھ لکھنا مناسب نہیں۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کیا جائے گا۔ یعنی

بخدمت جناب ہیڈ مسٹریس یا بخدمت ہیڈ مسٹریس صاحبہ

درخواست کا عنوان لکھ کر اس کے نیچے خط کھینچ دیا جاتا ہے۔

downloaded from https://infohubrmsseed.com/

Scanned with CamScanner

اس کے بعد جناب عالی (مرد کے لیے) اور جناب عالیہ (خاتون کے لیے) لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد درخواست کا مضمون لکھا جاتا ہے۔ درخواست کے آخری حصے میں استدعا کی جاتی ہے۔ آخر میں درخواست لکھنے کی تاریخ اور درخواست گزار کا نام مع دستخط آتے ہیں۔

☆ طالب علموں کو اپنے وطن اور اس کے اداروں سے محبت کرنا سکھائیں۔ انھیں بتائیں کہ اس وطن کی ہر چیز ہماری اپنی ہے۔ ہمیں ملک کے ذرے ذرے سے پیار کرنا ہے۔

معروضی سوالات

(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

اجمل خان صاحب کا شمار بہترین اساتذہ میں ہوتا ہے۔ وہ اپنے طالب علموں میں بے حد مقبول اور ہر دل عزیز ہیں۔ اُنھوں نے ہفتے کے دن کا ایک گھنٹا بات چیت کے لیے مختص کر رکھا ہے۔ اس گھنٹے میں کسی درسی کتاب کا سبق نہیں پڑھا جاتا۔ طالب علموں کو اس دن کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ وہ ہفتہ بھر سوچتے رہتے ہیں کہ مقررہ دن اپنے اس عظیم اُستاد سے کیا معلومات حاصل کریں گے۔ اس مقصد کے لیے وہ سوالات لکھ کر بھی ساتھ لاتے ہیں۔ ہفتے کا دن تھا۔ طالبعلم بہت خوش تھے۔ اجمل خان صاحب جماعت میں تشریف لائے۔ تمام طالب علم احتراماً کھڑے ہوگئے۔ اُستاد محترم نے کہا: السلام علیکم! طالب علموں نے سلام کا جواب دیا۔ اجمل خان صاحب نے اُنھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اس کے بعد اُنھوں نے طالب علموں سے اُن کا حال احوال دریافت کیا۔ ایک طالب علم کھڑا ہوا اور اس نے بڑے ادب سے کہا: جناب! میں نے پڑھا ہے کہ ہمیں اپنے قومی اداروں کا احترام کرنا چاہیے۔ آپ ہمیں بتایئے یہ قومی ادارے ہوتے کیا ہیں؟ اجمل خان صاحب نے اس طالب علم کو شاباش دی کہ اُس نے ایک عمدہ سوال کیا ہے۔ اُنھوں نے کہا: آج ہمارا موضوع ہوگا: "ہمارے قومی ادارے"۔ اجمل خان صاحب نے طالب علموں کو بتایا کہ ہمارے ملک میں ایک قومی اسمبلی کام کرتی ہے۔ پورے ملک سے لوگ اپنے نمائندے چُن کر اس اسمبلی میں بھیجتے ہیں۔ جس جگہ یہ نمائندے بیٹھتے ہیں، اُسے پارلیمنٹ ہاؤس کہتے ہیں۔ یہ اسلام آباد میں ہے۔ پارلیمنٹ کے سربراہ کو وزیر اعظم کہتے ہیں۔ وزیر اعظم کی مدد کے لیے وزرا موجود ہوتے ہیں۔ یہ اسمبلی ہمارا اہم قومی ادارہ ہے۔ یہی وہ ادارہ ہے جو ملک کے لیے قانون بناتا ہے۔ قومی نوعیت کے معاملات پر یہاں اہم فیصلے کیے جاتے ہیں اور ملک کی پالیسیاں بنائی جاتی ہیں۔ طالب علموں نے کہا: واقعی قومی اسمبلی بہت اہم ادارہ ہے۔

1. ساتویں جماعت کے استاد صاحب کا نام ہے:

(a) اکمل خاں (b) اجمل خاں (c) نور خاں (d) اصغر خاں

2. استاد صاحب نے کس دن مخصوص بات چیت کا وقت رکھا تھا:

(a) بدھ کو (b) جمعہ کو (c) ہفتہ کو (d) منگل کو

3. آج کا موضوع تھا:

(a) ہماری زراعت و صنعت (b) ہمارے قومی ادارے (c) ہمارے قومی ہیرو (d) ہمارا پیارا وطن

4. پارلیمنٹ ہاؤس میں اجلاس ہوتا ہے:

(a) صدر اور وزیر اعظم کا (b) صوبائی ممبران کا (c) قومی اسمبلی کے ارکان کا (d) گورنر صاحبان کا

5. قومی اسمبلی کا کام ہے:

(a) قانون سازی کرنا (b) سڑکیں بنوانا (c) نوکریاں دلانا (d) امن وامان قائم کرنا

6. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:

(a) قومی اسمبلی (b) اجمل خاں کی شخصیت (c) بہترین استاد (d) ہمارے قومی اداروں پر ابتدائی معلومات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

اُستاد محترم نے طالب علموں سے پوچھا: ہمارے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کون کرتا ہے؟ سب طالب علموں نے بیک زبان جواب دیا: ہماری فوج۔ اُستاد محترم نے کہا: بالکل ٹھیک۔ ہماری فوج ہماری سرحدوں کی محافظ ہے۔ یہ کسی کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ ہمارے ملک کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے۔ اگر ملک پر اچانک کوئی آفت ٹوٹ پڑے تو اس موقعے پر بھی پاک فوج اپنے بھائیوں کی خدمت کے لیے موجود ہوتی ہے۔ چند سال پہلے ہمارے ملک میں زلزلہ آیا، تو فوج نے امدادی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اسی طرح سیلاب کی مصیبت آئی، تو بھی فوج پیش پیش تھی۔ پاک فوج کے بہادر جوان پانی میں گھرے ہوئے لوگوں کو پانی سے نکال کر محفوظ مقامات تک پہنچاتے رہے۔ پاک فوج بھی ہمارے ملک کا ایک اہم قومی ادارہ ہے۔ طالب علم بڑی توجہ سے اپنے اُستاد محترم کی باتیں سُن رہے تھے۔ اُنھوں نے طالب علموں کو بتایا کہ عدلیہ بھی ایک اہم قومی ادارہ ہے۔ ایک طالب علم نے پوچھا: جناب! عدلیہ کی تھوڑی سی تفصیل بتائیں۔ اجمل خان صاحب نے کہا: آپ نے عدل کا لفظ تو سُنا ہوگا اور یقیناً اس کے معنی بھی سبھی کو معلوم ہوں گے۔ عدل وانصاف کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ ہمارے ملک میں بھی ایک ادارہ موجود ہے، جس کی ذمہ داری لوگوں کو انصاف فراہم کرنا ہے۔ اسے عدلیہ کہا جاتا ہے۔ پاکستان کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ آف پاکستان کہلاتی ہے۔ چیف جسٹس آف پاکستان اس کے سربراہ ہیں۔ سپریم کورٹ کا صدر دفتر اسلام آباد میں ہے اور اس کے ذیلی دفاتر ہر صوبے کے شہروں میں موجود ہیں۔ ایک طالب علم نے اجمل خان صاحب سے کہا: جناب! اس طرح تو پولیس بھی ایک قومی ادارہ ہے۔ اُستاد محترم نے اس طالب علم کو شاباش دی کہا: آپ نے ٹھیک کہا۔ ملک میں بہت سے قومی ادارے ہوتے ہیں۔ یہ سب ادارے کام کریں، تو ملک ترقی کرتا اور آگے بڑھتا ہے۔ پولیس ہماری جان و مال کا تحفظ کرتی ہے۔ یہ قانون توڑنے والے افراد کے خلاف کارروائی کرتی ہے۔ یہ ملک میں امن وامان قائم رکھتی ہے۔ ٹریفک پولیس سڑکوں اور شاہراہوں پر ٹریفک قوانین پر عمل درآمد کراتی ہے۔ اس سے ہمارا سفر محفوظ ہو جاتا ہے۔

7. فوج کا کام ہے:

(a) سرحدوں کی حفاظت کرنا (b) سڑکیں بنوانا (c) مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنا (d) بند باندھنا

8. پاکستان کی سب سے بڑی عدالت ہے:

(a) ہائی کورٹ (b) سیشن کورٹ (c) انٹر کورٹ (d) سپریم کورٹ

9. سپریم کورٹ کی ذمہ داری ہے:

(a) لوگوں کو سزائیں دینا (b) سزاؤں پر عمل درآمد کروانا (c) لوگوں کو انصاف فراہم کرنا (d) لوگوں کو مہنگائی سے بچانا

10. سپریم کورٹ کا صدر دفتر ہے:
(a) لاہور (b) کراچی (c) اسلام آباد (d) پشاور

11. سپریم کورٹ کے ذیلی دفاتر ہیں:
(a) لاہور (b) کراچی (c) کوئٹہ (d) تمام جوابات درست ہیں

12. پولیس کا کام ہے:
(a) امن وامان قائم کرنا (b) ٹریفک قوانین پر عمل درآمد کروانا
(c) قانون توڑنے والوں کے خلاف کارروائی کرنا
(d) تمام جوابات درست ہیں

13. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) ہمارے قومی ادارے (b) ہمارے چند قومی ادارے
(c) عدلیہ ایک اہم ادارہ (d) فوج کا کام

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق "یہ سارے ادارے اپنے ہیں" کا خلاصہ نکات کی صورت میں لکھیں۔

جواب 1: خلاصہ "یہ سارے ادارے اپنے ہیں"

اجمل خاں صاحب ہر ہفتے کے دن ایک گھنٹہ اپنے طلبا کو کورس کے علاوہ مفید معلومات دیتے ہیں۔ اس ہفتے ان کا موضوع "ہمارے قومی ادارے" تھا انھوں نے طلبا کو پارلیمنٹ ہاؤس، فوج، سپریم کورٹ آف پاکستان، پولیس، این۔آئی۔ایچ، سکول، کالجز، یونیورسٹیوں، لاہور کے عجائب گھر، پبلک لائبریریاں، ایوب نیشنل پارک راولپنڈی، پاکستان ریلوے اور پی۔آئی۔اے کے بارے میں بتایا انہوں نے بتایا کہ پارلیمنٹ ہاؤس میں قومی اسمبلی قانون سازی کرتی ہے جبکہ فوج ملک کی حفاظت کے علاوہ ہنگامی حالات میں اپنے شہریوں کی مدد کرتی ہے۔ عدلیہ لوگوں کو انصاف مہیا کرتی ہے جب کہ پولیس قانون پر عمل درآمد کرواتی ہے پاکستان ریلوے اور پی آئی اے سفری سہولیات جب کہ پارک تفریحی سہولیات بہم پہنچاتے ہیں۔ کالجز اور یونیورسٹیاں تعلیم و تربیت کا فریضہ انجام دیتی ہیں اور عجائب گھر شاندار ماضی پر روشنی ڈالتے ہیں۔ لائبریریاں رسائل اور نایاب کتب کے ذریعے لوگوں کے علوم میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ یہ ادارے قوم کی ملکیت ہیں۔ اگر یہ مضبوط ہوں گے تو ملک مضبوط ہوگا۔ اگر ان کو نقصان پہنچا تو ملک کو نقصان ہوگا۔ پاکستان کو خوشحال اور مضبوط بنانے کے لیے ان اداروں کو مضبوط بنانا ہوگا۔

سبق نمبر 16

سفر ہو رہا ہے

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پرخطر	خطرے سے بھرا	خوش پوش	عمدہ لباس پہننے والا
تفصیل اوقات	دن رات گزارنے کی تفصیل	گیسو	لمبے بال جو سر کے دونوں طرف لٹکتے ہیں
مشاغل	مشغلہ کی جمع، فرصت کے وقت میں جو کام کیا جائے	دگر ہونا	دگرگوں ہونا، الٹ پلٹ ہونا، تہہ و بالا ہونا
سرِرہ گزر	راستہ میں	حلیہ	چہرہ مہرہ
اگلنا	قے آنا	دامن	کرتے کا نچلا حصہ
کمربند	کمر پر باندھا گیا کپڑا	زیروزبر ہونا	الٹ پلٹ ہونا
ٹخنہ	پاؤں کے اوپر کا جوڑ	تماشا	نظارہ
دامن بدر	دامن کا الگ ہو جانا	گردن کے سر ہونا	گردن کے گرد لپٹ گیا ہے
سفینہ	بحری جہاز	سوٹ دھارنا	سوٹ پہننا
ٹلنے لگے ہیں	ٹکرانے لگے ہیں	گھڑی بھر	لمحہ بھر۔ تھوڑی دیر میں
سرِراہ گزر	راستے پر چلتے ہوئے	سرِراہ گزر	راستے پر چلتے ہیں
مال چہرے پر مارنا	چہرے پر بناؤ سنگھار کیے ہونا	دگر	بدل رہا ہے
بہ تفصیل	تفصیل سے	کس طور	کس طرح

نظم کا خلاصہ

شاعر ضمیر جعفری ایک مزاحیہ شاعر تھے۔ انہیں کراچی میں ایک بس کا سفر کرنا پڑا جسے انہوں نے اپنی نظم میں مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دیکھنے میں تو صرف بس کا ایک سفر ہو رہا تھا مگر بس کے اس سفر میں عجیب و غریب چیزیں دیکھنے میں آرہی تھیں۔ کسی کا آنچل گم ہو گیا تو کسی کا کمربند گردن کے گرد لپٹا ہوتا تھا۔ بس ایسے چل رہی تھی جیسے سمندر میں کوئی بحری جہاز ہچکولے کھا رہا ہو۔ مسافر اچھل اچھل کر گر رہے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرا رہے تھے بعض لوگ قے کر رہے تھے۔ شاعر کہتا ہے ایک نوجوان نے قیمتی لباس پہنا ہوا تھا، بال بڑے سنوارے ہوئے تھے، چہرے پر بناؤ سنگھار کیا ہوا تھا مگر تھوڑی دیر کے بعد ہر چیز ختم ہو گئی تھی۔ اب اسے پہچاننا بھی مشکل تھا۔ کسی کا کالر پھٹ گیا۔ کسی کے ٹماٹر کچلے گئے۔ ایک شخص کی بغل میں مرغا تھا، رش کی وجہ سے مرغا تو غائب ہو گیا مگر مرغے کی جگہ بغل میں ایک پر رہ گیا تھا۔ شاعر کہتا ہے کہ ہمیں اپنے حالات کے متعلق بھی لکھنا چاہیے کہ ہمارے روز و شب کیسے گزر رہے ہیں۔ ہمیں اپنے مشاغل اور کاروبار کے متعلق لکھنا چاہیے۔ شاعر کہتا ہے کہ تو کوئی کام نہیں ہو رہا ہے البتہ بس کا سفر ہو رہا ہے۔

نظم کا مرکزی خیال

شاعر نے اگرچہ اس نظم میں مزاح پیش کیا ہے لیکن اُس نے ہمیں اصل بات یہ سمجھائی ہے کہ بسوں میں بیچارے سوار لوگوں کو کتنی تکالیف اُٹھانی پڑتی ہیں۔ لوگ مجبور بیچارے ان بسوں میں سفر کرتے ہیں اور ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ بسوں والے چند کوڑیوں کے لیے مسافروں کو تنگ کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

اشعار کی تشریح

نہیں ہو رہا ہے مگر ہو رہا ہے		جو دامن تھا دامن بدر ہو رہا ہے
کمربند گردن کے سر ہو رہا ہے		سفینہ جو زیر و زبر ہو رہا ہے
ادھر کا مسافر اُدھر ہو رہا ہے		کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ بظاہر تو گاڑی میں سوار سارے مسافر اپنی اپنی منزل کی طرف جا رہے ہیں اور سفر کے دوران تمام لوگ اپنے اپنے کاموں سے فارغ ہوتے ہیں۔ گویا بظاہر تو کوئی کام بھی نہیں ہو رہا مگر گاڑی کے اندر جو ہلچل مچی ہوئی ہے، ایک شور سا برپا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ گاڑی میں کچھ نہ کچھ ہو رہا ہے۔ گاڑی میں اتنی بھیڑ ہے کہ اپنی اپنی اشیا کی پہچان کرنی بھی مشکل ہو گئی ہے۔ کسی کا آنچل پھٹ کر دوسرے کے پاس چلا گیا ہے اور کسی کا کمر کو باندھنے والا دوپٹہ بھیڑ کی وجہ سے کمر کی بجائے سر کے گرد لپٹا ہوا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ بس کا یہ حال کہ وہ ہچکولوں پہ ہچکولے کھا رہی ہے ایسے لگتا ہے جیسے کوئی بحری جہاز کسی طوفان کی زد میں آ گیا ہو اور بس میں سوار مسافر اُس کے ہچکولوں کی وجہ سے آپس میں ٹکرا رہے ہیں۔ یہ سارا واقعہ شاعر کو کراچی میں ایک بس کے سفر میں پیش آیا ہے۔

چلی تو مسافر اچھلنے لگے ہیں		جو بیٹھے ہوئے تھے وہ چلنے لگے ہیں
قدم جا کے ٹخنوں سے ٹلنے لگے ہیں		جو کھایا پیا تھا اُگلنے لگے ہیں
تماشا سر رہ گزر ہو رہا ہے		کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

تشریح: اس بند میں بس کے ساتھ ساتھ شاعر ہمیں سڑک کی بھی بُری حالت کے متعلق بتاتا ہے کہ جب بس چلی تو اتنے جھٹکے لگے کہ مسافر گیند کی طرح اُچھلنے شروع ہو گئے اور جو مسافر سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے وہ بھی اچھل اچھل کر ایک دوسرے کے اوپر گرنے شروع ہو گئے۔ ایسے لگ رہتا تھا جیسے مسافر بس کے اندر بھاگ رہے ہوں۔ بس کے اندر بھیڑ کا یہ حال تھا کہ مسافروں کے پاؤں ایک دوسرے کے ٹخنوں کے ساتھ ٹکرا رہے تھے۔ بعض مسافروں کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی انہوں نے قے کرنی شروع کر دی۔ یہ ایک اور بڑی مصیبت تھی کیونکہ قے کرنے والے کی اپنی طبیعت تو خراب ہو جاتی ہے۔ پھر قے کی عجیب سی بدبو ساری بس میں پھیل گئی تھی جس سے ساری بس کا ماحول خراب ہو گیا تھا۔ قے کرنے سے ایک اور نقصان یہ ہوا کہ قے کرنے والوں کے اور جو قریب قریب بیٹھے تھے ان کے کپڑے بھی خراب ہو گئے تھے۔ شاعر کہتا ہے کہ عام طور پر جب تماشا لگتا ہے تو پہلے مجمع ایک جگہ اکٹھا ہوتا ہے مگر یہ ایک ایسا تماشا تھا جو سفر کے دوران ہو رہا تھا۔ یعنی سفر بھی طے ہو رہا تھا اور لوگوں کو تماشا بھی دیکھنے کو مل رہا تھا۔ شاعر کہتا ہے کہ یہ سارا واقعہ کراچی میں ایک بس کے سفر کے دوران پیش آیا۔

جو خوش پوش گیسو سنوارے ہوئے تھا		بہت مال چہرے پہ مارے ہوئے تھا
بڑا قیمتی سوٹ دھارے ہوئے تھا		گھڑی بھر میں سب کچھ اُتارے ہوئے تھا
بیچارے کا حلیہ دگر ہو رہا ہے		کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

تشریح: شاعر کی نظر ایک ایسے نوجوان کی طرف پڑی جس پر دورِ حاضر کے آثار نمایاں تھے اُس نے سر پر لمبے لمبے بال رکھے ہوئے تھے جنہیں بڑے اچھے انداز سے سنوارا ہوا تھا۔ اُس نے اپنی خوبصورتی کو بڑھانے کے لیے اپنے چہرے پر بناؤ سنگھار بھی کیا ہوتا تھا جو اُس نے لباس زیب تن کیا ہوا تھا وہ بہت ہی قیمتی تھا جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ کسی کھاتے پیتے گھر کا چشم و چراغ ہے مگر جب بس کی بھیڑ میں پھنسا تو ہر چیز برابر ہو گئی۔ وہ سنورے ہوئے بال ایسے بکھرے پڑے تھے جیسے گھونسلے کے تنکے آپس میں اُلجھے پڑے ہوں پسینے سے شرابور ہو کر چہرے پر جو بناؤ سنگھار کیا ہوا تھا چہرے کی قدرتی خوبصورتی کو بھی ماند کر رہا تھا۔ اُس کا قیمتی سوٹ جو استری کیا ہوا تھا اُس پر جگہ جگہ سلوٹیں پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کئی دنوں سے اس سوٹ کو نہ دھویا گیا ہو اور نہ ہی استری کیا گیا ہو۔ اُس نوجوان کا اب جو حلیہ نکل آیا تھا وہ پہلے حلیے سے بالکل مختلف تھا گویا کہ ایسے لگ رہا تھا کہ یہ وہ پہلے والا انسان نہیں بلکہ کوئی اور ہے۔ یہ سارا واقعہ شاعر کو کراچی میں ایک بس کے سفر کے دوران پیش آیا۔

جو گردن میں کالر تھا "لر" رہ گیا ہے		ٹماٹر کے تھیلے میں "ٹر" رہ گیا ہے
خدا جانے مُرغا کدھر رہ گیا ہے		بغل میں تو بس ایک پر رہ گیا ہے
سفر ہر قدم پر خطر ہو رہا ہے		کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

تشریح: اس بند میں شاعر نے سفر کے حالات عجیب و غریب انداز سے پیش کیے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ بس میں اتنی بھیڑ تھی کہ بعض لوگوں کی قمیض کے کالر آدھے آدھے جدا ہو کر لٹک رہے تھے۔ شاعر نے لٹکے ہوئے کالر کو "لر" کہا ہے۔ بعض لوگ سبزی کی خرید و فروخت کر کے ا ائے تھے ان کے پاس ٹماٹروں کے تھیلے تھے۔ ٹماٹر چونکہ ایک نازک سبزی ہوتی ہے اس لیے اُن کا تو جوس نکل گیا یعنی وہ سارے کچلے گئے تھے۔ کچلے ہوئے ٹماٹروں کو شاعر نے "ٹر" کہا ہے۔ کسی ایک مسافر نے بغل میں مرغا دبایا ہوا تھا مگر وہاں تو ہر کسی کو اپنی اپنی پڑی ہوئی تھی اُس مسافر نے تھوڑی دیر کے بعد اپنے مرغے کو دیکھنا چاہا تو مرغا تو غائب تھا البتہ مرغ کا ایک پر بغل میں رہ گیا تھا۔ شاعر کہتا ہے جوں جوں سفر طے ہوتا جا رہا تھا اُس کے ساتھ ساتھ ہی سفر کے خطرات بھی بڑھتے جا رہے تھے۔ یہ سارا واقعہ شاعر کو کراچی میں ایک بس کے سفر کے دوران پیش آیا۔

وہ لکھتے ہیں، کچھ اپنے حالات لکھیے		گزرتے ہیں کس طور دن رات، لکھیے
مشاغل بہ تفصیل اوقات لکھیے		جو لکھیے تو اب اور کیا بات لکھیے
کوئی کام ہم سے اگر ہو رہا ہے		کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

تشریح: شاعر اس بند میں کہتا ہے کہ اگر لکھنا ہی ہے تو کیوں نہ ہم کچھ اپنے متعلق بھی لکھیں۔ ہمیں اپنی زندگی کے متعلق بھی لکھنا چاہیے کہ ہماری زندگی کے دن رات کس انداز سے گزر رہے ہیں اور ہمیں اپنی زندگی کے تمام مشاغل اور وہ کن کن اوقات میں کیے جاتے ہیں لکھنے چاہئیں۔ شاعر کہتا ہے کہ اس کے علاوہ اور میں کیا لکھ سکتا ہوں کہ جب میرا شغل ہی کوئی نہیں تو پھر میں لکھوں گا کیا۔ ہم شاعری کر سکتے ہیں یا پھر ہم اس وقت جو کام کر رہے ہیں وہ صرف ایک ہی کام ہے کہ ہم کراچی میں ایک بس میں یادگار سفر کر رہے ہیں جو ہمیں کبھی نہیں بھولے گا۔

Scanned with CamScanner

مشقی سوالات کا حل

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1. اس نظم میں شاعر نے جس خوش پوش نوجوان کا ذکر کیا ہے، اُس پر بس کے سفر کے دوران میں کیا بیتی؟

جواب: اس خوش پوش نوجوان کے خوب صورت کپڑے اس کے جسم سے الگ ہو گئے اور اس کا حلیہ یوں بگڑا کہ وہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔

2. چہرے پہ بہت زیادہ مال مارنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: چہرے پر بہت زیادہ میک اپ کیے ہوئے تھا۔

3. سفر کے دوران میں مرغے کا کیا بنا؟

جواب: سفر کے دوران مرغے کی بجائے بغل میں صرف ایک پر رہ گیا تھا۔

4. آپ کو اس نظم کا کون سا بند پسند آیا؟ پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیں۔

جواب: مجھے تیسرا بند بہت پسند ہے کیونکہ اس میں ایک خوش پوش نوجوان کی جو درگت بنی اس کے ذریعے بس کا عجیب و غریب سفر خوب واضح ہوا ہے۔

ب۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

1. جو خوش پوش ______ سنوارے ہوئے تھا:
(الف) چہرہ (ب) زلفیں **(ج) گیسو** (د) حلیہ

2. گھڑی بھر میں سب کچھ ______ ہوئے تھا:
(الف) نکھارے (ب) سنوارے **(ج) اتارے** (د) پکارے

3. خدا جانے ______ کدھر رہ گیا ہے:
(الف) مرغا (ب) توتا (ج) تیتر (د) کوا

4. سفر ہر ______ پر خطر ہو رہا ہے:
(الف) طرف (ب) جگہ (ج) کہیں **(د) قدم**

5. وہ لکھتے ہیں کچھ اپنے ______ لکھیے:
(الف) جذبات (ب) اوقات **(ج) حالات** (د) دن رات

ج۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب
دگر	دِگَر
بغل	بَغَل
سفر	سَفَر
خطر	خَطَر
قدم	قَدَم

د۔ دی گئی مثالوں کی روشنی میں تلازمات لکھیں:

الفاظ	جملے
ائیر پورٹ	جہاز، رن وے، پائلٹ، کنٹرول ٹاور، مسافر، انتظار گاہ، ائیر ہوسٹس پورٹر، سکیورٹی گارڈ
بس سٹاپ	مسافر، بس، بس سٹینڈ، ٹکٹ گھر، کنڈکٹر، ڈرائیور، کھوکھے والا۔
ریلوے سٹیشن	ٹکٹ گھر، ٹکٹ، مسافر، ریل گاڑی، ڈرائیور، ریلوے انجن، سامان، قلی، ریڑھی۔
لائبریری	کتب، رسائل، ریک، الماریاں، لائبریرین، کرسی، میز، کمپیوٹر، لائبریری کارڈ

سرگرمیاں: (i) اس نظم کو زبانی یاد کریں۔ (ii) کوئی اور مزاحیہ نظم اپنی کاپیوں پر لکھیں۔ (iii) کیا کبھی آپ کو ایسی بس میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا ہے جس میں بہت زیادہ رش ہو؟ اپنے اس سفر روداد لکھیے۔

(iv) تیسرے بند کے دو شعروں کو کالموں میں تقسیم کر کے لکھا گیا ہے:

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
جو خوش پوش گیسو	سنوارے	ہوئے تھا
بہت مال چہرے پہ	مارے	ہوئے تھا
بڑا قیمتی سوٹ	دھارے	ہوئے تھا
گھڑی بھر میں سب کچھ	اُتارے	ہوئے تھا

کالم "ب" میں دیے گئے "سنوارے"، "مارے"، "دھارے" اور "اُتارے" ہم آواز لفظ ہیں۔ کالم "ج" میں "بار بار دو لفظ آئے ہیں یعنی "ہوئے تھا"۔ ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں جب کہ شعر کے آخر میں آنے والے وہ لفظ یا الفاظ جو بار بار دُہرائے جاتے ہیں، انھیں ردیف کہتے ہیں۔ اب آپ اسی طرح کالم بنائیں اور دوسرے اور تیسرے بند میں استعمال ہونے والے قافیے اور ردیف کی نشان دہی کریں۔

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
چلی تو مسافر	اچھلنے	لگے ہیں
جو بیٹھے ہوئے تھے وہ	چلنے	لگے ہیں
قدم جا کے ٹخنوں سے	ٹلنے	لگے ہیں
جو کھایا پیا تھا	اگلنے	لگے ہیں

کالم ب میں اچھلنے، چلنے، ٹلنے اور اگلنے قافیے ہیں جب کہ لگے ہیں ردیف کہلاتا ہے۔

برائے اساتذہ کرام: طالب علموں کو کسی شاعر کا آسان مزاحیہ کلام سنائیں۔ بچوں کو مزاحیہ شاعری سے لطف اندوز ہونا سکھائیں۔

(i) طالب علموں کو بتائیں کہ مزاحیہ نظم کیا ہوتی ہیں۔ اُن سے دریافت کریں کہ یہ نظم اس کتاب میں شامل دوسری نظموں سے کس طرح مختلف ہے؟

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. کمربند ______ کے سر ہو رہا ہے:
(a) پنڈلی (b) کولہے **(c) گردن** (d) پگڑی

Scanned with CamScanner

2. جو مسافر بیٹھے ہوئے تھے وہ کراچی کی بس میں:
(a) چلنے لگے ہیں (b) اچھلنے لگے ہیں
(c) پاؤں سے ہلنے لگے ہیں (d) بھاگنے لگے ہیں

3. قیمتی سوٹ والا سب کچھ اتارے ہوئے تھا:
(a) دن بھر میں (b) رات بھر میں (c) لمحہ بھر میں (d) گھڑی بھر میں

4. بغل میں مرغ کی بجائے کیا رہ گیا ہے؟
(a) مرغی (b) چوزہ (c) پَر (d) پرندہ

5. شاعر کہاں کی بس میں سفر کر رہا ہے؟
(a) لاہور کی (b) پشاور کی (c) کراچی کی (d) ملتان کی

6. "سفر ہو رہا ہے" اس نظم کے شاعر کا نام ہے:
(a) حامد اللہ افسر (b) غلام مصطفےٰ تبسم (c) تاجور نجیب آبادی (d) سید ضمیر جعفری

7. سید ضمیر جعفری کی جو نظم ساتویں کی اردو کی کتاب میں شامل ہے:
(a) قائداعظم (b) نعت (c) حمد (d) سفر ہو رہا ہے

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. نظم "سفر ہو رہا ہے" کا خلاصہ اپنے لفظوں میں لکھیں۔

جواب 1: شاعر کراچی کی ایک عام بس میں سوار ہے اور وہاں جو صورت وہ محسوس کرتا ہے یا دیکھتا ہے۔ اسے مزاحیہ نظم کی صورت میں پیش کر رہا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کراچی کی بس کا سفر یوں تو جاری ہے۔ مگر سمجھو کہ کوئی سفر نہیں ہو رہا مسافر اِدھر اُدھر دھکے کھا رہے ہیں۔ اِدھر کے لوگ اُدھر اور اُدھر کے اِدھر آ جا رہے ہیں۔ جونہی بس چلی مسافر اچھلنے لگے جو کچھ ان کے پیٹ کے اندر تھا۔ وہ باہر آنا شروع ہو گیا اور یہ نظارہ سرِ راہ دکھایا جا رہا ہے۔ خوب صورت لباس کے ساتھ اپنے بالوں کو سنوارنے والے لوگ کچھ دیر بعد ہی ایسے لگ رہے تھے۔ گویا انہوں نے کچھ نہیں پہنا۔ ان کا حلیہ نہ دیکھنے والا ہو چکا تھا۔ یہ کراچی کی بس کا سفر خطرناک ہو گیا ہے کہ چیزیں آدھی موجود آدھی غائب ہو چکی تھیں۔ مرغ کی جگہ اس کا ایک پَر ملا اور ٹماٹر کے تھیلے میں کوئی ٹماٹر نہیں بچا۔ اس بس کے ذریعے سفر ہمیں دن رات کرنا پڑتا ہے۔ بس یہی ہمارا مشغلہ ہے اور یہی ہمارا کام۔

سبق نمبر 17

تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بیش بہا	بہت قیمتی	ولولہ انگیز	جوش پیدا کرنے والی	قیادت	راہنمائی
آبا و اجداد	باپ دادا	طویل	لمبی	جدوجہد	کوشش
لبیک کہنا	ہاں میں ہاں ملانا	تندہی	کوشش، محنت	منزلِ مقصود	جہاں پہنچنا ہو
تعاون	مدد	مضبوط	طاقت ور	مستحکم	مضبوط
عوام الناس	عام لوگ	وفد	چند لوگوں کا گروپ	خطیر	کافی مقدار میں
بیدار کرنا	جگانا	منظم کرنا	مضبوط بنانا	ڈرائیور	چلانے والا
فراموش کرنا	بھول جانا	پیش پیش	آگے آگے	آمادہ	تیار
واحد	اکیلی	تائید کرنا	حمایت کرنا	سکت	طاقت
مسلم	مسلمان	خطاب کیا	تقریر کی	بیداری	جگانا
کردار	کام	عوام الناس	عام لوگ	منتخب کرنا	چننا
گیٹ	بڑا دروازہ	دم لیا	سانس لیا	دیگر	دوسری
نئی جان ڈالنا	جوش وجذبہ بڑھانا	عروج	نقطۂ کمال، بلندی	نمایاں	واضح، سب سے اوپر
رقم کرنا	لکھنا	فراموش کرنا	بھول جانا	پرچم	جھنڈا
شدید	بری طرح	خطہ پاک	زمین کا پاک ٹکڑا	نظر انداز کرنا	بھلانا

حصول	حاصل کرنا	وقف کرنا	کسی کے نام کر دینا
صبر آزما	صبر کرنے والی	مادرِ ملت	قوم کی ماں
بڑھ چڑھ کر	جوش اور جذبے سے	رضا کارانہ طور پر	بغیر تنخواہ کے
سرفروش خواتین	بہادر عورتیں	اعتراف کرنا	مان لینا
مرد و زن	مرد اور خواتین		

سبق کا خلاصہ

تحریک پاکستان میں جہاں مردوں نے بھرپور حصہ لیا۔ وہاں مسلمان خواتین بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ 1942ء میں گرل سٹوڈنٹس فیڈریشن نے قائداعظمؒ کو جناح اسلامیہ کالج مدعو کیا۔ وہاں قائداعظمؒ نے فرمایا کہ ہم جلد ہی اپنے مقصد تک پہنچ جائیں گے کیونکہ خواتین بھی اب ہماری جدوجہد میں شریک ہو چکی ہیں۔ 1945ء میں لیڈی عبداللہ ہارون نے صوبہ سرحد کا دورہ کیا۔ مسلم خواتین نے مسلم لیگ کے فنڈ میں ایک بھاری رقم جمع کروائی۔ محترمہ فاطمہ جناح کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ بیگم محمد علی جوہر نے قرارداد پاکستان کی تائید کر کے خواتین کی نمائندگی کی۔ بیگم رعنا لیاقت علی خاں نے اپنے عظیم خاوند کے ساتھ بطور سیکرٹری کام کیا۔ بیگم جہاں آرا شاہنواز نے تینوں گول میز کانفرنسوں میں شرکت کی۔ پنجاب سے لیڈی مراتب علی فاطمہ بیگم، بیگم اقبال حسین، بیگم سلمیٰ تصدق حسین، بیگم شائستہ اکرام اللہ، بیگم وقار النساء نون، بیگم نواب محمد اسماعیل اور نور الصباح بیگم، جب کہ سندھ سے لیڈی صغریٰ ہدایت اللہ، بیگم خیر النساء اور فاطمہ شیخ کے نام قابل ذکر ہیں جنہوں نے تحریک پاکستان میں خوب بڑھ چڑھ کر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرا دیا۔ سول نافرمانی کی

تحریک کے دوران بہت سی خواتین پر لاٹھیاں برسائی گئیں۔ آنسو گیس پھینکی گئی۔ انھیں جیل میں ڈالا گیا۔ لیکن ان خواتین کا جذبہ آزادی پھر بھی کم نہ ہوا۔ ان سرفروش خواتین کی بدولت ہی ہندوستانی مسلمانوں کو الگ آزاد ملک جلد مل گیا۔

سبق کا مرکزی خیال

تحریک پاکستان میں مسلمان مردوں کے ساتھ خواتین نے برابر کا ساتھ دیا۔ واضح طور پر کہا جاسکتا ہے کہ خواتین کے کردار کے بغیر تحریک پاکستان کی تاریخ نامکمل نظر آتی ہے۔ اگر تحریکِ پاکستان میں خواتین اپنا کردار ادا نہ کرتیں تو مسلم لیگی مردوں کو مزید بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑتا۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1. محترمہ فاطمہ جناح کو مادرِ ملت کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: تحریک آزادی میں محترمہ فاطمہ جناح سب سے آگے تھیں۔ انھوں نے اپنی ساری زندگی اپنے بھائی کی خدمت اور پاکستان حاصل کرنے کے لیے وقف کر دی ان کی خدمات کے اعتراف میں قوم نے انھیں "مادرِ ملت" کا لقب دیا ہے۔

2. رعنا لیاقت علی خاں کون تھیں؟

جواب: رعنا لیاقت علی خاں پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ انھوں نے اپنے شوہر نامدار کے ساتھ ان کے سیکریٹری کے طور پر بھی رضاکارانہ خدمات انجام دیں۔

3. لیاقت علی خاں نے تنخواہ پر سیکرٹری کیوں نہ رکھا؟

جواب: چونکہ مسلم لیگ ایک غریب جماعت تھی اور لیاقت علی خاں کو تنخواہ دار سیکریٹری مہیا نہیں کر سکتی تھی۔ اس لیے بیگم رعنا لیاقت علی نے ان کے سیکریٹری کے طور پر کام کیا۔

4. تحریک آزادی میں حصہ لینے کی پاداش میں خواتین کو کن تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: خواتین پر لاٹھیاں برسائی گئیں۔ ان پر آنسو گیس پھینکی گئی۔ انھیں جیل خانوں میں بھیجا گیا۔ ایک بار احتجاج کے دوران ایک ریلوے پل سے نیچے گر پڑیں اور بہت سی خواتین زخمی ہوئیں۔

۲۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. قائد اعظم کی خواہش تھی کہ مسلمان خواتین:
(الف) اپنے گھروں میں رہیں (ب) آزادی کی جدوجہد میں شریک ہو جائیں
(ج) گھر کے کام کاج کریں (د) سیاست سے دُور رہیں

2. محترمہ فاطمہ جناح کو کہا جاتا ہے:
(الف) دخترِ ملت (ب) مادرِ قوم (ج) مادرِ وطن (د) مادرِ ملت

3. قواعد کی رُو سے مادرِ ملت ہے:
(الف) خطاب (ب) کنیت (ج) لقب (د) عرف

4. ۱۹۳۸ء میں مسلم لیگ کا اجلاس ہوا:
(الف) لکھنؤ میں (ب) پٹنہ میں (ج) لاہور میں (د) کراچی میں

5. قراردادِ لاہور کی تائید کرنے والی واحد خاتون راہنما تھیں:
(الف) رعنا لیاقت علی خاں (ب) فاطمہ جناح
(ج) بیگم محمد علی جوہر (د) بیگم جہاں آرا شاہنواز

6. لیڈی عبداللہ ہارون کا تعلق تھا:
(الف) پنجاب سے (ب) سندھ سے (ج) بلوچستان سے (د) کشمیر سے

7. فاطمہ بیگم کے جاری کیے گئے اخبار کا نام تھا:
(الف) پیسہ (ب) قانون (ج) جنون (د) خاتون

8. تینوں گول میز کانفرنسوں میں شریک ہونے والی خاتون راہنما تھیں:
(الف) بیگم جہاں آرا شاہنواز (ب) گیتی آرا بشیر احمد
(ج) بیگم شائستہ اکرام اللہ (د) بیگم وقار النساء نون

9. گلڈ ہال واقع ہے:
(الف) انگلستان میں (ب) ایران میں (ج) جاپان میں (د) افغانستان میں

۳۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

الفاظ	اعراب
خلافت	خِلَافَت
موقف	مُوَقَّف
تعاون	تَعَاوُن
حصول	حُصُول
سلسلے	سِلْسِلے
سکت	سَکَت
عروج	عُرُوج
احتجاج	اِحْتِجَاج
توازن	تَوَازُن
منعقد	مُنْعَقِد

۴۔ جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
بیداری	بیسویں صدی کے وسط میں ساری دنیا میں آزادی کے لیے بیداری کی لہر دوڑ گئی۔
دم لینا	اکرم نے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لے کر ہی دم لیا۔
پابند سلاسل	پکا سیاستدان وہ ہوتا ہے جو کبھی پابندِ سلاسل بھی رہا ہو۔
خراج تحسین	1965ء کی جنگ میں پاک فوج نے جو بہادری دکھائی ساری دنیا کے پریس نے اسے خراجِ تحسین پیش کیا تھا۔
منزل مقصود	کچھوا منزلِ مقصود پر پہنچ گیا لیکن خرگوش سائے میں سویا رہا۔

downloaded from https://infohubforumsised.com/

Scanned with CamScanner

ولولہ انگیز	کمانڈر نے اپنے فوجیوں کے سامنے ایک ولولہ انگیز تقریر کی۔
تعلیم یافتہ	علامہ اقبال بہت زیادہ تعلیم یافتہ انسان تھے۔
پاداش	سیاستدانوں کو کسی نہ کسی جرم کی پاداش میں جیل بھی جانا پڑتا ہے۔
جوق درجوق	اولیائے اکرام کی بدولت ہندوستان کے غیر مسلم جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے۔
لبیک کہنا	علماء اکرام کی تقاریر سن کر بہت سے لوگ جہاد کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔

۵۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد
بیداری	خواب
اعلیٰ	ادنیٰ
عوام	خواص
بہادری	بزدلی
مسلم	غیر مسلم
عام	خاص
ضروری	غیر ضروری
عروج	زوال
طویل	عریض
نامور	گمنام

۶۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

الفاظ	واحد	جمع
پیغام		پیغامات
تقریر		تقاریر
ہندو		ہنود
سلسلہ		سلاسل
تحریک		تحاریک
وفد		وفود
تقریر		تقاریر
زیور		زیورات
رقم		رقوم
خواتین	خاتون	
اعداد	عدد	
مقاصد	مقصد	

۷۔ اس سبق میں "ولولہ انگیز" استعمال ہوا ہے۔ آپ اس کی طرز پر تین مزید لفظ بنائیں جیسے "نفرت انگیز"

جواب: فتنہ انگیز، حیرت انگیز، خیال انگیز، محبت انگیز۔

۸۔ نیچے دیے گئے لفظوں کے جوڑے کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا فرق واضح ہو جائے:۔ حامی اور ہامی؛ حال اور ہال

جواب:

حامی	حمایت کرنے والا	خدا آپ کا حامی و ناصر ہو
ہامی	وعدہ، اقرار	اسلم نے میرا قرض ادا کرنے کی ہامی بھرلی
حال	(احوال)	آپ کا کیا حال ہے؟
حال	ایک زمانہ	یہ فقرہ زمانہ حال کا ہے
ہال	بڑا کمرہ	ہال میں امتحان ہو رہا ہے۔

۹۔ دی گئی مثال کو سامنے رکھ کر مزید لفظ بنائیں:

قائد سے قیادت، لائق سے ۔۔۔۔۔۔، خائن سے ۔۔۔۔۔۔

جواب: قائد سے قیادت، لائق سے لیاقت، خائن سے خیانت

سرگرمیاں: (i) اس سبق میں دو بہنوں "جہاں آرا" اور "گیتی آرا" کے نام استعمال ہوئے ہے۔ اس طرح کے چند لفظ مزید دیے جا رہے ہیں۔ لغت کی مدد سے ان کے معنی تلاش کریں اور کاپی میں لکھیں:

جواب:

عالم آرا	دنیا کو سنوارنے والی / سنوارنے والا
سریر آرا	تخت کو سجانے والا۔ تخت کو زینت بخشنے والا
حسن آرا	خوب صورتی میں اضافہ کرنے والی
صف آرا	لڑائی کے لیے قطاروں میں کھڑے ہونے والے

(ii) طالب علموں کو تین تین چار چار گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو تحریک پاکستان میں حصہ لینے والی کسی ایک ممتاز خاتون کے بارے میں مزید جاننے کا کام بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس کام سے طالب علموں میں جستجو اور تحقیق کا جذبہ پیدا ہوگا۔

(iii) لائبریری کی کسی کتاب کا مطالعہ کریں، جس میں تحریک پاکستان میں خواتین کی خدمات کا ذکر ہو۔

برائے اساتذہ کرام: طالب علموں کو بتائیں کہ جس طرح پاکستان کی تشکیل میں خواتین نے اہم کردار ادا کیا تھا، اسی طرح پاکستان کی تعمیر و ترقی کے لیے خواتین کا ہر شعبے میں آگے بڑھنا بے حد ضروری ہے۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیرالانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

ہمارا پیارا وطن پاکستان اللہ تعالیٰ کی ایک بیش بہا نعمت ہے۔ قائداعظم کی ولولہ انگیز قیادت میں ہمارے آبا و اجداد نے اس خطہ پاک کے حصول کے لیے طویل اور صبر آزما جدوجہد کی ہے۔ اس سلسلے میں ہماری خواتین بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں اور انھوں نے بھی تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تحریک پاکستان میں خواتین کے کردار کو کسی طور نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جب قائداعظم نے دیکھا کہ

Scanned with CamScanner

ہندو خواتین کانگریس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں، تو انھوں نے یہ ضرورت محسوس کی کہ مسلمان خواتین کو بھی مسلم لیگ کا بھرپور ساتھ دینا چاہیے۔ مسلمان خواتین نے قائدؒ کی آواز پر لبیک کہا اور پوری تندہی کے ساتھ آزادی کی تحریک میں حصہ لیا۔ نومبر ۱۹۴۲ء کا ذکر ہے، پنجاب گرل سٹوڈنٹس فیڈریشن کی دعوت پر قائداعظمؒ جناح اسلامیہ گرلز کالج میں تشریف لائے۔ انھوں نے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ نہ صرف مسلم مرد بلکہ مسلم خواتین اور بچے مردوں کا ساتھ دیں، جیسا کہ انھوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کے زمانے میں مردوں کا ساتھ دیا تھا، تو ہم جلد ہی اپنی منزل مقصود کو پالیں گے۔ کوئی قوم اس وقت تک مضبوط و مستحکم نہیں بن سکتی، جب تک اس کے مرد و زن مل کر حصول مقاصد کے لیے کوشش نہ کریں''۔ ۱۹۴۵ء میں آل انڈیا مسلم لیگ خواتین کی صدر لیڈی عبداللہ ہارون خواتین کے ایک وفد کے ہمراہ صوبہ خیبر پختونخوا میں تشریف لائیں۔ مسلم لیگ خواتین کے اجلاس میں ایک ہزار خواتین شامل ہوئیں۔ انھوں نے مسلم لیگ کے فنڈ کے لیے اسی ہزار روپے کی خطیر رقم چندے کے طور پر دی۔

1. ہندوؤں نے آزادی کے لیے:
(a) مسلم خواتین کو اپنے ساتھ ملایا **(b)** ہندو خواتین کو اپنے ساتھ ملایا
(c) خواتین سے کوئی کام نہ لیا (d) کوئی جواب درست نہیں

2. قائداعظمؒ 1942 میں کس کالج تشریف لے گئے:
(a) اسلامیہ کالج کوپر روڈ **(b)** جناح اسلامیہ گرلز کالج
(c) اسلامیہ کالج فار گرلز (d) گورنمنٹ گرلز کالج

3. قائداعظمؒ جناح اسلامیہ کالج فار گرلز تشریف لے گئے:
(a) 1942ء میں (b) 1943ء میں (c) 1944ء میں (d) 1945ء میں

4. لیڈی عبداللہ ہارون نے صوبہ خیبر پختونخوا کا دورہ کیا:
(a) 1942ء کو (b) 1943ء کو **(c)** 1945ء کو (d) 1946ء کو

5. لیڈی عبداللہ ہارون نے 1945 میں کس صوبے کا دورہ کیا:
(a) صوبہ پنجاب **(b)** صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) (c) صوبہ سندھ (d) صوبہ بلوچستان

6. مسلم لیگ خواتین کتنی تعداد میں شریک ہوئیں:
(a) پانچ سو (b) سات سو **(c)** ایک ہزار (d) بارہ سو

7. مسلمان خواتین نے مسلم لیگ کے فنڈ میں چندہ جمع کروایا:
(a) پچاس ہزار **(b)** اسی ہزار (c) ایک لاکھ (d) دو لاکھ

8. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) قائداعظمؒ کا اسلامیہ کالج کا دورہ (b) خواتین کا مسلم لیگ کے فنڈ میں حصہ
(c) جنگ آزادی اور مسلمان خواتین (d) تحریک آزادی اور خواتین کا کردار

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

تحریک پاکستان میں جب خواتین کے کردار کی بات کی جائے گی، تو قائداعظمؒ کی پیاری بہن محترمہ فاطمہ جناحؒ کی قربانیوں کے ذکر کو کون نظر انداز کر سکتا ہے۔ انھوں نے اپنی پوری زندگی اپنے بھائی کا ساتھ دیا۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ نے مسلم لیگ کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے کے لیے، جو جدوجہد کی، تاریخ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ اس تحریک میں سب سے پیش پیش تھیں اور مسلمان خواتین ان کے ساتھ قدم بقدم چل رہی تھیں۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ کی انھی خدمات کے اعتراف کے طور پر قوم نے انھیں ''مادرِ ملت'' یعنی قوم کی ماں کا لقب دیا۔ پردے کی سخت پابندی کرنے کے باوجود بیگم محمد علی جوہر نے سیاست میں سرگرم حصہ لیا۔ انھوں نے ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس منعقدہ لکھنؤ کے موقع پر مسلمان خواتین کے اجلاس کی صدارت کی۔ اسی اجلاس میں مسلم لیگ (شعبۂ خواتین) کا قیام عمل میں آیا۔ ۱۹۳۸ء میں مسلم لیگ کا اجلاس پٹنہ میں منعقد ہوا۔ اس میں خواتین کی ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ اس کمیٹی کی صدارت بیگم محمد علی کو سونپی گئی۔ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں ہونے والا مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس کس کو یاد نہ ہوگا۔ آپ برصغیر کی واحد خاتون رہنما تھیں، جنھوں نے قرارداد لاہور کی تائید کی۔ پاکستان کے پہلے وزیراعظم نواب زادہ لیاقت علی خاں کی اہلیہ محترمہ رعنا لیاقت علی خاں اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ انھوں نے ملک کے دور دراز حصوں کا سفر کیا اور مسلم لیگ کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ لیاقت علی خاں آل انڈیا مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل تھے۔ مسلم لیگ ایک غریب جماعت تھی اور اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ لیاقت علی خاں کو سیکرٹری مہیا کیا جائے اور اس کی تنخواہ ادا کی جائے۔ رعنا لیاقت علی خاں نے رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات اس کام کے لیے پیش کیں۔ فاطمہ بیگم مشہور زمانہ ''پیسہ اخبار'' کے مدیر محبوب عالم کی صاحب زادی تھیں۔ انھوں نے مسلم خواتین کو بیدار کرنے میں سرگرم حصہ لیا۔ فاطمہ بیگم نے ''خاتون'' نامی اخبار بھی جاری کیا۔ اس اخبار کے وسیلے سے انھوں نے مسلم لیگ اور قائداعظمؒ کے پیغام کو عوام الناس تک پہنچایا۔

9. فاطمہ جناح نے اپنی پوری زندگی:
(a) سرکاری ملازمت کی (b) تحریک پاکستان چلاتی رہیں
(c) اپنے بھائی کی خدمت کے لیے وقف کر دی (d) کبھی جھوٹ نہیں بولا

10. محترمہ فاطمہ جناح کا لقب ہے:
(a) سرمایۂ ملت (b) دخترِ ملت (c) بانیۂ ملت **(d)** مادرِ ملت

11. لکھنؤ میں مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس ہوا تھا:
(a) 1935ء (b) 1936ء **(c)** 1937ء (d) 1938ء

12. پٹنہ میں مسلم لیگ کا اجلاس ہوا تھا:
(a) 1937ء **(b)** 1938ء (c) 1939ء (d) 1940ء

13. 1938ء کے پٹنہ اجلاس میں خواتین کی کمیٹی کی صدارت سونپی گئی:
(a) محترمہ فاطمہ جناح کو **(b)** بیگم محمد علی کو
(c) بیگم رعنا لیاقت علی خاں کو (d) بیگم جہاں آرا شاہنواز کو

14. 1940 کا تاریخی اجلاس کس شہر میں ہوا تھا:
(a) لکھنؤ (b) دہلی (c) پٹنہ **(d)** لاہور

15. لاہور میں مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس ہوا تھا:
(a) 1937ء (b) 1938ء (c) 1939ء **(d)** 1940ء

16. لیاقت علی خاں آل انڈیا مسلم لیگ کے تھے:
(a) جنرل سیکرٹری (b) صدر (c) نائب صدر (d) جائنٹ سیکرٹری

17. بیگم رعنا لیاقت علی نے لیاقت علی خاں کے ساتھ کام کیا بطور ان کی:
(a) مددگار **(b)** سیکرٹری (c) مشیر (d) وزیر

18. پیسہ اخبار کے مدیر کا نام تھا:
(a) مقصود عالم (b) حبیب عالم **(c)** محبوب عالم (d) محمود عالم

19. محبوب عالم نے جو اخبار نکالا اس کا نام تھا:
(a) آزادی (b) جذبہ **(c)** پیسہ اخبار (d) پاکستان

Scanned with CamScanner

20. مولوی محبوب عالم کی بیٹی کا نام تھا:

(a) آمنہ بیگم (b) فاطمہ بیگم (c) خدیجہ بیگم (d) سلمٰی بیگم

21. فاطمہ بیگم نے جو اخبار جاری کیا اس کا نام تھا:

(a) خاتون (b) بزمِ خواتین (c) لڑکیاں (d) خواتین

22. خاتون نامی اخبار نے:

(a) قائداعظم کی زندگی بارے روشنی ڈالی (b) قائداعظم کا پیغام عام لوگوں تک پہنچایا
(c) طالبات میں آزادی کا شعور پیدا کیا (d) پاکستان کی آزادی کی تحریک چلائی

23. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:

(a) محترمہ فاطمہ جناح کی خدمات (b) مسلم لیگ میں شعبہ خواتین کا قیام
(c) تحریک پاکستان کی اہم خاتون کارکن (d) خواتین اور اخبارات

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق "تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار" کا خلاصہ نکات کی صورت میں لکھیں۔

جواب 1: (i) تحریک پاکستان میں خواتین نے بھی مردوں کے شانہ بہ شانہ حصہ لیا

(ii) 1942ء میں گرلز سٹوڈنٹس فیڈریشن نے قائداعظم کو جناح اسلامیہ کالج آنے کی دعوت دی

(iii) وہاں قائداعظم نے خواتین کے جنگ آزادی میں شامل ہونے کو سراہا۔

(iv) 1945ء میں لیڈی عبداللہ ہارون نے صوبہ سرحد کا دورہ کیا۔

(v) مسلم خواتین نے مسلم لیگ کے فنڈ میں ایک خطیر رقم جمع کروائی

(vi) محترمہ فاطمہ جناح نے اپنی تمام زندگی قائداعظم کی خدمت اور آزادی کے لیے وقف کر دی تھی

(vii) بیگم محمد علی جوہر نے قرارداد پاکستان کی تائید کر کے خواتین کی نمائندگی کی

(viii) بیگم رعنا لیاقت علی خاں نے لیاقت علی خاں کی سیکریٹری کے طور پر کام کیا۔

(ix) بیگم جہاں آرا شاہنواز نے تینوں گول میز کانفرنسوں میں شمولیت کر کے خواتین کی نمائندگی کی۔

(x) پنجاب اور سندھ سے کئی نامور خواتین نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

(xi) ایک نڈر لڑکی صغریٰ بی بی نے لاہور کے لاٹ صاحب کے دفتر پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرا دیا۔

(xii) سول نافرمانی کی تحریک کے دوران بہت سی خواتین نے لاٹھیاں کھائیں۔ جیل کا مزا بھی چکھا

(xiii) پشاور میں ایک احتجاج کے دوران ریلوے پل سے گر کر زخمی بھی ہوئیں۔

(xiv) مسلم خواتین نے چندہ اکٹھا کیا، مردوں کا حوصلہ بڑھایا۔ تحریک آزادی میں ان کی خدمات کو بھلایا نہیں جا سکتا۔

سبق نمبر 18

ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ترجیح	فوقیت	قدم قدم پر	جگہ جگہ	مفادات	فائدے
فاقے سے ہونا	کچھ نہ کھائے ہونا	کشادگی	فراخی، آسانی	پس پشت ڈالنا	بھلا دینا
مقدم سمجھنا	اولیت دینا	جسدِ واحد	ایک جسم	جلا ہونا	پھنسا ہونا
حجۃ الوداع	آخری حج	عالم میں	حالت میں	مانند	طرح
قدم رکھنا	پہنچنا	سمت	طرف	قاصر ہونا	ممکن نہ ہونا
خون کا رشتہ	بہن بھائی ہونا	تنگی کاٹنا	تکلیف اٹھانا	ساجھے دار	حصہ دار، شریک
درخشندہ	روشن	یک جان	ایک جان	پلٹنا	واپس آنا
روح پرواز کرنا	فوت ہو جانا	یگانگت	اتفاق، اتحاد	سرخرو ہونا	کامیاب ہونا
بہترین	سب سے اچھی	آفت زدہ	مصیبت کے مارے	اٹھ کھڑے ہونا	تیار ہونا
پڑوسی	ہم سایہ	ڈھے جانا	تباہ ہو جانا	بن پڑنا	ممکن ہونا
فلاح و بہبود	بہتری، بھلائی	آزمائش	امتحان	خبر گیری کرنا	خیر خیریت دریافت کرنا
زریں	سنہری	دوچار ہونا	سامنا کرنا	الامان و الحفیظ	خدا کی پناہ، خدا بچائے

خیرخواہ	ہمدرد	بانٹیں	تقسیم کریں
حیوان	جانور	خودغرضی	اپنا مطلب نکالنا
اولیت دینا	ضروری سمجھنا	ناگہانی آفت	اچانک آنے والی مصیبت
ایثار	قربانی	اوراق	ورق کی جمع۔ صفحے
اخوت	بھائی چارہ	بے سروسامانی	خالی ہاتھ
عالم	حالت	یک دل	ایک دل
مامور ہونا	مقرر ہونا		

downloaded from https://
Scanned with CamScanner

سبق کا خلاصہ

انسان ایک معاشرتی حیوان ہے اسے ہر جگہ دوسروں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسروں کے کام آنا اور مصیبت میں ان کی مدد کرنا ہی اصل انسانیت ہے۔ اپنی ضروریات پر دوسرے کی ضرورت کو ترجیح دینا ایثار کہلاتا ہے۔ اسلام میں ایثار پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ تاریخ اسلام ایثار کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ مواخات مدینہ اور جنگ یرموک میں پانی پلانے کا واقعہ اس کی روشن مثالیں ہیں۔ پاکستان میں جب بھی کوئی آسمانی آفت ٹوٹی۔ یہاں کے رہنے والوں نے اپنے بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کی۔ یہ امداد کپڑوں، لحافوں، اجناس اور روپوں کی صورت میں تھی۔ پاکستان اور آزاد کشمیر میں 2005ء میں ایک شدید زلزلہ آیا تھا۔ پوری پاکستانی قوم ان زلزلہ زدگان کی مدد کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی اس طرح 2010ء کے سیلاب میں جہاں جہاں سیلاب نے نقصانات کیے۔ ان سیلاب زدگان کی مدد دامے، درمے، سخنے، قدمے ہر طرح سے کی گئی۔ ایسے مواقع کسی قوم کی آزمائش ہوتے ہیں اور ہم اس آزمائش میں سرخرو ہوئے۔

سبق کا مرکزی خیال

اگر انسان کے اندر ہمدردی وتعاون کے جذبات موجود ہیں تو وہ انسان کہلانے کا حقدار ہے ورنہ یہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔ اسلام ہم سے ایسے ہی جذبات کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس لیے ہجرت مدینہ ہو یا جنگ یرموک ۲۰۰۵ء میں مظفر آباد کا زلزلہ ہو یا ۲۰۱۰ء میں پاکستان کا سیلاب، ہر مشکل گھڑی میں مسلمانوں نے ایثار وقربانی کی مثالیں قائم کیں۔ آئندہ کے لیے بھی ہمیں اس کا پختہ عہد کرنا چاہیے کہ مشکل کی کسی گھڑی میں بھی ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ایثار و ہمدردی کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1. انسان ایک معاشرتی حیوان ہے، اس جملے کی وضاحت کریں۔

جواب: انسان دوسرے جانداروں کی طرح کھاتا پیتا، چلتا پھرتا ہے۔ یہ بات بھی کرتا ہے اور بوتا بھی ہے۔ اس کو حیوان ناطق کہتے ہیں۔ یہ دوسرے حیوانوں کے برعکس مل جل کر رہنے کا عادی ہے۔ یہ گھروں میں، محلوں میں، دیہاتوں میں اور شہروں میں دوسرے انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے۔ یہ معاشرہ تشکیل دیتا ہے اس لیے اسے معاشرتی حیوان کہا جاتا ہے۔

2. اصل انسانیت کیا ہے؟

جواب: دوسروں کے کام آنا اور مصیبت میں ان کی مدد کرنا اصل انسانیت ہے۔

3. ایثار کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اپنی ضروریات کی قربانی دے کر دوسروں کی مدد کرنا ایثار کہلاتا ہے۔

4. ایثار کے جذبے کے کیا تقاضے ہیں؟

جواب: ایثار کے جذبے کے تقاضے یہ ہیں۔ دوسروں کو اپنے پر مقدم سمجھنا، کسی کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنا، اپنی خواہشات کو بھول کر اپنے بھائیوں کے کام آنا۔

5. مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: مسلمان جسد واحد یعنی ایک جسم کی طرح ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جیسے جسم کے کسی حصہ کو تکلیف ہو تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ ویسے اگر کسی مسلمان کو کوئی پریشانی اور بے چینی ہو تو دوسرے مسلمانوں کو بھی اس پریشانی کو محسوس کرنا چاہیے۔

6. ناگہانی آفات سے کیا مراد ہے؟

جواب: ناگہانی آفات سے مراد وہ اچانک مصیبتیں ہیں جو قدرتی طور پر انسان پر نازل ہوتی ہیں جیسے زلزلے، سونامی، سیلاب یا تیز بارشیں اور تیز آندھیاں۔

7. انصار مدینہ نے ایثار کا کیا ثبوت دیا؟

جواب: انصار مدینہ نے مہاجرین کو اپنا بھائی بنا لیا ان کو کاروبار، زمینوں میں حصہ دیا۔ گھر بار میں حصے دار بنایا خود تکلیف اٹھائی لیکن مہاجرین کو آرام مہیا کیا۔

۲۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. انسان ایک حیوان ہے:
(الف) معاشی **(ب)** معاشرتی (ج) سیاسی (د) اخلاقی

2. مسلمانوں کی مثال ایسے ہے جیسے:
(الف) فرد واحد (ب) جنس واحد **(ج)** جسد واحد (د) قسم واحد

3. اصل انسانیت ہے:
(الف) دولت جمع کرنا (ب) ملازمت کرنا (ج) حکومت کرنا **(د)** خدمت کرنا

4. زخمیوں کو پانی پلانے والا واقعہ رونما ہوا:
(الف) جنگ بدر میں (ب) جنگ احد میں (ج) جنگ خندق میں **(د)** جنگ یرموک میں

5. پاکستان کو شدید زلزلے نے ہلا کر رکھ دیا:
(الف) ۸-اگست ۲۰۰۵ء کو (ب) ۸-ستمبر ۲۰۰۵ء کو **(ج)** ۸-اکتوبر ۲۰۰۵ء کو (د) ۸-نومبر ۲۰۰۵ء کو

۳۔ جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
خبر گیری کرنا	بیمار کی خبر گیری کرنا نیکی کا کام ہے۔
ناگہانی آفت	ناگہانی آفت کے دوران ایک دوسرے سے ہمدردی کرنا بہت ضروری ہے۔
ایثار	اسلام اپنے ماننے والوں کو ایثار کا درس دیتا ہے۔
بے سروسامانی	قیام پاکستان کے وقت بہت سے مسلمان بے سروسامانی کی حالت میں لاہور پہنچے۔
حسن سلوک	آپ کے حسن سلوک کی بات ہر جگہ کی جا رہی ہے۔
ساجھے دار	میں کاروبار میں آپ کا ساجھے دار بننا چاہتا ہوں۔
درخشندہ	میجر عزیز بھٹی پاک فوج کا ایک درخشندہ ستارہ تھا جس نے نشان حیدر حاصل کیا۔
فلاح و بہبود	حکومت کو چاہیے کہ عوام کی فلاح و بہبود کے کام شروع کرے۔

Scanned with CamScanner

۴۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

متضاد	الفاظ
حیوان	انسان
نفع	نقصان
ایثار	خودغرضی
کشادگی	تنگی
اقرار	انکار

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

واحد	جمع	جمع	واحد
مفاد	مفادات	تکالیف	تکلیف
صحابی	صحابہ	اجسام	جسم
ورق	اوراق	مہاجرین	مہاجر
موقع	مواقع	آفات	آفت

۶۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

اعراب	الفاظ
اُخُوت	اخوت
یَگانَت	یگانگت
اَصْل	اصل
جَسَد	جسد
مُہَاجِر	مہاجر
سَمْت	سمت

۷۔ جنگ یرموک کا واقعہ آپ نے پڑھا ہے۔ اسے ایک کہانی کی صورت میں اپنے لفظوں میں دوبارہ لکھیں۔

جواب: یرموک کے میدان میں لڑائی جاری تھی۔ دونوں طرف سے لوگ جانیں ہار رہے تھے اور کئی ایک زخمی ہوئے تھے ایک شخص کی زخمیوں کو پانی پلانے کی ڈیوٹی تھی وہ جہاں بھی کوئی زخمی دیکھتا ادھر جاتا تاکہ اسے پانی پلائے اسی دوران ایک طرف سے آواز آئی مجھے پانی دو۔ وہ آدمی پانی لے کر ادھر بھاگا ابھی اس نے زخمی کو پانی پلایا نہیں تھا کہ اس نے ایک اور آواز سنی "پانی!" زخمی سپاہی نے خود پانی پینا پسند نہ کیا اور پانی پلانے والے سے کہا کہ دوسرے زخمی کو پانی پلائے شاید اسے میری نسبت پانی کی زیادہ ضرورت ہو۔ پانی پلانے والا دوسرے زخمی کے پاس پہنچا تو ابھی اس نے اسے پانی نہیں پلایا تھا کہ ایک آواز آئی "پانی!" اس زخمی نے بھی پانی پینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ پہلے اس زخمی کو پانی پلاؤ جس نے ابھی ابھی پانی مانگا ہے۔ پانی پلانے والا تیسرے زخمی کے پاس پہنچا۔ تو وہ شہید ہو چکا تھا۔ پانی پلانے والا دوسرے زخمی کے پاس آیا۔ اتنے میں وہ بھی جنت سدھار چکا تھا۔ اب وہ سب سے پہلے زخمی کے پاس آیا۔ تو پتہ چلا کہ اس کی روح بھی پرواز کر چکی ہے۔ یوں تینوں صحابہ نے شہادت پائی اور ایثار کی ایک روشن مثال قائم کی۔

۸۔ اس سبق میں آپ نے "مامور" کا لفظ پڑھا ہے۔ اس سے ملتا جلتا ایک اور لفظ ہے "معمور"۔ ان دونوں لفظوں کے معنی لغت سے دیکھیں اور دونوں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

ٹیکس اکٹھا کرنے کے لیے حکومت نے کئی ایک اہلکار اس کام کے لیے مامور کیے ہیں۔	مقرر کیا گیا	مامور
مہمان کو شہد اور دودھ سے معمور پیالہ پیش کیا گیا۔	بھرا ہوا	معمور

۹۔ اس سبق میں آپ نے "سیلاب زدہ" اور "آفت زدہ" کے لفظ پڑھے ہیں "زدہ" کے معنی ہیں مارا ہوا۔ یوں "سیلاب زدہ" کے معنی ہوئے "سیلاب کا مارا ہوا" آپ اس طرح کے ان الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں پر لکھیں:

معنی	الفاظ
قحط کا مارا ہوا	قحط زدہ
آفت کا مارا ہوا	آفت زدہ
غم کا مارا ہوا	غم زدہ
مصیبت کا مارا ہوا	مصیبت زدہ

۱۰۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں۔

جواب: انسان ایک معاشرتی حیوان ہے اسے ہر جگہ دوسروں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسروں کے کام آنا اور مصیبت میں ان کی مدد کرنا ہی اصل انسانیت ہے۔ اپنی ضروریات پر دوسرے کی ضرورت کو ترجیح دینا ایثار کہلاتا ہے۔ اسلام میں ایثار پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ تاریخ اسلام ایثار کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ مواخات مدینہ اور جنگ یرموک میں پانی پلانے کا واقعہ اس کی روشن مثالیں ہیں۔ پاکستان میں جب بھی کوئی آسمانی آفت ٹوٹی۔ یہاں کے رہنے والوں نے اپنے بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کی۔ یہ امداد کپڑوں، لحافوں، اجناس اور روپوں کی صورت میں کی۔ پاکستان اور آزاد کشمیر میں 2005ء میں ایک شدید زلزلہ آیا تھا۔ پوری پاکستانی قوم ان زلزلہ زدگان کی مدد کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی اس طرح 2010ء کے سیلاب میں جہاں جہاں سیلاب نے نقصانات کیے۔ ان سیلاب زدگان کی مدد دامے، درمے، سخنے، قدمے ہر طرح سے کی گئی۔ ایسے مواقع کسی قوم کی آزمائش ہوتے ہیں اور ہم اس آزمائش میں سرخرو ہوئے۔

سرگرمیاں: (I) آپ کا ایک ساتھی طالب علم غریب ہے۔ اس کے والدین اس کی پڑھائی کے اخراجات ادا نہیں کر سکتے۔ آپ کو اس کی پریشانی کا علم ہوتا ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ وہ تعلیم ترک نہ کرے آپ اس کے لیے کیا کریں گے؟

(II) طالب علموں سے سوال کریں کہ کیا انھوں نے کبھی ایثار کا مظاہرہ کیا ہے؟ طالب علم اپنے واقعات دیگر طالب علموں کو سنائیں۔

(III) طالب علموں کو "سیلاب کی تباہ کاریوں" کے موضوع پر مضمون لکھنے کو کہیں۔ لکھنے سے پہلے طالب علموں سے سیلاب اور اس سے ہونے والے نقصانات کے بارے میں زبانی تبادلۂ خیال کریں۔ استاد چند تحریر پر مختلف سوالات لکھے اور طالب علموں سے ان کے جوابات حاصل کیے جائیں۔ چند سوالات یہ ہو سکتے ہیں:

downloaded from https://infohubhmssed.com/

Scanned with CamScanner

☆ سیلاب کن دو لفظوں سے مل کر بنا ہے؟
☆ سیلاب کیوں آتے ہیں؟ ☆ سیلاب سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟
☆ سیلاب سے بچاؤ کے لیے کیا تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں؟

بچوں سے مذکورہ سوالات کے جواب حاصل کیے جائیں۔ استاد پس منظر میں رہنے کی کوشش کرے۔ البتہ جہاں طالب علموں کی معلومات میں اضافہ کرنا مقصود ہو، استاد گفتگو میں حصہ لے سکتا ہے۔ گفتگو کے بعد طالب علموں کو آزادانہ مضمون لکھنے کو کہا جائے۔ طالب علموں کے لکھے گئے مضمون بغور دیکھے جائیں اور مناسب حوصلہ افزائی کی جائے۔

برائے اساتذہ کرام: طالب علموں کو ناگہانی آفات کے بارے میں مزید بتائیں۔ اُن کے اندر جذبۂ ایثار اُبھاریں۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

کہا جاتا ہے کہ انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ وہ مُعاشرے میں رہنے پر مجبور ہے۔ اسے قدم قدم پر دوسروں کے سہارے کی ضرورت پڑتی ہے۔ انسان وہی ہے، جو دوسروں کا خیر خواہ اور ہمدرد ہو۔ اگر انسان دوسروں کے دُکھ درد کو اپنا دُکھ درد نہیں سمجھتا، تو وہ انسان کہلانے کا حق دار نہیں۔ دوسروں کے کام آنا اور مصیبت میں اُن کی مدد کرنا ہی اصل انسانیت ہے۔ جب جذبۂ ہمدردی بڑھ جاتا ہے، تو انسان دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دینے لگتا ہے۔ وہ اپنے ذاتی مفادات کو پسِ پُشت ڈال کر اپنے بھائی بندوں کے مفادات کو اولیت دینے لگتا ہے، وہ اپنی خواہشات کو بھول کے اپنے بھائیوں کے کام آتا ہے۔ وہ اپنی ضروریات کی قربانی دے کر دوسروں کی مدد کرتا ہے، اس جذبے کا نام ایثار ہے۔ اسلام نے ہمیں ایثار کی تعلیم دی ہے۔ قرآن مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے جذبۂ ایثار کی تعریف ان لفظوں میں کی گئی ہے۔ (ترجمہ) ''اور ان کو اپنی جانوں پر مقدم رکھتے ہیں، خواہ وہ خود بھی فاقے سے ہوں'' (سورۃ الحشر آیت نمبر ۹) اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''مسلمان جسدِ واحد کی مانند ہیں، اگر جسم کا ایک حصہ تکلیف میں، مبتلا ہو تو پورا جسم بے چینی اور بے آرامی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔'' (صحیح بخاری، صحیح مسلم) حجۃ الوداع کے موقعے پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔'' ایک حدیث پاک کے مطابق ''جو کسی مسلمان کی پریشانی دُور کرتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پریشانی دور کرے گا۔ (صحیح مسلم)

1. انسان کو ______ پر دوسروں کے سہارے کی ضرورت ہے:
(a) جگہ جگہ (b) ہر وقت (c) قدم قدم (d) ہر موڑ

2. اصل انسانیت ہے:
(a) دوسروں کے کام آنا (b) مصیبت میں مدد کرنا
(c) دونوں جواب درست ہیں (d) کوئی جواب درست نہیں

3. ایثار کا مفہوم ہے:
(a) اپنے آپ کو دوسروں پر ترجیح دینا (b) ہر وقت دوسروں سے خوش رہنا
(c) اپنے ذاتی مفادات کو سامنے رکھنا
(d) اپنی ضروریات کی قربانی دے کر دوسروں کی مدد کرنا

4. ''مسلمان جسدِ واحد کی مانند ہیں'' یہ حدیث پاک موجود ہے:
(a) صحیح بخاری میں (b) صحیح مسلم میں
(c) دونوں جواب درست ہیں (d) کوئی جواب درست نہیں

5. حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا گیا:
(a) مسلمان جسدِ واحد کی مانند ہیں (b) ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے
(c) جو کسی مسلمان کی پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پریشانی دور کرے گا
(d) اگر جسم کا ایک حصہ تکلیف میں ہو تو پورا جسم بے چینی اور بے آرامی میں مبتلا ہو جاتا ہے

6. صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جذبہ ایثار کی تعریف کس سورۃ میں کی گئی ہے:
(a) سورۃ الرحمٰن (b) سورۃ یٰس (c) سورۃ الفتح (d) سورۃ الحشر

7. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) انسان، معاشرتی حیوان (b) ایثار کا مفہوم
(c) ایثار کا مفہوم اور اسلام کی تعلیم (d) انسان اور اسلام

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

تاریخ اسلام کے اوراق ایثار و ہمدردی کی روشن مثالوں سے بھرے پڑے ہیں۔ کفار مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر مسلمانوں نے مدینے کی طرف ہجرت کی۔ مسلمانوں نے اپنا گھر بار، مال و دولت چھوڑ چھاڑ کر بے سر و سامانی کے عالم میں مدینے کی سرزمین پر قدم رکھا۔ اہل مدینہ نے اپنے مہاجر بھائیوں کے ساتھ جو حسن سلوک کیا، وہ قیامت تک یاد رکھا جائے گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا انصارِ مدینہ نے اس نئے رشتے کو خون کے رشتے سے بھی بڑھ کر نبھایا۔ اُنھوں نے اپنے گھروں میں اپنے بھائیوں کو بسایا، باغات وغیرہ میں انھیں شریک اور ساجھے دار بنایا، خود تنگی کاٹی، مگر اپنے مہاجر بھائیوں کے لیے کشادگی مہیا کی۔ دُنیا کی تاریخ اس طرح کے ایثار کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اسی طرح ایثار کی ایک اور درخشندہ مثال دیکھیں۔ یرموک کے میدان میں لڑائی جاری ہے۔ ایک شخص زخمیوں کو پانی پلانے کی خدمت پر مامور ہے۔ ایک طرف سے اُس کے کان میں آواز آتی ہے پانی! وہ آواز کی سمت بڑھتا ہے۔ مشکیزے سے پانی کا پیالہ بھرتا ہے اور اپنے زخمی بھائی کو پیش کرتا ہے، وہ پانی کا پیالہ پکڑنے کے بالکل قریب ہے کہ ایک اور زخمی کی آواز آتی ہے پانی! پہلا زخمی یہ کہ کر پانی پینے سے انکار کر دیتا ہے کہ پہلے میرے اُس بھائی کو پانی پلاؤ۔ اُس کی پیاس کی شدت مجھ سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ پانی پلانے والا مشکیزہ اُٹھائے، پانی کا پیالہ ہاتھ میں تھامے دوسرے زخمی کے پاس آتا ہے، وہ اُس کو پانی پیش کرنے ہی والا ہوتا ہے کہ ایک تیسرے زخمی کی آواز آتی ہے پانی! دوسرا زخمی بھی پانی پینے سے انکار کر دیتا ہے، وہ پانی پلانے والے سے عرض کرتا ہے کہ پہلے اُس زخمی کو پانی پیش کیا جائے۔ پانی پلانے والا تیزی سے تیسرے زخمی کا رُخ کرتا ہے، مگر اُس کے پہنچنے سے پہلے وہ شہادت پا چکا ہوتا ہے۔ پانی پلانے والا پلٹتا ہے۔ دُوسرے زخمی کے پاس آتا ہے، مگر اُس کی رُوح بھی پرواز کر چکی ہوتی ہے۔ اب وہ پہلے زخمی کی طرف آتا ہے، مگر وہ بھی شہید ہو چکا ہوتا ہے۔ یوں تینوں مسلمان زخمیوں نے اپنی جانیں دے دیں، لیکن اپنی پیاس پر اپنے بھائی کی پیاس کو ترجیح دی۔ اس سے بڑھ کر ایثار کا اعلیٰ نمونہ اور کیا ہو سکتا ہے!

8. کفارِ مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر مسلمانوں نے ہجرت کی:

(a) شام کی طرف (b) مدینے کی طرف (c) حبشہ کی طرف (d) طائف کی طرف

9. ہجرت کے وقت مسلمان:

(a) مال و دولت لے گئے (b) بے سروسامانی کے عالم میں گئے

(c) ریوڑ لے گئے (d) مالِ تجارت لے گئے

10. بھائی بھائی بنا دیا گیا:

(a) ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

(b) ایک مہاجر کو دوسرے مہاجر کا

(c) ایک انصاری کو دوسرے انصاری کا (d) ایک مہاجر کو ایک انصاری کا

11. پانی پلانے والا ایثار کا واقعہ پیش آیا:

(a) جنگِ بدر میں (b) جنگِ خندق میں (c) جنگِ یرموک میں (d) جنگِ خیبر میں

12. پانی پلانے کے واقعہ میں کتنے زخمی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید ہوئے:

(a) ایک (b) دو (c) تین (d) چار

13. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:

(a) ہجرتِ مدینہ (b) جنگِ یرموک کا ایک واقعہ

(c) مؤاخاتِ مدینہ اور جنگِ یرموک میں ایثار کی مثال (d) جذبہ ایثار کی مثال

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق "ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا" کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب 1: انسان ایک معاشرتی حیوان ہے اسے ہر جگہ دوسروں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسروں کے کام آنا اور مصیبت میں ان کی مدد کرنا ہی اصل انسانیت ہے۔ اپنی ضروریات پر دوسرے کی ضرورت کو ترجیح دینا ایثار کہلاتا ہے۔ اسلام میں ایثار پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ تاریخِ اسلام ایثار کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ مؤاخاتِ مدینہ اور جنگِ یرموک میں پانی پلانے کا واقعہ اس کی روشن مثالیں ہیں۔ پاکستان میں جب بھی کوئی آسمانی آفت ٹوٹی۔ یہاں کے رہنے والوں نے اپنے بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کی۔ یہ امداد کپڑوں، لحافوں، اجناس اور روپوں کی صورت میں تھی۔ پاکستان اور آزاد کشمیر میں 2005ء میں ایک شدید زلزلہ آیا تھا۔ پوری پاکستانی قوم ان زلزلہ زدگان کی مدد کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی اس طرح 2010ء کے سیلاب میں جہاں جہاں سیلاب نے نقصانات کیے۔ ان سیلاب زدگان کی مدد دامے، درمے، سخنے، قدمے ہر طرح سے کی گئی۔ ایسے مواقع کسی قوم کی آزمائش ہوتے ہیں اور ہم اس آزمائش میں سرخرو ہوئے۔

سبق نمبر 19

یوم دفاع پاکستان

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تاریکی	اندھیرا	نوعیت	قسم	پڑوسی	ہمسایہ
عیدالفطر	یکم شوال کو منائی جانے والی عید	عیدالاضحیٰ	10 ذوالحجہ کو منائی جانے والی عید	ایسٹر	عیسائیوں کا عید کا دن
سر پر کفن باندھنا	موت کا سامنا کرنا	مکاری	دغابازی، دھوکا	وار کرنا	حملہ کرنا
ہلا بول دینا	حملہ کرنا	دھن	دولت	تن	جسم
یاد تازہ کرنا	دہرانا	نگہبان	دیکھنے والی، چوکس	رشتہ قائم رکھنا	تعلق بنانا
دفاع	رکھوالی، حفاظت، بچاؤ	خلاف ورزی کرنا	عمل نہ کرنا، الٹ کام کرنا	عملی جامہ پہنانا	پورا کرنا، عملی شکل میں لانا
واضح	صاف صاف	برتری	طاقت، بڑائی	تن من دھن قربان کرنا	سب کچھ نثار کرنا
مقابل	سامنے	قوت	طاقت	گھمنڈ	غرور
مسلط کرنا	تھوپنا	چپے چپے کا	ہر جگہ کا	بھروسا	سہارا
منہ کی کھانا	شکست ہونا	مقدر	قسمت	زبردست	شاندار
اعزاز	عزت کا نشان، تمغہ	دانت کھٹے کرنا	شکست دینا	رخ کرنا	کی طرف منہ کرنا
سکت	ہمت	گمان	خیال	رقم کرنا	لکھنا
بل بوتا	زور، طاقت بھروسہ	داستان	کہانی	شجاعت	بہادری
نصرت	مدد	بری فوج	پاک آرمی	عقابی نگاہ	شاہین کی سی نظر
اش اش کر اٹھنا	بہت شاباش دینا	سرخرو ہونا	کامیاب ہونا	فضائی جھڑپ	ہوا میں لڑائی
اتحاد	اتفاق	جرأت	بہادری	یقین محکم	پکا ایمان
دھرتی	ملک	سبب	وجہ	جوان مردی	بہادری
دیوار	بڑی مضبوط دیوار	گمان تھا	خیال تھا	نشر کرنا	جاری کرنا

downloaded from https://informationsissed.com/

Scanned with CamScanner

آزمائش	امتحان	سیسہ پلائی	لوہے کی دیوار	گھن گرج	تیز شور
نوعیت	طرح، حالت	مفلوج کر دینا	تقریباً ختم کر دینا	سکت	طاقت
راج	حکومت	من	دل	غیور	غیرت مند
من گھڑت	جھوٹی	فولادی	لوہے کی	شانہ بشانہ	ساتھ ساتھ
تائید و نصرت	حمایت اور مدد	چکنا چور ہو گیا	ٹوٹ گیا	جوہر دکھانا	کارنامے پیش کرنا
عزم و شجاعت	پختہ ارادے اور بہادری	ابد تک	ہمیشہ کے لیے	عددی برتری	تعداد میں زیادہ ہونا
جارحانہ عزائم	ملک پر حملہ کرنے کے ارادے	تہوار	وہ دن جو سال بھر میں ایک بار منائے جاتے ہیں		
صحرا است کہ دریا است	صحرا ہو یا دریا ہو	تہ بال و پر ما است	ہم ہر چیز کو ہلا کر رکھ دیں گے		
نمایاں کارنامے انجام دیے	اہم کام سر انجام دیے	خبر رساں	خبریں دینے والے		
جان کا نذرانہ پیش کرنا	جان دے دینا	شاہینوں کا	ہوائی فوج کے مجاہدوں کا		
ناکوں چنے چبوانا	عبرت ناک شکست دینا				

سبق کا خلاصہ

یومِ دفاع پاکستان ہمارا قومی تہوار ہے یہ چھ ستمبر کو منایا جاتا ہے یہ دن اس لڑائی کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ جب ہندوستان نے رات کے اندھیرے میں پاک سرزمین پر اپنے ناپاک قدم رکھے تھے۔ بھارت کو اپنی افواج اور اسلحہ بارود پر مان تھا۔ لیکن پاکستانی فوج اور قوم جذبۂ ایمانی سے سرشار تھی۔ پاک آرمی، پاکستان ایرفورس اور پاکستان نیوی نے وہ کارنامے انجام دیے کہ دنیا اش اش کر اٹھی۔ میجر عزیز بھٹی نے ہندوستانی سورماؤں کو پانچ دن تک نہر کے دوسری طرف روکے رکھا۔ محمد محمود عالم نے ایک ہی فضائی جھڑپ میں ہندوستان کے پانچ ہنٹر طیارے مار گرائے اور عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ چونڈہ بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بن گیا۔ پاک بحریہ نے ہندوستانی حملے سے قبل ہی ان کا سب سے بڑا بحری اڈا "دوارکا" تہس نہس کر دیا۔ اس جنگ سے ثابت ہو گیا کہ عددی برتری نہیں بلکہ اتحاد، جرأت، یقینِ محکم اور ملک سے محبت کے جذبات ہی فتح حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ دن منانے کا مقصد تجدیدِ عہد ہے کہ وطن کو ضرورت پڑنے پر ہر طرح کی قربانی کے لیے تیار ہیں۔

سبق کا مرکزی خیال

ہر قوم اپنے مذہبی اور قومی تہواروں کو جوش و خروش سے مناتی ہے۔ یہ تہوار ان کے ماضی کے کارناموں اور مذہبی روایات کی یاد کو تازہ کرتے ہیں جیسے یومِ دفاع 1965ء کو پاک بھارت جنگ کی یاد کو تازہ کرتا ہے جس میں پاکستانی فوج نے ہندوستانی فوج کے دانت کھٹے کر دیے تھے۔ ہمیں اپنے مذہبی و قومی تہواروں کو بڑی عقیدت اور جوش و جذبے کے ساتھ منانا چاہیے۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1. تہوار سے کیا مراد ہے؟

جواب: خاص اہمیت والے دنوں کو تہوار کہا جاتا ہے جیسے عیدالفطر یہ مذہبی تہوار ہے اور یومِ آزادی یہ قومی تہوار ہے کرسمس عیسائیوں کا مذہبی تہوار ہے۔

2. ہندوستان نے دن کے بجائے رات کے اندھیرے میں حملہ کیوں کیا؟

جواب: اس کا خیال تھا کہ پاکستانی سو رہے ہوں گے اس طرح اسے اپنے ناپاک منصوبے کو پورا کرنے میں آسانی ہوگی۔

3. راجا عزیز بھٹی نے کیا کارنامہ انجام دیا؟

جواب: راجا عزیز بھٹی نے پانچ دن تک بھارتی فوج کو نہر کے پار روکے رکھا۔

4. چونڈہ کے میدان میں بھارتی ٹینکوں کا کیا حشر ہوا؟

جواب: چونڈہ کے میدان میں پاک فوج کے جوانوں نے بھارتی ٹینکوں کو اڑا کر رکھ دیا اور چونڈہ کا محاذ بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بن گیا۔

5. فضاؤں پر ہمارے شاہینوں کا راج رہا۔ اس جملے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: سترہ دن ہمارے ہوائی جہاز تو فضا میں اڑتے دکھائی دیتے تھے لیکن ہندوستان کا کوئی جہاز نظر نہ آیا اگر کسی وقت اس نے اڑنے کی کوشش بھی کی تو پاک فضائیہ کے شاہین فوراً اسے چڑیا کی طرح دبوچ لیتے۔ اس لیے عملاً فضاؤں میں ہماری ایرفورس کے شاہینوں کا راج رہا۔

6. محمد محمود عالم نے کیا عالمی ریکارڈ قائم کیا؟

جواب: محمد محمود عالم ایک سکواڈرن لیڈر تھے انہوں نے ایک فضائی جھڑپ میں ہندوستان کے پانچ ہنٹر طیارے تباہ کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا۔

7. پاک بحریہ نے 1965ء کی جنگ میں کیا کارنامہ انجام دیا؟

جواب: پاک بحریہ نے راتوں رات "دوارکا" کا مضبوط بحری اڈا تباہ کر دیا اس لیے بھارتی بحریہ کو پاکستان پر حملہ کرنے کا موقع ہی نہ ملا۔

8. جنگ میں پاکستان کی کامیابی کا باعث کیا چیز تھی؟

جواب: جنگ میں کامیابی اتحاد و جرأت، یقینِ محکم اور دھرتی سے محبت کے جذبے سے ممکن ہوئی ورنہ عددی برتری تو بھارت کو حاصل تھی۔ پوری قوم نے بھی اپنی فوج کا شانہ بشانہ ساتھ دیا۔

9. یومِ دفاع منانے کا حقیقی مقصد کیا ہے؟

جواب: یومِ دفاع پر پوری قوم اپنے شہدا کی قربانیوں پر خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے۔ اس کے علاوہ تجدیدِ عہد کیا جاتا ہے کہ وطن کے دفاع کی خاطر کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

۲۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. ہم یومِ دفاع مناتے ہیں:

(الف) ۶ ستمبر کو (ب) ۱-۶ اکتوبر کو (ج) ۶ نومبر کو (د) ۶ دسمبر کو

Scanned with CamScanner

2. بی آر۔بی نہر سے مراد ہے:
(الف) بلاں والا راوی بیدیاں نہر (ب) بگاں والا راوی بیدیاں نہر
(ج) بساں والا راوی بیدیاں نہر **(د)** بمباں والا راوی بیدیاں نہر

3. چونڈہ کے مقام پر ٹینکوں کی لڑائی میں ہندوستان کے ٹینکوں کی تعداد تھی:
(الف) چار سو **(ب)** پانچ سو (ج) چھ سو (د) سات سو

4. دوارکا کی شہرت تھی:
(الف) فضائی اڈے کی وجہ سے (ب) ٹینکوں کی وجہ سے
(ج) توپوں کی وجہ سے **(د)** بحری اڈے کی وجہ سے

5. محمد محمود عالم کو کس اعزاز سے نوازا گیا:
(الف) ستارہ جرأت (ب) تمغۂ جرأت (ج) ستارۂ بسالت (د) تمغۂ بسالت

6. محمد محمود عالم نے کتنے طیارے تباہ کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا:
(الف) تین **(ب)** پانچ (ج) سات (د) نو

7. محمد محمود عالم کو ستارہ جرأت سے نوازا گیا:
(الف) ایک بار **(ب)** دو بار (ج) تین بار (د) چار بار

۳۔ ”سر پر کفن باندھنا“ محاورہ ہے، جس کے معنی ہیں جان قربان کرنے کے لیے تیار رہنا۔اس کا جملہ یوں بن سکتا ہے:
وطن کی حفاظت کرنے کے لیے ہر پاکستانی سر پر کفن باندھے ہوئے ہے۔
آپ اس سبق سے سات محاورے تلاش کریں اور اُنھیں جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
سر پر کفن باندھنا	وطن کی حفاظت کرنے کے لیے ہر پاکستانی سر پر کفن باندھے ہوئے ہے۔
ہلا بول دینا	مجاہدوں نے دشمن پر اس انداز سے ہلا بول دیا کہ وہ اپنے پاؤں جما ہی نہ سکے۔
تن، من، دھن قربان کرنا	ہر محبِ وطن شہری اپنا تن، من، دھن وطن پر قربان کرنے کو تیار ہے۔
منھ کی کھانا	1965ء کی جنگ میں بھارت نے منھ کی کھائی۔
ناکوں چنے چبوانا	مجاہدین نے کفار کو جنگ میں خوب ناکوں چنے چبوائے۔
خواب چکنا چور ہونا	لاہور پر بھارتی قبضے کا خواب میجر عزیز بھٹی نے چکنا چور کر دیا۔
اش اش کرنا	مجاہدین کے کارناموں کو دنیا نے سنا تو سب اش اش کر اٹھے۔
غرور خاک میں ملانا	پاکستان ائیر فورس نے بھارتی فضائیہ کا غرور پہلے دن ہی خاک میں ملا دیا۔
خراجِ عقیدت پیش کرنا	14 اگست کو پاکستان کے لیے جان دینے والوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔
سرخرو ہونا	آخر کار اس مسئلہ پر بھی ہم سرخرو ہو کر رہیں گے۔
عزت پر حرف آنا	ہمیں ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے کہ جس کی وجہ سے ملک کی عزت پر حرف آئے۔

۴۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب
شجاعت	شُجَاعَتْ
مسلط	مُسَلَّطْ
اسلحہ	اَسْلِحَہْ
مقابل	مُقَابِلْ
غلط	غَلَطْ
غیور	غَیُوْر
حفاظت	حِفَاظَتْ
دفاع	دِفَاع
خلاف	خِلَاف
اصول	اُصُوْلْ

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

الفاظ	واحد	جمع
حدود	حد	
یوم		ایام
واقعات	واقعہ	
فوج		افواج
موقع		مواقع
قوم		اقوام
خاص		خواص
اعلان		اعلانات
وطن		اوطان

۶۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے ”گھمنڈ“۔اُردو میں اس لفظ کے ہم معنی دو اور لفظ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔آپ اُن لفظوں کو اپنی کاپیوں پر لکھیں۔
جواب: گھمنڈ،غرور،فخر،شیخی

۷۔ اس سبق میں ”خبر رساں“ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔”رساں“ کے معنی ہیں پہنچانے والا۔یوں ”خبر رساں“ کے معنی ہوئے ”خبر پہنچانے والا“۔آپ اس معنی کو ذہن میں رکھتے ہوئے نیچے دیے گئے لفظوں کے معنی اپنی کاپیوں پر لکھیں:
ضرر رساں۔سراغ رساں
جواب:

خبر رساں	خبر پہنچانے والا
ضرر رساں	نقصان پہنچانے والا
سراغ رساں	پتہ لگانے والا

Scanned with CamScanner

۸۔ کالم ”الف“ میں پاکستان کے قومی تہواروں کے نام دیے گئے ہیں۔ کالم ”ب“ میں ان تہواروں کی بے ترتیب تاریخیں درج کی گئی ہیں۔ آپ دی گئی مثال کی روشنی میں ہر تہوار کے سامنے کالم ”ج“ میں درست تاریخ لکھیں:

کالم ”الف“	کالم ”ب“	کالم ”ج“
یوم قائداعظمؒ	۶ ستمبر	۲۵ دسمبر
یوم دفاع	۹ نومبر	۶ ستمبر
یوم پاکستان	۱۴۔ اگست	۲۳ مارچ
یوم تکبیر	۲۵ دسمبر	۲۸ مئی
یوم آزادی	۲۳ مارچ	۱۴۔ اگست
یوم اقبالؒ	۲۸ مئی	۹ نومبر

۹۔ نیچے غلط جملے دیے گئے ہیں۔ ان کو درست کرنے کے بعد اپنی کاپیوں پر لکھیں:

(الف) ہر شہری اپنے ملک سے محبت کرتی ہے۔
جواب: ہر شہری اپنے ملک سے محبت کرتا ہے۔

(ب) ہم رات کو گہری نیند سو رہا تھا۔
جواب: ہم رات کو گہری نیند سو رہے تھے۔

(ج) یوم آزادی کے موقعے پر اخبارات خصوصی ایڈیشن شائع کرتا ہے۔
جواب: یوم آزادی کے موقع پر اخبارات خصوصی ایڈیشن شائع کرتے ہیں۔

(د) اچھے طالب علم اپنے اُستادِ محترم کی بات توجہ سے سنتا ہے۔
جواب: اچھے طالب علم اپنے استادِ محترم کی بات توجہ سے سنتے ہیں۔

(ہ) بڑھیا اسپتال سے دوا لینے گیا۔
جواب: بڑھیا اسپتال سے دوا لینے گئی۔

(و) بچے کا ناک بہ رہا ہے۔
جواب: بچے کی ناک بہہ رہی ہے۔

(ز) ہمارا بہادر فوج پیارے وطن کے چپے چپے کا دفاع کرتی ہے۔
جواب: ہماری بہادر فوج وطن کے چپے چپے کا دفاع کرتی ہے۔

(ح) طالبات نے پُرجوش تقریریں کی۔
جواب: طالبات نے پُرجوش تقریریں کیں۔

(ط) دھواں فضا کو آلودہ کر دیتی ہے۔
جواب: دھواں فضا کو آلودہ کر دیتا ہے۔

(ی) ہر کوئی خوش خوش سفر کر رہے تھے۔
جواب: ہر کوئی خوش خوش سفر کر رہا تھا۔

سرگرمیاں: (i) بچوں سے کہیں کہ وہ یوم دفاع کے موقع پر ٹیلی ویژن پر پیش کیے جانے والے خصوصی پروگرام غور سے دیکھیں اور اپنی پسند کے پروگرام کی اہم باتیں اپنی کاپی میں لکھ کر لائیں۔ (ii) زندہ قومیں اپنے اہم دن خاص اہتمام سے مناتی ہیں۔ ہمارے لیے بھی اہم مذہبی و قومی تہواروں کو بھرپور طریقے سے منانا ضروری ہے۔ آپ اپنی جماعت / اسکول میں جو قومی تہوار مناتے ہیں، اُن پر دو دو جملے لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام: اس سبق میں ایک فارسی شعر استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی ہیں: ریگستان ہو یا دریا، ہر چیز ہمارے پروں اور بازوؤں کے نیچے ہے۔ اس شعر کے مفہوم پر طالب علموں سے گفتگو کریں اور اس طرح کے چند اور اشعار بچوں کو یاد کرائیں۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

ہر قوم کے اپنے تہوار ہوتے ہیں اور ہر قوم انھیں اپنے طریقے سے مناتی ہے۔ ان میں سے کچھ تہوار مذہبی نوعیت کے ہوتے ہیں مثال کے طور پر ہم عید میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن مذہبی عقیدت واحترام سے مناتے ہیں۔ جیسا کہ ایسٹر اور کرسمس کے مذہبی تہوار مناتے ہیں۔ اسی طرح قوموں اور ملکوں کی تاریخ میں کچھ دن خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ان خاص دنوں کو مختلف ممالک اور قومیں اپنے ملکی اور قومی تہوار کے طور پر بڑے جوش و خروش سے مناتی ہیں۔ مثال کے طور پر یوم پاکستان، یوم آزادی، یوم تکبیر، یوم دفاع، یوم اقبالؒ اور یوم قائداعظمؒ وغیرہ۔ ان دنوں کے منانے کا مقصد اپنے ماضی سے رشتہ رکھنا اور ماضی کے واقعات کی یاد تازہ رکھنا ہے۔ ہم ہر سال چھے ستمبر کو یوم دفاع مناتے ہیں۔ یہ دن ہمیں ۱۹۶۵ء کی یاد دلاتا ہے، لاہور کے قریب واہگہ کی سرحد پر بسنے والے پاکستانی دن بھر کے کام کاج سے تھکے ہارے گہری نیند سو رہے تھے کہ اچانک توپوں کی گھن گرج نے ان کو جگا دیا۔ ہمارے پڑوسی ملک بھارت نے رات کی تاریکی میں ہم پر حملہ بول دیا تھا۔ اُصول یہ ہے کہ کسی ملک پر حملہ کرنے سے پہلے اعلانِ جنگ کیا جائے، مگر بھارت نے ہم پر چھپ کر مکاری سے وار کیا تھا۔ اُس نے جنگی اُصولوں کی خلاف ورزی کی تھی۔ اُس کا خیال تھا کہ پاکستانی سو رہے ہیں، ایسے میں اُس کے لیے اپنے ناپاک ارادوں کو عملی جامہ پہنانا آسان ہوگا۔ اُسے معلوم نہیں تھا کہ پاک سرحدوں کی نگہبان آنکھیں جاگ رہی ہیں۔ اسے شاید یہ بھی معلوم نہ تھا کہ پاکستانی قوم اپنے ملک کے چپے چپے کا دفاع کرنا خوب جانتی ہے۔ قوم کا ہر بچہ، جوان اور بوڑھا سر پر کفن باندھے اپنی بہادر فوج کے شانہ بہ شانہ دشمن کے مقابل تھا۔ ایمان اور اتحاد کی قوت رکھنے والی قوم اپنا تن من دھن وطن پر قربان کرنے کے لیے تیار تھی۔

1. عیسائیوں کے مذہبی تہوار ہیں:
(a) عیدالفطر، عیدالاضحیٰ (b) یوم تکبیر، یوم دفاع
(c) ایسٹر، کرسمس (d) یوم اقبال، یوم آزادی

2. مسلمانوں کے مذہبی تہوار ہیں:
(a) عیدالفطر، عیدالاضحیٰ (b) یوم اقبال، یوم تکبیر
(c) ایسٹر، کرسمس (d) یوم پاکستان، یوم آزادی

3. یوم دفاع پاکستان منایا جاتا ہے:
(a) 25 دسمبر کو (b) 9 نومبر کو (c) 6 ستمبر کو (d) 14 اگست کو

4. یوم دفاع اس جنگ کی یاد دلاتا ہے جو لڑی گئی تھی:
(a) 1948ء میں (b) 1965ء میں (c) 1971ء میں (d) 1998ء میں

Scanned with CamScanner

5. 1965 کی جنگ لڑی گئی تھی جس ملک کے خلاف:
(a) چین (b) روس (c) افغانستان (d) بھارت

6. بھارت نے حملہ کرنے سے پہلے:
(a) باقاعدہ اعلان کیا تھا (b) پاکستان کے سفیر کو بتایا تھا
(c) یو این او سے منظوری لی تھی (d) جنگی اصولوں کی خلاف ورزی کی تھی

7. "پاک سرحدوں کی نگہبان آنکھیں جاگ رہی ہیں" سے مراد ہے:
(a) ہمارے عوام جاگ رہے تھے (b) ہماری سرحدیں محفوظ ہیں
(c) پاک فوج چوکس اور تیار ہے (d) پاک فوج خاموش اور منتظر تھی

8. اس پیراگراف کا عنوان ہوسکتا ہے:
(a) چھ ستمبر۔ یوم دفاع (b) قوموں کے تہوار
(c) اعلان جنگ (d) پاکستان پر ہندوستان کا حملہ

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

بھارت کے پاس ہم سے کہیں زیادہ فوج تھی۔ اسلحہ بارود، لڑاکا طیاروں اور دیگر جنگی سازوسامان کے لحاظ سے بھی اُسے ہم پر واضح برتری حاصل تھی۔ اُس نے اپنے سازوسامان اور عددی برتری کے گھمنڈ میں آ کر ہم پر جنگ مسلط کی تھی۔ ہمیں اپنے جذبۂ جہاد اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر بھروسا تھا۔ سترہ روز تک جاری رہنے والی اس جنگ میں بھارت نے منہ کی کھائی۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر محاذ پر اُس کے دانت کھٹے کیے۔ اس جنگ میں واہگہ کے محاذ پر میجر راجا عزیز بھٹی اور میجر شفقت بلوچ نے بہادری اور شجاعت کی ایک نئی داستان رقم کی۔ بھارت نے دوپہر کا کھانا لاہور کے جم خانہ کلب میں کھانے کا منصوبہ بنا رکھا تھا۔ بی۔بی۔سی جیسے خبر رساں ادارے نے لاہور پر بھارتی قبضے کی جھوٹی اور من گھڑت خبر بھی نشر کردی تھی۔ لاہور پر قبضہ کرنے کے لیے بھارت کو بمباں والا راوی بیدیاں لنک نہر (بی۔آر۔بی نہر) کو پار کرنا تھا۔ راجا عزیز بھٹی نے اس محاذ پر دشمن کو ناکوں چنے چبوائے۔ اُنھوں نے اپنے آرام کی پروا کیے بغیر مسلسل پانچ روز تک بھارت کو نہر کے اُس پار روکے رکھا۔ واہگہ کے محاذ پر راجا عزیز بھٹی اور میجر شفقت بلوچ نے عزم و شجاعت کا زبردست مظاہرہ کیا۔ ہمارے جوان بھارت کے جارحانہ عزائم کی راہ میں سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔ جم خانہ کلب میں دوپہر کا کھانا کھانے اور عیش و عشرت کی محفل سجانے کا بھارتی خواب چکنا چور ہوگیا۔ پاکستانی فوج نے بہادری کے وہ جوہر دکھائے کہ قوم کا سر فخر سے بلند ہوگیا۔ وطن کے دفاع میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے راجا عزیز بھٹی کو نشانِ حیدر کے اعزاز سے نوازا گیا۔ لاہور کے علاوہ قصور کے محاذ پر بھی شکست بھارتی فوج کا مقدر ٹھہری۔ ابھی جنگ کو شروع ہوئے چوبیس گھنٹے بھی نہ گزرے تھے کہ بھارتی فوج نے سیالکوٹ کا رُخ کیا۔ یہاں چونڈہ کے مقام پر جنگ عظیم دوم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی ہوئی۔ بھارت نے پانچ سو ٹینکوں اور پچاس ہزار فوج کیساتھ حملہ کیا تھا۔ اُسے گمان تھا کہ پاکستان میں اس حملے کا جواب دینے کی سکت نہیں ہوگی، مگر اس کے سارے گمان اور اندازے غلط ثابت ہوئے۔ چونڈہ کے میدان میں انسان نے فولادی ٹینکوں کے مقابلے میں جو تاریخ لکھی، وہ ابد تک سچے جذبوں کی فتح کا یقین بن کر چمکتی رہے گی۔ پورے ملک کی طرح سیالکوٹ کے غیور شہریوں نے بھی اپنی فوج کا بھرپور ساتھ دیا اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بل بوتے پر چونڈہ کا محاذ بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بن گیا۔

9. بھارت کے پاس فوج تھی:
(a) پاکستان کے برابر (b) پاکستان سے کم
(c) پاکستان سے زیادہ (d) پاکستان سے کہیں زیادہ

10. پاکستان کو بھروسہ تھا:
(a) عددی برتری پر (b) اسلحہ اور گولہ بارود پر
(c) جذبہ جہاد اور اللہ کی تائید و نصرت پر (d) اپنی فوج کی بہادری پر

11. 1965ء کی جنگ رہی:
(a) 21 دن (b) 19 دن (c) 17 دن (d) 15 دن

12. میجر راجا عزیز بھٹی نے بہادری کی تاریخ لکھی:
(a) کشمیر بارڈر پر (b) سیالکوٹ بارڈر پر (c) فاضلکا سیکٹر میں (d) واہگہ بارڈر پر

13. بھارت کا منصوبہ تھا کہ وہ دوپہر کا کھانا کھائے گا:
(a) لاہور کے شاہی قلعہ میں (b) لاہور کے انٹرنیشنل ہوٹل میں
(c) لاہور کے انٹر کانٹینینٹل ہوٹل میں (d) لاہور کے جم خانہ کلب میں

14. جھوٹی اور من گھڑت خبر نشر کی:
(a) اے۔بی۔سی نے (b) آکاشوانی نے
(c) بی۔بی۔سی نے (d) ریڈیو افغانستان نے

15. لاہور اور واہگہ بارڈر کے درمیان نہر کا نام ہے:
(a) ایم آر لنک (b) اپر چناب (c) بی آر بی لنک (d) پرباری دوآب

16. راجا عزیز بھٹی نے کتنے دن بھارتی فوج کو نہر کے اس پار روکے رکھا:
(a) دو دن (b) تین دن (c) چار دن (d) پانچ دن

17. راجا عزیز بھٹی کو کس قومی اعزاز سے نوازا گیا:
(a) ہلالِ پاکستان (b) نشانِ حیدر (c) ہلالِ جرأت (d) ستارہ جرأت

18. دوسری جنگ عظیم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی کہاں لڑی گئی:
(a) سیالکوٹ (b) چونڈہ (c) شکر گڑھ (d) لاہور

19. بھارت نے چونڈہ کے محاذ پر جتنے ٹینک بھیجے:
(a) چار سو (b) پانچ سو (c) ساڑھے پانچ سو (d) چھ سو

20. سیالکوٹ پر حملہ کرنے کے لیے بھارت نے فوج بھیجی:
(a) 10 ہزار (b) 20 ہزار (c) 40 ہزار (d) 50 ہزار

21. چونڈہ کے محاظ پر بھارتی ٹینکوں کا قبرستان کیسے بنا:
(a) پاکستان ایرفورس نے ٹینک تباہ کردیے
(b) پاکستان کے توپ خانہ نے ٹینک تباہ کردیے
(c) پاک آرمی کے جوان ٹینکوں کے نیچے لیٹ گئے
(d) پاک آرمی کے جوان بھارتی ٹینکوں کے نیچے اپنے جسم کے ساتھ بم باندھ کر لیٹ گئے اور انھیں اڑا دیا

22. اس پیراگراف کا عنوان ہوسکتا ہے:
(a) سترہ روزہ جنگ (b) چونڈہ کی ٹینکوں کی لڑائی
(c) راجہ عزیز بھٹی کی بہادری (d) 1965ء کی جنگ کے واقعات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیئے گئے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

اس جنگ میں بری فوج کے ساتھ ساتھ پاک فضائیہ نے بھی نمایاں کارنامے انجام دیے۔ سترہ روزہ اس جنگ میں فضاؤں پر ہمارے شاہینوں کا راج رہا۔ اُنھوں نے دُنیا کو بتا دیا کہ

صحرا است کہ دریا است
تہ بال و پر ما است

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق یوم دفاع پاکستان کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب 1: یوم دفاع پاکستان ہمارا قومی تہوار ہے یہ چھ ستمبر کو منایا جاتا ہے یہ دن اس لڑائی کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ جب ہندوستان نے رات کے اندھیرے میں پاک سرزمین پر اپنے ناپاک قدم رکھے تھے۔ بھارت کو اپنی افواج اور اسلحہ بارود پر مان تھا۔ لیکن پاکستانی فوج اور قوم جذبۂ ایمانی سے سرشار تھی۔ پاک آرمی، پاکستان ائیرفورس اور پاکستان نیوی نے وہ کارنامے انجام دیے کہ دنیا اش اش کر اٹھی۔ میجر عزیز بھٹی نے ہندوستانی سورماؤں کو پانچ دن تک نہر کے دوسری طرف روکے رکھا۔ محمد محمود عالم نے ایک ہی فضائی جھڑپ میں ہندوستان کے پانچ ہنٹر طیارے مار گرائے اور عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ چونڈہ بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بن گیا۔ پاک بحریہ نے ہندوستانی حملے سے قبل ہی ان کا سب سے بڑا بحری اڈا ''دوارکا'' تہس نہس کر دیا۔ اس جنگ سے ثابت ہو گیا کہ عددی برتری نہیں بلکہ اتحاد، جرأت، یقین محکم اور ملک سے محبت کے جذبات ہی فتح حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ دن منانے کا مقصد تجدید عہد ہے کہ وطن کو ضرورت پڑنے پر ہر طرح کی قربانی کے لیے تیار ہیں۔

سبق نمبر 20

برسات

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
برکھا	بارش، برسات	بیابان	ریگستان، صحرا	پیر و جواں	بوڑھے اور جواں
جل	پانی	ہراول	آگے آگے	رت	موسم
شب رنگ	رات جیسا کالا	جل تھل	ہر جگہ پانی ہی پانی ہونا	دل کش	خوب صورت
رقصاں	ناچتا ہوا	زمرد	سبز رنگ کا قیمتی پتھر	مخمل	ایک قیمتی ریشمی کپڑا
گلستان	پھولوں کا باغ	یکساں	ایک جیسا، برابر	جنگل میں منگل	ویرانے میں رونق ہو جانا
جگ مگ	روشنی	بن	جنگل	شادماں	خوش
ہر سو	ہر طرف	دل شاد	خوش دل	برسات	بارش
مینہ	بارش	بیاباں	صحرا، ویرانہ	اک اک	ہر کوئی
یکساں	برابر	چراغاں	روشنی	تپتی	شدید گرم
کوکو	کوئل کی آواز	رواں	جاری	جان جہاں	جہاں کی جاں
جگنو	پتنگا جس کی دم سے روشنی نکلتی ہے				

نظم کا خلاصہ

نظم ''برسات'' میں شاعر تاجور نجیب آبادی نے موسم برسات کے نتیجے میں ہونے والی خوشگوار تبدیلیوں کے اثرات کو بیان کیا ہے۔ موسم برسات سے نہ صرف گلستان بلکہ بیاباں پر بھی دلکش اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ صحرا، ویرانے، باغ، چمن، گلستان وغیرہ بارش سے جل تھل ہو جاتے ہیں۔ کوئل کی کوکو، جگنو کی جگ مگ، آسماں پہ بادل، پانی کی ٹھنڈک اور سبزے کی مخمل سے سارا سماں دلکش ہو جاتا ہے۔ چاروں طرف خوشیوں کا ساماں ہر دل کو شادماں بناتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برسات ہر شخص کی جان ہے۔

نظم کا مرکزی خیال

موسم برسات میں گلستاں کے رنگ، پھولوں کی برکھا، کوئل کی کوکو، جگنو کی جگ مگ، پانی کی جھل تھل اور سبزے کے مخمل سے جنگل میں منگل ہو جاتا ہے۔ خوشیوں بھرا دلکش سماں دیکھ کر ہر کوئی شادماں ہو جاتا ہے۔ گویا کہ موسم برسات جان جہاں ہے۔

اشعار کی تشریح

برسات آئی، برسات آئی	مینہ سے بیاباں، رنگ گلستان
پھولوں کی برکھا، دونوں میں یکساں	کوئل کی کوکو، باغوں میں رقصاں
جگنو کی جگ مگ، بن میں چراغاں	برسات آئی، برسات آئی

تشریح: نظم برسات کے پہلے بند میں شاعر نے برسات کی وجہ سے ہونے والی خوشگوار تبدیلیوں کو موضوع بنایا ہے۔ برسات کے موسم میں جب بارش برستی ہے تو صحرا ہو یا گلستان دونوں میں برابر اچھے اثرات مرتب کرتی ہے۔ خواہ بیاباں ہو یا گلستاں، صحرا ہو یا باغ، ویرانہ ہو یا چمن بارش کی رم جھم، بہار کی آمد کا سبب بنتی ہے۔ باغوں میں کھلے ہوئے پھولوں کی مہکار، پرندوں کی چہکار، کوئل کی کوکو پپیہے کی پی، جگنو کی جگ مگ اور جنگل میں چراغاں، برسات کے حسین رنگ اور خوبصورتیاں ہیں۔ شدید گرمی کی حبس اور لو کے بعد برسات کی ٹھنڈک اچھے موسم کے آنے کا پتہ دیتی ہے، جس سے بیاباں اور گلستان کے رنگ بدل جاتے ہیں۔ پھولوں پر بہار آ جاتی ہے۔ پرندے چہچہانے لگتے ہیں۔ خوشی سے گیت گاتے اور رقص کرتے ہیں۔ جنگل جگنو کی جگ مگ سے روشن ہو جاتا ہے۔ اس طرح سارا عالم تازگی، خوشی اور حسن کا دلکش نمونہ بن جاتا ہے۔ ہر چیز دُھل جاتی ہے اور پتے خوشی سے لہلہانے لگتے ہیں۔

شب رنگ بادل، مینہ کے ہراول	تپتی زمینیں، پانی سے جل تھل
فرش زمرد، سبزے کی مخمل	برسات سے ہے، جنگل میں منگل
برسات آئی، برسات آئی	

تشریح: موسم برسات میں گہرے کالے رنگ کے بادل آسمانوں سے بارش کی آمد کا اعلان کرتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں شدید گرمی سے تپنے والی زمین بارش کے

Scanned with CamScanner

پانی سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ پانی کی جل تھل گرم زمین کی پیاس بجھا دیتی ہے۔ یوں زمین ایسے دکھائی دیتی ہے جیسے سبز رنگ کے قیمتی پتھر (زمرد) سے بنائی گئی ہو۔ دوسری طرف سرسبز میدانوں، باغوں اور وادیوں میں نظر دوڑائیں تو لگتا ہے کہ قدرت نے دھرتی پر نہایت ملائم بستر بچھا دیا ہو۔ برسات کے موسم میں نیلے آسمان پر اُڑتے ہوئے سرمگی بادل، بادلوں سے برسنے والی بارش کی رم جھم، بارش سے ہونے والی دھرتی پر جل تھل، باغوں میں کھلنے والے پھولوں کی بہار، چھتوں پہ اُڑنے والے پرندوں کی چہکار، زمین پر بچھا ہوا مخمل کا سبزہ، لگتا ہے جنگل میں منگل ہو گیا ہے۔ چاروں طرف ایک خوشگوار اور پرسکون تبدیلی کا احساس روح کو فرحت و تازگی بخشتا ہے۔

دل کش سماں ہے، دل شادماں ہے		خوشیوں کا ہر سُو، دریا رواں ہے
دل شاد اک اک، پیر و جواں ہے		برسات کی رُت، جانِ جہاں ہے

برسات آئی، برسات آئی

تشریح: نظم کے آخری بند میں شاعر برسات کے نتیجے میں ہونے والے خوشگوار اثرات کو اشعار کے روپ میں ڈھالتا ہے۔ شاعر بیان کرتا ہے کہ چاروں طرف خوشگوار مناظر، حسین نظارے اور پُر کیف بہار دل کے سکون، نظر کے اطمینان اور روح کی تازگی کا باعث بنتے ہیں۔ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا، جوان ہو بوڑھا، جانور ہو یا پرندہ، انسان ہو یا حیوان برسات کا دلکش سماں، پھولوں کا کارواں، ابر کا آسماں اور خوشیوں کا جہاں ہر دل کو شادماں بناتا ہے۔ برسات ہر چیز اور ہر ذی روح پر خوشگوار تبدیلی کا ذریعہ بنتی ہے۔ گرم لو کے تھپیڑوں بعد سرد ہوائیں، تپش کے بعد بارش کی نمائیں، یوں لگتا کہ جیسے برسات کا موسم اس کائنات، دنیا اور جہاں کی جان ہے بے شک یہ خدا کی عنایت ہے کہ ہم اُس کی قدرت کے خوبصورت رنگوں اور نظاروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1. برسات سے بیاباں میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

جواب: برسات سے بیابان میں سبزہ اُگ آتا ہے اور پھول کھل جاتے ہیں اور صحرا اور باغ میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

2. کوئل پر برسات کے موسم سے کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: کوئل سرسبز درختوں میں بیٹھ کر کوکو کرتی ہے کیونکہ وہ بہت خوش ہوتی ہے۔

3. برسات کے دنوں میں بن میں چراغاں کون کرتا ہے؟

جواب: برسات کے دنوں میں جگنو ادھر ادھر اڑتے پھرتے ہیں اور اپنی روشنی سے جنگل میں چراغاں جیسا نظارہ پیش کرتے ہیں۔

4. شاعر نے سبزے کو زمرد کا فرش کیوں کہا ہے؟

جواب: چونکہ سبزہ بھی اسی رنگ کا ہوتا ہے جو رنگ ایک قیمتی پتھر زمرد کا ہوتا ہے۔

5. جنگل میں منگل ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جنگل میں منگل ہونے کا مطلب ہے کہ ویرانے میں رونق لگ جائے۔ چونکہ بارش کی وجہ سے صحرا اور بیابان بھی گلستان جیسا منظر پیش کرنے لگ جاتے ہیں اس لیے شاعر نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔

6. شاعر نے برسات کے موسم کو دنیا کی جان کیوں کہا ہے؟

جواب: چوں کہ بارش سے پودے، فصلیں، پھل پھول خوب اگتے ہیں۔ کھیتی باڑی کے لیے پانی بنیادی ضرورت ہے اور پانی کا بڑا ذریعہ بارش ہوتا ہے اس لیے شاعر نے کہا ہے کہ دنیا کا دارومدار ہی بارش پر ہے۔ بارش دنیا کی جان ہے۔

7. برسات کا موسم کن مہینوں میں آتا ہے؟

جواب: برسات کا موسم انگریزی مہینے جولائی، اگست اور دیسی مہینے ساون، بھادوں میں آتا ہے۔

۲۔ نظم کے مصرعوں کے الفاظ بے ترتیب دیے گئے ہیں۔ آپ انھیں نظم کے مطابق ترتیب دے کر دوبارہ لکھیں۔

دونوں میں یکساں پھولوں کی برکھا	پھولوں کی برکھا دونوں میں یکساں
باغوں میں رقصاں کوئل کی کوکو	کوئل کی کوکو، باغوں میں رقصاں
پانی سے جل تھل تپتی زمینیں	تپتی زمینیں پانی سے جل تھل
جنگل میں منگل برسات سے ہے	برسات سے ہے جنگل میں منگل
دل شادماں ہے، دل کش سماں ہے	دل کش سماں ہے دل شادماں ہے
دریا رواں ہے خوشیوں کا ہر سُو	خوشیوں کا ہر سو، دریا رواں ہے
جانِ جہاں ہے برسات کی رُت	برسات کی رت جانِ جہاں ہے

۳۔ نظم کے متن کے مطابق درست الفاظ کا انتخاب کریں۔

1. مینہ سے بیاباں رنگ ــــــــــ:

(الف) چراغاں (ب) بہاراں (ج) گلستاں (د) نگاراں

2. کوئل کی کوکو ــــــــــ میں رقصاں:

(الف) گلشن (ب) باغوں (ج) چمنوں (د) روشوں

3. ــــــــــ رنگ بادل، مینہ کے ہراول:

(الف) شب (ب) سیاہ (ج) خوش (د) سرمہ

4. ــــــــــ سماں ہے، دل شادماں ہے:

(الف) سہانا (ب) کیا ہی (ج) پیارا (د) دل کش

5. دل شاد ــــــــــ پیر و جواں ہے:

(الف) ہر اک (ب) اک اک (ج) ہر کوئی (د) ہر ایک

۴۔ برسات کے موضوع پر کسی اور شاعر کی نظم اپنی کاپی میں لکھیں۔

جواب: طلبہ خود لکھیں۔

۵۔ ''موسم'' عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس نظم میں اس کے لیے ہندی کا لفظ ''رُت'' استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح ''برسات'' کے لیے بھی ایک ہندی لفظ استعمال کیا ہے۔ آپ بتائیں وہ لفظ کیا ہے۔ ان دونوں لفظوں کو ملا کر ''موسم برسات'' کا ہم معنی مرکب بنتا ہے۔ یہ مرکب بھی بتائیں۔

جواب: برسات کے لیے ہندی لفظ برکھا آیا ہے۔

موسم برسات کے لیے ہندی کا مرکب بنے گا برکھا رت

سرگرمیاں: (i) اس نظم کو زبانی یاد کریں۔ (ii) اس نظم کو تمام طالب علم ل کر ترنم کے ساتھ پڑھیں۔ (iii) طالب علموں کو مختلف گروپوں میں تقسیم کریں۔ انھیں نظموں پر مشتمل کتابیں دی جائیں۔ وہ ان میں سے ایسی نظمیں تلاش کریں جو موسموں سے متعلق ہوں۔ (iv) طالب علموں کو "برسات کے موسم" پر ایک ڈیڑھ صفحے کا مضمون لکھنے کا کام دیا جائے۔ اُن کی مناسب راہ نمائی اور حوصلہ افزائی کی جائے۔

برائے اساتذہ کرام: بچوں کو مناظر و مظاہر فطرت پر نظمیں پڑھنے کو کہیں۔ انھیں ایسی کتابیں یا رسالے بتائیں۔ جن میں اس قسم کی نظمیں مل سکتی ہیں۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. ایک جوڑا مترادف الفاظ کا نہیں ہے:
(a) بیابان، صحرا (b) برکھا، بارش (c) رقصاں، کوکو (d) جگمگ، چراغاں

2. بادل کا رنگ ہے:
(a) سفید (b) نیلا (c) سرخ (d) کالا

3. تپتی زمین ہوگئی:
(a) سیراب (b) خشک (c) جل تھل (d) جنگل

4. فرش کا رنگ تھا:
(a) پیلا (b) سرخ (c) نیلا (d) سبز

5. جانِ جہاں کون ہے:
(a) پیر وجواں (b) دریا (c) باغ (d) برسات

6. نظم "برسات" کے شاعر کا نام ہے:
(a) اختر شیرانی (b) غلام مصطفےٰ تبسم (c) تاجور نجیب آبادی (d) حالی

7. تاجور نجیب آبادی کی نظم کورس کی کتاب میں شامل ہے:
(a) برسات (b) سفر ہو رہا ہے (c) قائداعظم (d) بڑھے چلو

8. "کوکو" قواعد کی رو سے ہے:
(a) اسم آلہ (b) اسم صوت (c) اسم ظرف (d) اسم تصغیر

9. جنگل میں منگل کا مطلب ہے:
(a) منگل کے روز جنگل جانا (b) منگل نام کے آدمی کا جنگل جانا
(c) ویرانے میں رونق ہوجانا (d) ہم قافیہ الفاظ کا استعمال ہے

10. مرکب توصیفی ہے:
(a) شب رنگ بادل (b) بَن میں (c) پیر وجواں (d) فرش زمرد

11. نظم "برسات" کے قافیہ کی درست فہرست ہے:
(a) گلستان، یکساں، کوکو (b) ہراول، جل تھل مخمل
(c) شادماں، پیر وجوان، برسات (d) شادماں ہے، جانِ جہاں ہے، برسات آئی

12. "برسات" قواعد کی رو سے ہے:
(a) اسم کیفیت (b) اسم تصغیر (c) اسم فاعل (d) اسم حاصل مصدر

13. نظم "برسات" کا مرکزی خیال ہوسکتا ہے:
(a) برسات پر ہر جوان بوڑھا خوش ہوتا ہے (b) برسات میں جگنو اڑتے ہیں
(c) برسات جانِ جہاں ہے خوشیاں لاتی ہے
(d) بارش صحراؤں کو ریگزار بنادیتی ہے

14. "مینہ سے بیاباں، رنگ گلستان" کا مفہوم ہے:
(a) بارش لانے والی گھٹا باغ میں آئی ہے (b) بارش سے صحرا میں سبزہ اُگ آیا ہے
(c) بارش سے ہر پیر و جواں خوش نظر آرہا ہے
(d) بارش سے صحرا میں بھی اتنے پھول کھل آئے ہیں گویا یہ پھولوں کا باغ ہو

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. نظم "برسات" کا خلاصہ اپنے لفظوں میں بیان کریں۔

جواب 1: شاعر برسات کے موسم کی خوبیوں کو اجاگر کررہا ہے۔ بارش سے ہر جگہ پھول کھل جاتے ہیں۔ باغوں میں، صحراؤں میں خوب صورتی آجاتی ہے۔ کوئل کوکو کرنے لگتی ہے اور جگنو اپنی روشنیاں بکھیرتے ہوئے چراغاں کرتا ہے۔ بارش سے تپتی زمین سیراب ہو جاتی ہے۔ ہر طرف سبزہ اُگ آتا ہے۔ جنگل میں منگل کا سماں پیدا ہو جاتا ہے۔ کیا بوڑھا اور کیا جوان ہر کوئی بارش کی بدولت خوش نظر آتا ہے۔ گویا برسات کی بدولت یہ دنیا بسی ہوئی ہے۔

سبق نمبر 21

زراعت کی اہمیت

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بے جا	نامناسب	زراعت	کھیتی باڑی	شعبہ	ادارہ
دیہات	گاؤں	منسلک ہے	تعلق رکھتی ہے	شبانہ روز	دن رات کی
بخوبی	اچھی طرح	خدانخواستہ	خدانہ کرے	نقص	خرابی
ڈھورڈنگر	مال مویشی	برعکس	الٹ	انقلاب برپا کرنا	تبدیلی لانا
محتاج	ضرورت مند	درآمد کرنا	باہر سے کوئی چیز منگوانا	بہترین	سب سے اچھے
زائد	زیادہ، اضافی	نوازا ہے	عطا کیا ہے	خوردنی تیل	کھانے والا تیل
آب پاشی	کھیتوں کو پانی دینا	کوالٹی	معیار	پولٹری فارم	مرغیاں پالنا
بے موسمی	جن کا موسم نہ ہو	فش فارم	مچھلی پالنا	ادویات	دوائیں
جدید	نئے	فراہم کرنا	پہنچانا	نرخ	قیمت

downloaded from https://infohubprocessis.com

Scanned with CamScanner

قدم رکھنا	ابتدا کرنا	ایجاد کرنا	نئی چیز پیدا کرنا	فی صد	سو میں سے
انقلاب	تبدیلی	نقص	کمی، خرابی	مفلوج	معذور
اعتبار	یقین	تصور کرنا	سمجھنا	مانگ	طلب
دارومدار	انحصار	عمدہ	بہتر	ناکافی	بہت کم
آگاہ کرنا	اطلاع دینا	معیاری	عمدہ	اکثریت	زیادہ تعداد
رعایتی نرخ	رعایتی قیمت	خاطر خواہ	بہت زیادہ	بے مثال	جس کی مثال نہ ہو
بے جا نہ ہوگا	غلط نہ ہوگا	بے نیاز	پروانہ کرنے والا	ترقی	بتدریج کامیابی
فی ایکڑ	ایک ایکڑ میں سے	زرخیزی	سرسبزی، شادابی	عمل دخل	حکومت، قبضہ، اختیار
گہائی کرنا	کھیتوں میں بیج بونا	زرمبادلہ	وہ سکہ جس سے بین الاقوامی تجارت ہوتی ہے		
برآمد	اجناس و اشیا ملک سے باہر بھیجنا		خود کفیل	اپنے وسائل پر گزارا کرنے والا	

سبق کا خلاصہ

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ یہاں کی 70 فیصد آبادی دیہات میں رہتی ہے۔
جن کا زیادہ تر روزگار زراعت سے وابستہ ہے۔ سائنسی ترقی نے زراعت کو بھی ترقی
دی ہے کیونکہ اب انسان ہاتھوں کی بجائے مشینوں سے کام کرتا ہے۔ پاکستان میں
وسائل کی کمی نہیں ہے۔ زمین زرخیز ہے کسان محنتی ہے۔ ضرورت کسان کو سہولیات
بہم پہنچانے کی ہے۔ پاکستان گندم، چاول اور کپاس میں خود کفیل ہو چکا ہے۔ ان
اجناس کی برآمد بھی کی جاتی ہے۔ البتہ خوردنی تیل اور چینی میں کچھ درآمدات کرنا
پڑتی ہیں۔ پاکستان میں پھل اور سبزیاں بھی بڑی مقدار میں پیدا ہوتی ہیں۔ دودھ
اور گوشت کی کمی پوری کرنے کے لیے پولٹری فارم، ڈیری فارم اور فش فارم بنائے گئے
ہیں۔ بہت سی صنعتوں کا انحصار زرعی پیداوار پر ہے جیسے تیل نکالنے کے کارخانے،
کپڑا اور سوت بنانے کے کارخانے، چینی بنانے کے کارخانے وغیرہ زیادہ پیداوار
لینے کے لیے ضروری ہے۔ کہ کسان خوشحال ہو اور کسان خوش حال تب ہوگا جب
اسے سستی دوائیاں، سستی کھادیں، سستے بیج، بجلی اور تیل کی سہولتیں حاصل ہونگی۔

سبق کا مرکزی خیال

زراعت اور انسان کا ساتھ بہت پرانا ہے۔ پاکستان کے لیے زراعت کی اہمیت
بہت زیادہ ہے۔ ملکی ترقی کے لیے زراعت میں ترقی بہت ضروری ہے۔ زیادہ زرعی
پیداوار کے لیے پاکستان کی زمین زرخیز اور بہترین آب پاشی کا نظام موجود ہے۔ اگر
ملک خوشحال کرنا ہے تو کسان کو خوشحال کرنا ہوگا۔ سستے اور معیاری بیج، زرعی ادویات
اور زرعی مشینری کی دستیابی سے زراعت کے میدان میں زیادہ ترقی کی جاسکتی ہے۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں۔

1. زراعت اور انسان کا رشتہ کب سے ہے؟

جواب: زراعت اور انسان کا ساتھ تب سے ہے جب انسان نے اس دنیا میں قدم رکھا تھا۔

2. کیا کسی زمانے میں زراعت کی اہمیت کم ہوگی؟

جواب: زراعت کی اہمیت کسی زمانے میں بھی کم نہیں ہوگی کیونکہ انسان زندہ رہنے کے لیے کھانے پر مجبور ہے۔

3. ''زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔'' اس جملے کی وضاحت کریں۔

جواب: زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ کیونکہ زراعت ترقی پائے گی تو ملکی معیشت مضبوط ہوگی۔ ملک کی 70 فیصد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے ان کا زیادہ تر پیشہ زراعت سے وابستہ ہے۔ بہت سی ملکی فیکٹریوں کا انحصار زرعی پیداوار پر ہے۔ جیسے تیل کے کارخانے، آٹا چاول بنانے والے کارخانے، دھاگا اور کپڑا بنانے کے کارخانے۔ اس کے علاوہ برآمد کے لیے بھی زرعی اجناس کا بڑا کردار ہے۔

4. کون سی صنعتیں زرعی پیداوار کی مرہون منت ہیں؟

جواب: آٹے اور چاول کی ملیں، خوردنی تیل بنانے والے کارخانے اور دھاگہ و کپڑا بنانے کے کارخانے اور چینی بنانے کے کارخانے زراعت سے وابستہ ہیں۔

5. قدرتی کھاد سے کیا مراد ہے؟ اس کے علاوہ دُوسری قسم کی کھاد کون سی ہوتی ہے؟

جواب: قدرتی کھاد گوبر اور پتوں کی کھاد کو کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ کیمیائی کھادیں ہوتی ہیں۔ جو کیمیکل استعمال کرکے بنائی جاتی ہیں۔ مثلاً یوریا، سپر فاسفیٹ، نائٹرو فاسفیٹ وغیرہ۔

6. ڈیری فارم سے ہمیں کیا حاصل ہوتا ہے؟

جواب: ڈیری فارم سے ہمیں دودھ، مکھن اور گھی حاصل ہوتا ہے۔

7. درآمدات اور برآمدات سے کیا مراد ہے؟

جواب: درآمدات ان اشیا کو کہتے ہیں جو ملکی ضرورت کے تحت دوسرے ملکوں سے منگوائی جاتی ہیں۔ جب کہ برآمدات سے مراد وہ اشیا ہیں جو ملک کے اندر زیادہ ہونے کی بنا پر باہر کے ملکوں کے ہاتھ بیچی جاتی ہیں اور قیمتی زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔

8. پاکستان کے کن علاقوں میں آم اور کینو زیادہ مقدار میں پیدا ہوتے ہیں؟

جواب: پاکستان کے صوبہ پنجاب کے جنوبی علاقوں اور سندھ میں آم جب کہ پنجاب کے ضلع سرگودھا، ساہیوال، خوشاب میں کینو کے باغات ہیں۔

9. صنعت کا زراعت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

جواب: بعض صنعتیں صرف زراعت کی بدولت ہی چلتی ہیں جیسے آٹا اور چاول بنانے والے کارخانے یہ گندم اور دھان ہی سے چل سکتے ہیں اسی طرح دھاگہ اور کپڑا بنانے کے کارخانے چالو رکھنے کے لیے کپاس کا ہونا ضروری ہے۔

10. روغنی اجناس سے کیا مراد ہے؟

جواب: روغنی اجناس ان فصلوں کو کہتے ہیں۔ جن سے تیل وغیرہ نکلتا ہے جیسے سرسوں، تل، سورج مکھی اور کینولا۔

downloaded from https://infoubmsissed.com

Scanned with CamScanner

11. بے موسمی سبزیوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: بے موسمی سبزیوں سے مراد وہ سبزیاں ہیں جو بغیر موسم کے مل رہی ہوں جیسے گوبھی موسم سرما کی سبزی ہے وہ گرمیوں میں ملے، بھنڈی توری گرمیوں کی سبزی ہے وہ سردیوں میں ملے۔

۲۔ سوچیے اور بتائیے:

1. ماضی کی کھیتی باڑی کا موجودہ دور میں کی جانے والی کھیتی باڑی کے ساتھ موازنہ کیجیے۔

جواب: ماضی میں انسان اپنے ہاتھوں سے بہت سا کام کرتا تھا اس کے علاوہ وہ مویشیوں اور ڈنگروں سے کھیتی باڑی میں مدد لیتا تھا جیسے ہل چلانا کنویں سے پانی نکالنا، فصل کو گاہنا۔ لیکن موجودہ زمانے میں یہ سارے کام مشینیں کرتی ہیں۔ اب ہل چلانے کے لیے ٹریکٹر استعمال کیا جاتا ہے فصل کو سیراب کرنے کے لیے ٹیوب ویل چلائے جاتے ہیں۔ فصل کاٹنے اور غلہ گاہنے کا کام ہارویسٹر اور تھریشر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پرانے زمانے میں بیج بھی ترقی دادہ نہ تھے۔ پیداوار کم ہوتی تھی۔ قدرتی کھاد استعمال کی جاتی تھی۔ جب کہ موجودہ دور میں ترقی دادہ بیج ایجاد کر لیے گئے ہیں۔ قدرتی کھاد کے ساتھ ساتھ مصنوعی کھادوں کے استعمال سے پیداوار کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ اب زراعت کا کام نہایت تیز رفتاری سے کیا جاتا ہے اور جہاں سے سال میں صرف ایک فصل حاصل کی جاتی تھی۔ اب دو تین فصلیں حاصل کی جاتی ہیں۔

2. زرعی پیداوار کس طرح بڑھائی جا سکتی ہے؟ تجاویز دیں۔

جواب: زرعی پیداوار اس طرح بڑھائی جا سکتی ہے۔

(i) کھادیں اور دوائیاں کسانوں کو سستی مہیا کریں۔
(ii) مشینی زراعت کو اپنایا جائے۔
(iii) پانی کی دستیابی کے لیے بجلی اور تیل کسان کو رعایتی نرخوں پر دیے جائیں۔
(iv) سستے اور معیاری بیج فراہم کیے جائیں۔
(v) زرعی سائنس دانوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

۳۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. پاکستان ایک ملک ہے:
(الف) صنعتی **(ب) زرعی** (ج) نیم صنعتی (د) نیم زرعی

2. ہارویسٹر کام آتا ہے:
(الف) ہل چلانے کے (ب) بیج بونے کے
(ج) کھاد بکھیرنے کے **(د) فصل کاٹنے اور گاہنے کے**

3. چاول کی بہترین فصل ہوتی ہے:
(الف) نارووال میں (ب) ساہی وال میں (ج) ملک وال میں (د) خانیوال میں

4. بھینسیں اور گائیں ہوتی ہیں:
(الف) زرعی فارم میں (ب) پولٹری فارم میں **(ج) ڈیری فارم میں** (د) فش فارم میں

5. پولٹری فارم میں ہوتی ہیں:
(الف) گائیں (ب) بھینسیں (ج) مچھلیاں **(د) مرغیاں**

6. پام آئل کام آتا ہے:
(الف) ٹریکٹر چلانے کے (ب) ٹیوب ویل چلانے کے
(ج) کھانا پکانے کے (د) بالوں کو لگانے کے

۴۔ دی گئی مثال کی روشنی میں خالی کالم پُر کریں:

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
خوب	خوب تر	خوب ترین
بد	بدتر	بدترین
آسان	آسان	آسان ترین
مشکل	مشکل تر	مشکل ترین
عظیم	عظیم تر	عظیم ترین
وسیع	وسیع تر	وسیع ترین

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

واحد	جمع	جمع	واحد
ایجاد	ایجادات	وسائل	وسیلہ
سہولت	سہولیات	دیہات	دیہہ
		ادویہ	دوا
		مشکلات	مشکل

۶۔ جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
شبانہ روز	کسان کی شبانہ روز محنت رنگ لائی اور کھیت سے پچاس من گندم پیدا ہوئی۔
معیشت	ملک کی معیشت کو ترقی دینے کے لیے ضروری ہے کہ زراعت اور صنعت کو ترقی دی جائے۔
خدانخواستہ	خدانخواستہ اگر کسی کو ڈینگی بخار ہو جائے تو فوراً ڈاکٹر سے دوائی لینی چاہیے۔
مفلوج	اکرم کے والد پر فالج کا حملہ ہوا تو اس کا بایاں بازو مفلوج ہو گیا۔
انقلاب	سارے لیڈر انقلاب کی باتیں کرتے ہیں لیکن ملکی فائدے کی بات کوئی نہیں کرتا۔
اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا	دہشت گردی کے کم ہوتے ہی ملک اپنے پاؤں پر کھڑا ہو رہا ہے۔
خود کفالت	ہم نے گندم اور چاول کی ضرورتوں میں خود کفالت حاصل کر لی ہے۔
زرمبادلہ	ہمارے ملک کا بہت سا زرمبادلہ تیل کی مصنوعات کی خرید میں صرف ہو جاتا ہے۔

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
زندہ	مردہ	زندگی	موت
انسانی	حیوانی	دیہاتی	شہری
اکثریت	اقلیت	زرخیز	بنجر
خوشحال	بدحال	ترقی	تنزلی

downloaded from https://infohubmissed.com/

Scanned with CamScanner

۸۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں۔

جواب: زراعت اور انسان کا ساتھ بہت پرانا ہے۔

انسان کے اس دنیا پر آنے کے ساتھ ہی زراعت کا کام شروع ہو گیا تھا۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ پاکستان کی 70 فیصد آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ جو زراعت سے منسلک ہے۔ زراعت پاکستان کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ زرعی شعبہ میں بھی سائنسی ترقی نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب ہل، کنویں، دستی کام اور قدرتی کھاد کی بجائے ٹریکٹر، ٹیوب ویل، مشینیں اور کیمیائی کھادیں استعمال ہوتی ہیں۔ برآمد سے بہت سا زرِ مبادلہ کمایا جاتا ہے۔ پنجاب کی زمین بہت زرخیز ہے یہاں گندم، چاول اور کپاس کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ بہت سے کارخانے اور فیکٹریاں زراعت پر انحصار رکھتی ہیں اس لیے بھی زراعت کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ چینی اور خوردنی تیل درآمد کرنے پڑتے ہیں۔ گندم، چاول اور دالوں کے علاوہ یہاں سبزیاں اور پھل بھی وافر مقدار میں پیدا ہوتے ہیں۔ کینو اور آم بھاری مقدار میں برآمد کیا جاتا ہے۔ گوشت اور دودھ کی ضروریات پورا کرنے کے لیے پولٹری فارم، ڈیری فارم اور فش فارم بنائے جاتے ہیں۔ ملک کی خوش حالی کا انحصار کسان کی خوش حالی پر ہے۔ کسان خوش حال تب ہوگا جب اسے سستی دوائیاں، سستے بیج، سستی کھادیں اور بجلی و تیل کی سہولتیں ملیں گی۔ ملک زراعت کے میدان میں ترقی کرے گا تو ملک کی معیشت مضبوط ہوگی۔

سرگرمیاں: (i) اس سبق میں "مانگ" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے دو معنی ہیں۔ آپ لغت سے اس کے معنی تلاش کریں۔ اس لفظ کو دونوں معنوں میں جملوں میں استعمال کریں

(ii) طالب علم مختلف زرعی مشینوں کی تصویر جمع کر کے البم بنائیں۔

(iii) کسی ماڈل زرعی فارم کی سیر کا اہتمام کریں۔ طالب علم مختلف فصلیں، سبزیاں اور پھل دیکھیں۔ زرعی مشینوں کا کام بھی دیکھیں۔ اگر قریب کوئی ایسا کارخانہ موجود ہو، جس کا تعلق زراعت سے ہو تو وہ بھی دیکھیں۔ واپس آنے کے بعد ہر طالب علم اپنی تعلیمی سیر کا حال زبانی اور تحریری طور پر بیان کرے۔

برائے اساتذہ کرام: طالب علموں کو بتائیں کہ زراعت کی ترقی کا ہمارے ملک کی خوش حالی کے ساتھ کس قدر گہرا تعلق ہے۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

زراعت اور انسان کا بہت پرانا ساتھ ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے، تو بے جا نہ ہوگا کہ جب سے انسان نے دنیا میں قدم رکھا، زراعت کا کام شروع ہو گیا۔ جب تک یہ دنیا باقی رہے گی، زراعت کی اہمیت باقی رہے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان زندہ رہنے کے لیے کھانے پر مجبور ہے۔ یہ زراعت کا شعبہ ہی تو ہے، جو انسانی خوراک پیدا کرنے میں دن رات لگا رہتا ہے۔ ہمارا پیارا ملک پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ پاکستان کی تقریباً ستر فی صد آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ دیہات میں رہنے والوں کی اکثریت زراعت کے شعبے سے منسلک ہے۔ یہ لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور ملک کی غذائی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی شبانہ روز محنت کی بدولت زرعی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان کے لیے زراعت بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس سے ملک کی معیشت مضبوط ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زراعت کو پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی تصور کیا جاتا ہے۔ انسانی جسم میں ریڑھ کی ہڈی کی اہمیت سے آپ بخوبی آگاہ ہیں۔ اگر خدانخواستہ ریڑھ کی ہڈی میں کوئی نقص واقع ہو جائے، تو انسانی جسم مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے، بالکل اسی طرح ہمارے ملک کے لیے زراعت اہم ہے۔ اگر یہ شعبہ کمزور پڑ جائے تو اس سے ملک کمزور پڑ جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر زراعت کا شعبہ ترقی کرے تو اس سے ملک ترقی کرتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں سائنس کا عمل دخل دیکھا جا سکتا ہے۔ زراعت کے شعبے میں بھی سائنس نے انقلاب برپا کر دیا ہے۔ آج سے تیس چالیس سال پہلے تک کھیتی باڑی کے سارے کام انسانی ہاتھوں اور ڈھور ڈنگروں کی مدد سے انجام پاتے تھے۔ کھیت میں ہل چلانے، کنویں سے پانی نکالنے، گندم کی گہائی کرنے اور گنے سے رس نکالنے کے تمام کاموں کے لیے ڈھور ڈنگروں سے کام لیا جاتا تھا۔ اب سائنس دانوں نے کھیتی باڑی کے ہر کام کے لیے مشینیں ایجاد کر لی ہیں۔ ٹریکٹر کی مدد سے ہل چلایا جاتا ہے۔ ہارویسٹر کی مدد سے فصل کی کٹائی اور گہائی کا کام ایک ساتھ عمل میں آتا ہے۔ ٹیوب ویل سے کھیت سیراب کیے جاتے ہیں۔ غرض کسان کے کام میں تیزی آگئی ہے۔ اس سے کام پہلے کی نسبت تیز رفتاری سے ہوتا ہے۔

1. انسان کے لیے خوراک پیدا کرنے والے شعبے کا نام ہے:
(a) زراعت (b) صنعت (c) تعلیم (d) صحت

2. ہمارا پیارا ملک پاکستان ایک ______ ملک ہے:
(a) صنعتی (b) زرعی (c) آزاد (d) اسلامی

3. پاکستان کی آبادی جو دیہات میں رہتی ہے:
(a) 60 فیصد (b) 65 فیصد (c) 70 فیصد (d) 75 فیصد

4. زراعت کی ترقی سے:
(a) لوگوں کی معاشی حالت بہتر ہو سکتی ہے (b) معیشت مضبوط ہوتی ہے
(c) روزگار زیادہ ملتا ہے (d) لوگ خوش حال ہو سکتے ہیں

5. زراعت کو پاکستان کے لیے ایسے سمجھا جاتا ہے جیسے انسانی جسم میں:
(a) دل (b) دماغ (c) ریڑھ کی ہڈی (d) چہرہ

6. اگر ریڑھ کی ہڈی کو کوئی نقصان پہنچے تو:
(a) انسانی جسم صحت مند ہو جاتا ہے (b) انسانی جسم کو کوئی فرق نہیں پڑتا
(c) انسانی جسم مفلوج ہو جاتا ہے (d) انسان اور زیادہ خوب صورت ہو سکتا ہے

7. تیس چالیس سال پہلے زراعت کے سارے کام کیے جاتے تھے:
(a) انسانی ہاتھوں سے (b) ڈھور ڈنگروں سے
(c) دونوں جواب درست ہیں (d) کوئی جواب درست نہیں

8. ڈھور ڈنگروں سے زراعت کے جو کام لیے جاتے تھے:
(a) ہل چلانا (b) کنوؤں سے پانی نکالنا
(c) گندم کو گاہنا اور گنے سے رس نکالنا (d) تمام جوابات درست ہیں

9. مشینی زراعت میں جو مشین مدد دیتی ہے:
(a) ٹیوب ویل (b) ٹریکٹر (c) ہارویسٹر **(d)** تمام جوابات درست ہیں

10. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) زراعت اور انسان (b) پاکستان ایک زرعی ملک
(c) زراعت اور سائنسی ترقی **(d)** زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

زرعی سائنس دان دن رات تجربات کرتے رہتے ہیں۔ وہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں نئے نئے بیج نکالتے رہتے ہیں۔ یہ نئے بیج زیادہ پیداوار دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت بھی زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان بیجوں کی بدولت فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہُوا ہے۔ اس اضافے سے ملک کو بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ زیادہ پیداوار ہوگی، تو ملک خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہوگا۔ اُسے خوراک کے معاملے میں دوسرے ملکوں کا محتاج نہیں ہونا پڑے گا۔ اگر باہر سے خوراک درآمد کی جائے، تو اس پر قیمتی زرِمبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم اپنی ضرورت سے زائد اناج پیدا کریں، تو ہم اسے دوسرے ملکوں کو برآمد کر سکتے ہیں۔ اس طرح ہم قیمتی زرِمبادلہ کما سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بہترین وسائل سے نوازا ہے۔ خاص طور پر پنجاب کی زمین اپنی زرخیزی کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے۔ پاکستان کے نہری نظام کا شمار دنیا کے آب پاشی کے بہترین نظاموں میں کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم گندم کی پیداوار میں خود کفالت کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ ہم اسے برآمد کرتے ہیں۔ اسی طرح پاکستانی چاول کی دُنیا میں بڑی مانگ ہے۔ نارووال، سیالکوٹ، شیخوپورہ، گوجرانوالا اور حافظ آباد میں اُگنے والے چاول اپنی خوشبو کے لحاظ سے بے مثال ہیں۔ پاکستان کی ایک اہم برآمدی فصل کپاس بھی ہے۔ اسے ہم بیرونی ملکوں میں برآمد کر کے بہت سا زرِمبادلہ کماتے ہیں۔ زراعت کی اہمیت یہ بھی ہے کہ بہت سی فیکٹریاں ایسی ہیں، جن کا دارومدار زراعت پر ہے۔ مثال کے طور پر آٹے اور چاول کی ملیں، خوردنی تیل بنانے، دھاگا اور کپڑا بنانے کے کارخانے سب زراعت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ یوں زراعت کی ترقی کے ساتھ صنعتی ترقی بھی ممکن ہوتی ہے۔ خوردنی تیل نکالنے کے لیے روغنی اجناس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں سورج مکھی، کینولا وغیرہ سے خوردنی تیل نکالا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں روغنی اُجناس اس مقدار میں پیدا نہیں ہو رہیں، جتنی ان کی ضرورت ہے۔ اس لیے ہم بیرونی ممالک سے پام آئل درآمد کرنے پر مجبور ہیں۔ اس طرح ہمارے ہاں چینی کی ضروریات بھی بڑھ گئی ہیں۔ ملک میں پیدا ہونے والی چینی ہماری ضرورتوں کے لیے ناکافی ہے۔ مجبوراً ہمیں چینی بھی باہر سے منگوانی پڑتی ہے۔ ہمیں روغنی اجناس اور گنے کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنی خوردنی تیل اور چینی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کسی کے محتاج نہ ہوں۔

11. نئے نئے بیج تیار کرتے رہتے ہیں:
(a) ایٹمی سائنس دان (b) ریاضی دان **(c)** زرعی سائنس دان (d) ادبیات کے ماہر

12. خود کفیل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ:
(a) نئے نئے بیج استعمال کیے جائیں (b) سائنسی زراعت کو ترقی دی جائے
(c) زیادہ پیداوار حاصل کی جائے **(d)** تمام جوابات درست ہیں

13. ہم خود کفالت کا درجہ حاصل کر چکے ہیں:
(a) گندم میں (b) دالوں میں (c) خوردنی تیل میں (d) چینی میں

14. ہماری برآمدی فصلیں ہیں:
(a) گندم (b) کپاس (c) چاول **(d)** تمام جوابات درست ہیں

15. زراعت سے وابستہ فیکٹریاں ہیں:
(a) چاول کی ملیں (b) فلور ملیں (c) کپڑا بنانے کے کارخانے
(d) تمام جوابات درست ہیں

16. خوردنی تیل نکالا جاتا ہے:
(a) سورج مکھی سے (b) کینولا سے
(c) دونوں جواب درست ہیں (d) کوئی جواب درست نہیں

17. درآمد کرنے والی غذائی اجناس ہیں:
(a) پام آئل (b) چینی
(c) دونوں جواب درست ہیں (d) کوئی جواب درست نہیں

18. دنیا کے آب پاشی کے بہترین نظاموں میں شمار ہوتا ہے:
(a) پاکستان کا دریائی نظام **(b)** پاکستان کا نہری نظام
(c) پاکستان کا سمندری نظام (d) پاکستان کے ندی نالے

19. زرمبادلہ سے مراد ہے:
(a) ایسی رقم جو درآمد شدہ چیزوں پر صرف کی جائے
(b) ایسی رقم جو برآمد شدہ چیزوں کے بدلے وصول کی جائے
(c) ایسی رقم جو بینک سے کسان کو بطورِ قرضہ ملتی ہے
(d) ایسی رقم جو درآمد و برآمد کے ذریعے لی اور دی جاتی ہے

20. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) زراعت اور سائنسی ترقی (b پاکستان کی درآمدات و برآمدات
(c) زراعت سے وابستہ صنعتیں (d) روغنی اجناس

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق ''زراعت کی اہمیت'' کا خلاصہ لکھیں۔

جواب 1: پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ یہاں کی 70 فیصد آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ جن کا زیادہ تر روزگار زراعت سے وابستہ ہے۔ سائنسی ترقی نے زراعت کو بھی ترقی دی ہے کیونکہ اب انسان ہاتھوں کی بجائے مشینوں سے کام کرتا ہے۔ پاکستان میں وسائل کی کمی نہیں ہے۔ زمین زرخیز ہے کسان محنتی ہے۔ ضرورت کسان کو سہولیات بہم پہنچانے کی ہے۔ پاکستان گندم، چاول اور کپاس میں خود کفیل ہو چکا ہے۔ ان اجناس کی برآمد بھی کی جاتی ہے۔ البتہ خوردنی تیل اور چینی میں کچھ درآمدات کرنا پڑتی ہیں۔ پاکستان میں پھل اور سبزیاں بھی بڑی مقدار میں پیدا ہوتی ہیں۔ دودھ اور گوشت کی کمی پوری کرنے کے لیے پولٹری فارم، ڈیری فارم اور فش فارم بنائے گئے ہیں۔ بہت سی صنعتوں کا انحصار زرعی پیداوار پر ہے جیسے تیل نکالنے کے کارخانے، کپڑا اور سوت بنانے کے کارخانے، چینی بنانے کے کارخانے وغیرہ زیادہ پیداوار لینے کے لیے ضروری ہے۔ کہ کسان خوشحال ہو اور کسان خوش حال تب ہوگا جب اسے سستی دوائیاں، سستی کھادیں، سستے بیج بجلی اور تیل کی سہولتیں حاصل ہوں گی۔

downloaded from https://infokhushmsseet.com

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 22

ابتدائی طبی امداد

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ابتدائی	شروع کے	طبی	علاج معالجہ	منکی	تے
فوری طور پر	جلدی جلدی	فرسٹ ایڈ	ابتدائی طبی امداد	چوٹ آنا	ضرب لگ جانا
انگلی ٹھونسنا	انگلی داخل کرنا	منتقل ہونا	تبدیل ہو جانا	تربیت	استعمال کا طریقہ
اہلکار	ملازم	مستعد	تیار	کمربستہ	تیار
رونما ہونا	واقع ہونا	تھپتھپانا	تھپکی مارنا	رفتار رفتار	چال
ڈس لینا	کاٹ کھانا	پیٹھ	پشت	سوجن	بجن
شدید	سخت	کرنٹ	رو	جھٹکا	شاک
نظام تنفس	سانس لینے کا سلسلہ	سست رفتار سے	آہستہ آہستہ	مصنوعی طور پر	انسان کا بنایا ہوا طریقہ
بندوبست کرنا	انتظام کرنا	جھلس جانا	جل جانا	بروقت	فوری
قدرے	کسی قدر	امداد	مدد کی جمع	افاقہ	آرام
کی بدولت	کی وجہ سے	بہم پہنچانا	دینا	متاثرہ	اثر قبول کرنے والا
حتی الوسع	اپنی ہمت کے مطابق	مستحق	حق دار	ریسکیو	بچاؤ
طلب کرنا	بلانا	مشروب	پینے والا شربت		

سبق کا خلاصہ

ابتدائی طبی امداد وہ علاج معالجہ ہے جو کسی متاثرہ شخص کا ہسپتال تک پہنچانے سے پہلے پہلے کیا جائے۔ اس امداد سے متاثرہ شخص کی جان بچانے میں مدد ملتی ہے۔ فرسٹ ایڈ باکس میں چند مخصوص دوائیاں رکھ دی جاتی ہیں اور ان کے استعمال کے لیے باقاعدہ تربیت حاصل کی جاتی ہے۔ ابتدائی طبی امداد کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب کسی کارخانے میں کام کرتے اچانک کسی کو چوٹ لگ جائے کسی موٹر گاڑی سے کسی کی ٹکر ہو جائے۔ کسی کھلاڑی کو کھیل کے دوران کوئی چوٹ لگ جائے یا گیند جا لگے۔ گھر میں پاؤں پھسل جائے۔ بجلی کا کرنٹ لگ جائے یا بچھو سانپ وغیرہ کاٹ کھائے۔ آج کل ایک ادارہ اس کام کے لیے مخصوص ہے۔ جس کا نام ریسکیو 1122 ہے۔ اس کو فون کر کے بلایا جا سکتا ہے۔ اس کے اہل کار اطلاع ملنے پر فوراً پہنچ جاتے ہیں۔ اس محکمے کے علاوہ بھی ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ ابتدائی طبی امداد کی چند ضروری باتوں کا علم رکھے کسی شخص کو کوئی زہریلا کیڑا یا سانپ ڈس جائے تو اس کے زخم کو دل سے نیچے رکھنا چاہیے۔ کوئی ڈوب چلا ہو تو اس کو پانی سے نکال کر الٹا لٹا کر تھپتھپانا چاہیے کسی کو بجلی کا کرنٹ لگ جائے تو فوراً بجلی بند کر کے غیر موصل اشیا کے ساتھ متاثرہ فرد کو پیچھے ہٹانا چاہیے۔ آگ لگ جانے کی صورت میں کمبل یا ریت پھینک کر آگ بجھائی جا سکتی ہے۔ لو لگ جانے کی صورت میں متاثرہ شخص کو ٹھنڈا پانی یا مشروبات پلانے چاہئیں اور تمام صورتوں میں ریسکیو 1122 کو فون پر اطلاع کرنی چاہیے۔

سبق کا مرکزی خیال

کسی حادثے کی صورت میں متاثرہ شخص کو ہسپتال لے جانے سے پہلے ابتدائی طبی امداد دینا ضروری ہے۔ اگرچہ ایک محکمہ اس کے لیے موجود ہے۔ جس کا نام ریسکیو 1122 ہے۔ پھر بھی ہر شخص کو ابتدائی طبی امداد کے موٹے موٹے اصول یاد ہونے چاہئیں۔ تاکہ سانپ کے ڈسنے، آگ لگنے، بجلی کا کرنٹ یا لو لگ جانے کی صورت میں متاثرہ فرد کی جان بچانے میں اس کی مدد کی جا سکے۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1. ابتدائی طبی امداد سے کیا مراد ہے؟

جواب: ابتدائی طبی امداد سے مراد وہ علاج معالجہ ہے جو کسی حادثے کا شکار ہونے والے شخص کا فوری طور پر کیا جاتا ہے۔

2. ابتدائی طبی امداد کے کیا فائدے ہیں؟

جواب: اس امداد کی بدولت متاثرہ فرد کی زندگی بچانے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ امداد صورت حال کو مزید بگڑنے سے بچاتی ہے اور متاثرہ شخص قدرے افاقہ محسوس کرتا ہے۔

3. ابتدائی طبی امداد کی ضرورت کہاں اور کس وقت پڑ سکتی ہے؟

جواب: کسی وقت کہیں بھی کوئی حادثہ پیش آ سکتا ہے۔ فیکٹری میں کام کرنے والوں کو کسی وقت کوئی چوٹ آ سکتی ہے۔ کسی مشین میں جسم کا کوئی حصہ آ کر زخمی ہو سکتا ہے۔ سڑک پر موٹر گاڑی سے ٹکر ہو سکتی ہے۔ کھیل کے دوران کوئی کھلاڑی زخمی ہو سکتا ہے۔ بجلی کا کرنٹ لگ سکتا ہے سانپ یا بچھو کاٹ سکتا ہے ان تمام صورتوں میں ابتدائی طبی امداد کی ضرورت پڑتی ہے۔

4. سانپ کاٹ لے تو متاثرہ جگہ کو دل کی سطح سے نیچے کیوں رکھتے ہیں؟

جواب: اس لیے کہ زہر دل کی طرف آہستہ آہستہ جائے اور متاثرہ شخص کے دل پر زہر اثر نہ کرے۔

5. ڈوبنے والے شخص کو ابتدائی طبی امداد کیسے پہنچائی جاتی ہے؟

جواب: ڈوبنے والے شخص کو پانی سے باہر نکال کر اس کی نبض دیکھی جائے متاثرہ شخص کو الٹا لٹا دیا جائے اور پشت پر تھپکی دی جائے۔

6. اگر کوئی بجلی کے تار کے ساتھ چمٹ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کوئی بجلی کے تار سے چمٹ جائے تو بجلی بند کر دینی چاہیے کسی غیر موصل چیز سے متاثرہ شخص کو الگ کرنا چاہیے۔ متاثرہ شخص کے اوپر کمبل ڈال دینا چاہیے نظام

Scanned with CamScanner

شخص اگر اکھڑ گیا ہو تو اس کو مصنوعی طور پر بحال کرنا چاہیے۔

7. اگر کوئی شخص بجلی سے چلنے والی کسی مشین کے ساتھ چپٹا ہو تو اُسے ننگے ہاتھ سے کیوں نہیں چھونا چاہیے؟

جواب: اس لیے کہ بجلی متاثرہ شخص کے جسم میں موجود ہوتی ہے۔ اس لیے کسی غیر موصل چیز مثلاً لکڑی، پلاسٹک یا کاغذ کے ذریعے متاثرہ شخص کو چھونا چاہیے۔

8. لو سے متاثرہ ہونے والوں کی بڑی تعداد بچوں یا بوڑھوں کی کیوں ہوتی ہے؟

جواب: بچے یا بوڑھے لو لگنے کا شکار اس لیے ہوتے ہیں کہ ان میں قوت مدافعت زیادہ نہیں ہوتی۔

9. مُوصل اشیا سے کیا مراد ہے؟

جواب: موصل اشیا سے مراد ایسی اشیا ہیں جن میں سے بجلی گزر سکتی ہے۔ مثلاً پانی، لوہا وغیرہ۔

10. ریسکیو 1122 کیا کام کرتا ہے؟

جواب: ریسکیو 1122 ایک محکمہ ہے۔ جو اطلاع ملنے پر فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچ جاتا ہے اور متاثرہ اشخاص کی جان بچانے کے لیے ان کو ابتدائی طبی امداد دیتا ہے اور متاثرہ افراد کو ہسپتال پہنچاتا ہے۔

۲۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. ان میں سے غیر موصل ہے:
(الف) لوہا (ب) پیتل (ج) تانبا **(د) لکڑی**

2. نظامِ تنفس سے مراد ہے:
(الف) ہاضمے کا نظام (ب) خون کا نظام **(ج) سانس لینے کا نظام** (د) فالتو مادے خارج کرنے کا نظام

3. لو لگنے سے جسم میں کمی واقع ہو جاتی ہے:
(الف) سانس لینے کی (ب) خون کی **(ج) پانی کی** (د) درجہ حرارت کی

4. ان میں سے موصل ہے:
(الف) لکڑی (ب) پتھر **(ج) پانی** (د) پلاسٹک

۳۔ ان جملوں کو درست کیجیے:

1. مزدور کے بازو پر چوٹ لگ گئی۔
جواب: مزدور کے بازو پر چوٹ آ گئی۔

2. جتنی جلدی ممکن ہو سکے، مریض کو ہسپتال پہنچائیں۔
جواب: جتنی جلدی ہو سکے مریض کو ہسپتال پہنچائیں۔ یا جتنی جلدی ممکن ہو مریض کو ہسپتال پہنچائیں۔

3. ڈاکٹر نے زخم پر مرہم لگائی۔ جواب: ڈاکٹر نے زخم پر مرہم لگایا۔

4. میرے سر میں شدید درد ہو رہی ہے۔
جواب: میرے سر میں شدید درد ہو رہا ہے۔

5. کسی کی چغلی مت کرو۔
جواب: کسی کی چغلی مت کھاؤ۔

۴۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
بروقت	امتحانی ہال میں بروقت پہنچنا ضروری ہے۔
کمربستہ	قومی بھلائی کے کاموں کے لیے ہر وقت کمربستہ رہنا چاہیے۔
مستعد	پاک آرمی کے جوان مستعد کھڑے تھے اور پھر جلد ہی سلامی کا جشن شروع ہوا۔
جائے حادثہ	اطلاع ملتے ہی پولیس جائے حادثہ پر پہنچ گئی۔
حتی الوسع	اچھی صحت کے لیے حتی الوسع سادہ غذا کھانی چاہیے۔
افاقہ	اس دوائی سے باباجی کی کھانسی میں قدرے افاقہ ہوا ہے۔
نظامِ تنفس	نظامِ تنفس میں پھیپھڑے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
متاثرہ	حادثے کے متاثرہ افراد کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔

۵۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب
مستعد	مُسْتَعِدْ
حتی الوسع	حَتّی الْوَسْعْ
مستحق	مُسْتَحِقْ
مدد	مَدَدْ
طلب	طَلَبْ
تنفس	تَنَفُّسْ
ظاہر	ظَاهِرْ
حکومت	حُکُوْمَتْ

۶۔ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

واحد	جمع	جمع	واحد
فرد	افراد	مشروبات	مشروب
فرض	فرائض		
شخص	اشخاص		
نہر	انہار		
حادثہ	حادثات		
جسم	اجسام		
مقصد	مقاصد		

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
ڈوبنا	تیرنا	باقاعدہ	بے قاعدہ
بے احتیاطی	احتیاط	عوام	خواص
کمی	زیادتی	دھوپ	چھاؤں
ٹھنڈا	گرم	آگ	پانی

downloaded from https://infohubprocessed.com

Scanned with CamScanner

۸۔ نادیدہ عبارت

☆ اس عبارت کو غور سے پڑھیں اور اس کے آخر میں دیے گئے سوالات کے جواب دیں:

ہر انسان کے جسم میں تین بوتل اضافی خون کا ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔ ہر تندرست شخص ہر تیسرے مہینے خون کی ایک بوتل عطیے کے طور پر دے سکتا ہے۔ اس سے اس کی صحت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ خون دینے والے افراد میں قوت مدافعت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ جلد بیماریوں کا شکار نہیں ہوتے۔ خون دینے والے افراد موٹاپے سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ جسم سے خون نکالنے سے پہلے مکمل جانچ پڑتال کرنا ضروری ہوتا ہے۔ خون دینے والے شخص کا صحت مند ہونا بنیادی شرط ہے۔ کئی خطرناک امراض خون کی منتقلی کی وجہ سے خون لینے والے شخص تک پہنچ سکتے ہیں۔

سوالات

1. اضافی خون سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی انسان کو اپنے لیے خون کی جتنی ضرورت ہوتی ہے اس کے علاوہ جسم میں جو خون ہے وہ اضافی خون ہے یہ تین بوتل تک ہوتا ہے۔

2. ایک صحت مند شخص کتنے عرصے کے بعد کتنا خون بطور عطیہ دے سکتا ہے؟

جواب: ایک صحت مند شخص ہر تیسرے مہینے خون کی ایک بوتل عطیے کے طور پر دے سکتا ہے۔

3. قوت مدافعت کیا ہوتی ہے؟

جواب: بیماریوں کو انسانی جسم پر حاوی نہ ہونے دینا قوت مدافعت کا کام ہے۔

4. خون دینے والے شخص کو خون دینے سے کوئی فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: ہاں۔ خون دینے والے شخص میں قوت مدافعت زیادہ ہو جاتی ہے وہ جلد بیماریوں کا شکار نہیں ہوتا وہ موٹاپے سے بھی بچا رہتا ہے۔

5. خون کے انتقال سے پہلے اچھی طرح جانچ پڑتال کیوں کی جاتی ہے؟

جواب: کسی جسم سے خون لینے سے پہلے جانچ پڑتال کرنا اس لیے ضروری ہے کہ کہیں خون دینے والا شخص کسی خطرناک بیماری کا شکار نہ ہو۔

سرگرمیاں: (i) اس سبق میں آپ نے "کمر بستہ" کا لفظ پڑھا ہے۔ "کمر" کے معنی تو آپ کو معلوم ہوں گے۔ "بستہ" فارسی کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں "باندھا ہوا۔" اب سوچیے "کمر بستہ" کے کیا معنی ہوئے۔ (ii) اس سبق میں آپ نے "جائے حادثہ" کا لفظ پڑھا۔ "جا" فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "جگہ"۔ "جائے حادثہ" کے معنی ہوئے "حادثے کی جگہ"۔ اب نیچے دیے گئے الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں پر لکھیے:

جائے وفات جائے عبرت جائے پیدائش جائے وقوعہ

(iii) نیچے چند ایسی صورتیں دی گئی ہیں، جن میں متاثرہ فرد یا افراد کو فوری طور پر امداد کی ضرورت ہوگی۔ جماعت میں رول پلے کی سرگرمی کا اہتمام کریں۔ طالب علموں سے فرضی طور پر ان صورتوں میں 1122 کے اہل کاروں کو فون کے ذریعے حادثے کے مقام اور نوعیت کے بارے میں اطلاع دینے کو کہیں:

☆ ہاکی کھیلتے ہوئے آپ کے ساتھی کھلاڑی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔
☆ برسات کے دنوں میں ایک مکان گر گیا ہے۔
☆ دادا جان کو دل کا دورہ پڑ گیا ہے۔
☆ سڑک پر کار اور موٹر سائیکل ٹکرا گئے ہیں۔
☆ پڑوس میں آگ لگ گئی ہے۔
☆ ایک بچہ مکان کی چھت سے نیچے گر گیا ہے۔
☆ گرمی میں کام کرتے ہوئے مزدور بے ہوش ہو گیا ہے۔
☆ کھیت میں کام کرتے کسان کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔
☆ نہر میں نہاتے ہوئے ایک نوجوان ڈوب گیا ہے۔
☆ باورچی خانے میں کام کرتے ہوئے آپ کی امی جان کے کپڑوں کو آگ لگ گئی ہے۔
☆ بجلی کی موٹر ٹھیک کرتے ہوئے الیکٹریشن بجلی کا جھٹکا لگنے سے بے ہوش ہو گیا ہے۔

برائے اساتذہ کرام: طالب علموں کو ابتدائی طبی امداد کے متعلق مزید معلومات دینے کے لیے ریسکیو 1122 کے کسی اہل کار کو بلائیں۔ وہ بچوں کو فرسٹ ایڈ کٹ اور اس کے استعمال کر طریقہ بتائیں۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

آپ نے ابتدائی طبی امداد کے الفاظ تو سنے ہوں گے۔ کبھی آپ نے غور کیا کہ یہ ابتدائی طبی امداد ہوتی کیا ہے؟ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ وہ امداد ہے، جو کسی حادثے کا شکار ہونے والے شخص کو فوری طور پر بہم پہنچائی جاتی ہے۔ اس امداد کی بدولت متاثرہ فرد کی زندگی بچانے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ امداد صورت حال کو مزید بگڑنے سے بچاتی ہے اور متاثرہ شخص قدرے افاقہ محسوس کرتا ہے۔ ابتدائی طبی امداد کو انگریزی میں فرسٹ ایڈ کہتے ہیں۔ وہ ڈبا یا تھیلا جس میں ابتدائی طبی امداد کا سامان موجود ہوتا ہے، اُسے فرسٹ ایڈ باکس یا فرسٹ ایڈ کٹ کہتے ہیں۔ اس کٹ میں کیا سامان ہوتا ہے اور اسے کیسے استعمال کرتے ہیں، اس کے لیے ابتدائی طبی امداد کی باقاعدہ تربیت حاصل کرنا پڑتی ہے۔ کسی بھی وقت، کہیں بھی حادثہ پیش آ سکتا ہے، اس لیے ابتدائی طبی امداد کی ضرورت کسی وقت بھی پڑ سکتی ہے۔ فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے کو کسی بھی وقت چوٹ آ سکتی ہے۔ کسی مشین میں جسم کا کوئی حصہ آ کر زخمی ہو سکتا ہے، سڑک پر چلتے ہوئے کسی موٹر گاڑی سے ٹکر ہو سکتی ہے، اسکول میں کھیلتے ہوئے کوئی کھلاڑی گر سکتا ہے یا جسم کے کسی حصے پر گیند لگ سکتی ہے، گھر میں پاؤں پھسل سکتا ہے، باورچی خانے میں کام کرتے ہوئے ذرا سی بے احتیاطی سے کپڑوں میں آگ لگ سکتی ہے، بجلی کا کوئی جھٹکا لگ سکتا ہے، کوئی خطرناک چیز مثلاً بچھو یا سانپ ڈس سکتا ہے، نہر یا دریا میں نہاتے ہوئے کوئی ڈوب سکتا ہے۔

1. ابتدائی طبی امداد وہ امداد ہے جو پہنچائی جاتی ہے حادثہ کا شکار ہونے والے شخص کو:
(a) ہسپتال پہنچا کر (b) تین گھنٹے بعد (c) حادثہ سے پہلے (d) فوری طور پر

2. انگریزی میں ابتدائی طبی امداد کو کہتے ہیں:
(a) فرسٹ ایڈ (b) فرسٹ ایڈ کٹ (c) فرسٹ ایڈ باکس (d) ڈبا یا تھیلا

3. فرسٹ ایڈ باکس یا کٹ کو استعمال کرنے کے لیے:
(a) کسی تربیت کی ضرورت نہیں **(b) باقاعدہ تربیت حاصل کرنا پڑتی ہے**
(c) ڈاکٹر کو بلانا پڑتا ہے (d) پہلے اجازت لینا ہوتی ہے

4. موٹر گاڑی سے ٹکر ہو سکتی ہے:
(a) فیکٹری میں کام کرتے ہوئے (b) کچن میں کام کرتے ہوئے
(c) غسل خانہ میں نہاتے ہوئے **(d) سڑک پر پیدل چلتے ہوئے**

5. بجلی کے جھٹکا لگنے سے:
(a) کپڑوں میں آگ لگ سکتی ہے (b) آدمی ڈوب سکتا ہے
(c) پاؤں پھسل سکتا ہے **(d) انسان مر سکتا ہے**

6. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) فرسٹ ایڈ باکس (b) فرسٹ ایڈ کی تربیت
(c) محکمہ حادثات (d) ابتدائی طبی امداد

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

اگر ابتدائی طبی امداد کی تربیت حاصل کر رکھی ہو اور اس سے متعلقہ صندوقچہ پاس ہو تو متاثرہ فرد کو بروقت طبی امداد فراہم کی جا سکتی ہے۔ آج کل حکومت نے ریسکیو 1122 (Rescue 1122) کے نام سے ایک محکمہ قائم کر رکھا ہے۔ اس محکمے کے قیام کا مقصد کسی بھی حادثے کا شکار ہونے والے فرد یا افراد کو فوری طور پر مدد بہم پہنچانا ہے۔ عوام کی مدد کے لیے ریسکیو 1122 کے اہل کار ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ کہیں آگ لگ جائے، سڑک پر کوئی حادثہ رُونما ہو جائے، کوئی کشتی دریا میں اُلٹ جائے، کنویں کی کھدائی کے دوران مزدور دب جائیں، کسی کو دل کا دورہ پڑ جائے یا کوئی اور ہنگامی صورت حال پیدا ہو جائے، تو یہ نوجوان منٹوں میں جائے حادثہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ اس محکمے کے اہل کاروں کے علاوہ ہر فرد کا فرض ہے اُسے ابتدائی طبی امداد کی چند ضروری باتوں کا پتا ہو تا کہ ضرورت پڑنے پر وہ متاثرہ شخص کے لیے کچھ نہ کچھ کر سکے۔ مثال کے طور پر یہ بات سب کو معلوم ہونی چاہیے کہ اگر سانپ کاٹ لے، تو متاثرہ جگہ کو دل کی سطح سے نیچے رکھیں تا کہ زہر کی دل تک پہنچنے کی رفتار سست ہو جائے۔ زخمی جگہ سے دو انچ اُوپر رسی یا کپڑا باندھ دیں۔ جتنی جلد ممکن ہو متاثرہ فرد کو ہسپتال پہنچانے کی کوشش کریں۔ اس طرح اگر کوئی شخص پانی میں ڈوب گیا ہو، تو اُسے پانی سے باہر نکال کر نبض دیکھی جائے۔ ڈوبنے والے شخص کے پیٹ میں پانی بھر جاتا ہے۔ اسے بروقت نکالنا ضروری ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے متاثرہ شخص کو اُلٹا لٹا کر اس کی پیٹھ کو تھپتھپانا مناسب رہتا ہے۔

7. جو محکمہ ہنگامی حالات میں پہنچ کر جان بچانے کی کوشش کرتا ہے:
(a) Rescue 1121 **(b) Rescue 1122**
(c) Rescue 1212 (d) Rescue 1224

8. Rescue 1122 کے جوان پہنچ جاتے ہیں جب:
(a) سڑک پر کوئی حادثہ رونما ہو جائے (b) کشتی دریا میں الٹ جائے
(c) کسی کو دل کا دورہ پڑ جائے **(d) تمام جوابات درست ہیں**

9. اگر کسی کو سانپ ڈس جائے تو:
(a) متاثرہ جگہ کو دل سے اوپر لے جائیں (b) متاثرہ جگہ کو اچھی طرح دھو ڈالیں
(c) متاثرہ جگہ کو دل کی سطح سے نیچے رکھیں (d) متاثرہ آدمی کو دودھ پلا دیں

10. ڈوبنے والے شخص کو پانی سے نکال کر پہلے:
(a) اس کا پیٹ دیکھا جائے **(b) اس کی نبض دیکھی جائے**
(c) اس کے پاؤں دیکھے جائیں (d) اس کی زبان دیکھی جائے

11. پیٹ سے پانی نکالنے کے لیے متاثرہ شخص کو:
(a) الٹا لٹا کر پشت پر تھپتھپانا چاہیے (b) سیدھا لٹا کر پیٹ کو دبانا چاہیے
(c) پہلو پر لٹانا چاہیے (d) تیز تیز چلانا چاہیے

12. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) Rescue1122 کا (b) مختلف حادثات میں فرسٹ ایڈ
(c) مختلف حادثات میں علاج (d) حادثہ کے بعد فوری اقدام

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق ابتدائی طبی امداد کا خلاصہ لکھیں۔

جواب 1: ابتدائی طبی امداد وہ علاج معالجہ ہے جو کسی متاثرہ شخص کا ہسپتال تک پہنچانے سے پہلے پہلے کیا جائے۔ اس امداد سے متاثرہ شخص کی جان بچانے میں مدد ملتی ہے۔ فرسٹ ایڈ باکس میں چند مخصوص دوائیاں رکھ دی جاتی ہیں اور ان کے استعمال کے لیے باقاعدہ تربیت حاصل کی جاتی ہے۔ ابتدائی طبی امداد کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب کسی کارخانے میں کام کرتے اچانک کسی کو چوٹ لگ جائے کسی موٹر گاڑی سے کسی کی ٹکر ہو جائے۔ کسی کھلاڑی کو کھیل کے دوران کوئی چوٹ لگ جائے یا گیند جا لگے۔ گھر میں پاؤں پھسل جائے۔ بجلی کا کرنٹ لگ جائے یا بچھو سانپ وغیرہ کاٹ کھائے۔ آج کل ایک ادارہ اس کام کے لیے مخصوص ہے۔ جس کا نام ریسکیو 1122 ہے۔ اس کو فون کر کے بلایا جا سکتا ہے۔ اس کے اہل کار اطلاع ملنے پر فوراً پہنچ جاتے ہیں۔ اس محکمے کے علاوہ بھی ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ ابتدائی طبی امداد کی چند ضروری باتوں کا علم رکھے کسی شخص کو کوئی زہریلا کیڑا یا سانپ ڈس جائے تو اس کے زخم کو دل سے نیچے رکھنا چاہیے۔ کوئی ڈوب چلا ہو تو اس کو پانی سے نکال کر الٹا لٹا کر تھپتھپانا چاہیے۔ کسی کو بجلی کا کرنٹ لگ جائے تو فوراً بجلی بند کر کے غیر موصل اشیا کے ساتھ متاثرہ فرد کو پیچھے ہٹانا چاہیے۔ آگ لگ جانے کی صورت میں کمبل یا ریت پھینک کر آگ بجھائی جا سکتی ہے۔ لُو لگ جانے کی صورت میں متاثرہ شخص کو ٹھنڈا پانی یا مشروبات پلانے چاہئیں اور تمام صورتوں میں ریسکیو 1122 کو فون پر اطلاع کرنی چاہیے۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 23

قائد اعظم

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آبرو	عزت	رواں دواں	چلتا ہوا۔ جاری	کارواں	قافلہ
دل شاد	خوش	راہنما	راستہ دکھانے والا	تیرے دم سے	تیری وجہ سے
پاسبان	رکھوالا	شادماں	خوش	ہمت	طاقت، حوصلہ
گلستان	باغ	قوت	طاقت	قدم اٹھانا	عملی طور پر کچھ کرنا
خیال	سوچ	حوصلہ	ہمت		

نظم کا خلاصہ

اس نظم میں شاعر "قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ" کی خدمات کو سراہتے ہوئے خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کو موضوع بنا کر شاعر کہتا ہے کہ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خیال سے ہمارا دل خوش ہو جاتا ہے۔ اُن کی ہمت سے ہم آزاد ہوئے اور ہمیں خوشیاں ملیں۔ ہمارا گلستاں اُن سے ہی آباد ہے۔ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ ہم سو رہے تھے کہ تو نے ہمیں جگایا، ہم رستہ بھول گئے تھے کہ ہمیں رستہ بتایا، تو ہمارا رہنما اور پاسبان ہے۔ تیرے حوصلے سے ہمیں قوت، آبرو اور عزت ملی ہے۔ ہمارا قومی نشاں تیرے ہی دم سے چمکا ہے۔ ہم جو قدم اُٹھائیں اور جس طرف بھی جائیں تیری یاد آتی ہے اور تجھ سے ہی ہمارا یہ قافلہ رواں دواں ہے۔

نظم کا مرکزی خیال

اس نظم میں شاعر قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہماری آزادی، آبرو اور عزت قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مرہون منت ہے۔ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پاسباں اور رہنما ہیں۔ ہم جو بھی قدم اُٹھائیں قائد کی یاد آتی ہے۔ اُن کے دم سے ہی ہمارا قافلہ رواں دواں ہے۔

اشعار کی تشریح

تیرے خیال سے ہے، دل شادماں ہمارا	تازہ ہے جاں ہماری، دل ہے جواں ہمارا

تشریح: نظم کے آغاز میں شاعر قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ تیرے خیال سے ہمارا دل خوش ہوتا ہے، جاں تازہ اور دل جوان ہے۔ تیری ہمت، حوصلے، عقل و فہم کی وجہ سے ہم آزاد ہوئے ہیں۔ ہمیں اس دنیا میں آزادی جیسی بڑی دولت صرف تیری وجہ سے ملی ہے۔ ہمیں آزادی ہی نہیں بلکہ بہت خوشیاں ملی ہیں اور ہمارا دل خوش ہوا ہے۔ ہمارے وطن کا یہ گلستان تیرے ہی دم قدم سے آباد ہے۔

تیری ہی ہمتوں سے، آزاد ہم ہوئے ہیں	خوشیاں ملی ہیں ہم کو، دل شاد ہم ہوئے ہیں

آباد ہے تجھی سے یہ گلستان ہمارا

تشریح: شاعر قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ تیرے حوصلے اور ہمت نے ہمیں طاقت بخشی ہے۔ تیری آبرو سے ہماری عزت قائم ہے اور ہمارے ملک کا قومی نشاں تیرے ہی دم سے چمکا ہے۔ مسلمان غفلت کی نیند میں پڑے اپنی منزل سے بہت دور جا لگے تھے۔ مگر قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حوصلے، عزم اور جدوجہد مسلسل سے انہیں ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا اور ان کے لیے ان کی منزل الگ اسلامی ریاست کا حصول ممکن بنایا۔ بے شک قائد کی عزت سے ہی ہماری آبرو قائم ہے اور ہمارے ملک کا قومی نشاں بھی اُن کے دم قدم سے دمک رہا ہے۔

ہم سو رہے تھے تو نے، آ کر ہمیں جگایا	پھرتے تھے ہم بھٹکتے، رستہ ہمیں بتایا

تو رہنما ہمارا، تو پاسباں ہمارا

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ آزادی سے قبل ہم غفلت میں پڑے سو رہے تھے تو نے ہمیں جگایا۔ ہمارے شعور کو آزادی کا راستہ دکھایا، ہمیں ایک آزاد اسلامی وطن کے نام پر متحد و متفق کیا۔ ہم تو اپنا رستہ بھٹک چکے تھے۔ اپنی اصل منزل کی راہ بھول چکے تھے، تو نے آ کر ہمیں ہماری منزل کا راستہ دکھایا۔ تو ہمارا رہنما ہے۔ راہنما ہی نہیں ہمارا محافظ، نگہباں اور پاسباں بھی ہے۔ بلکہ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اصولوں پر عمل کر کے ہم آج بھی دنیا میں سُرخرو ہو سکتے ہیں۔

تیرے ہی حوصلے سے، ہم کو ملی ہے قوت	تیری ہی آبرو سے، قائم ہے اپنی عزت

چمکا ہے تیرے دم سے، قومی نشاں ہمارا

تشریح: نظم کے اختتام میں شاعر کہتا ہے کہ ہم جو بھی قدم اُٹھاتے ہیں ہمیں قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی یاد آتی ہے اور جس طرف بھی جائیں قائد کا خیال آتا ہے۔ اس سے مراد ہے کہ ہم اپنے ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لیے جو اقدام کرتے ہیں۔ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ اصول آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ گویا کہ ہمارے ملک کا یہ قافلہ آج بھی اُن کے شعور اور عقل و فہم کی زبان پر ہی آگے بڑھ رہا ہے۔ اور ہم آج بھی اُن کی شخصیت کا فیض حاصل کر رہے ہیں۔

ہم جو قدم اٹھائیں، آتی ہے یاد تیری	ہم جس طرف بھی جائیں، آتی ہے یاد تیری

تجھ سے رواں دواں ہے، یہ کارواں ہمارا

تشریح: ہم جو کچھ بھی کریں تو ہمیں یاد آتا ہے کیونکہ تو نے ہمارے لیے پاکستان حاصل کیا اور ہماری راہنمائی کی۔ ہم جدھر کا بھی رخ کریں تیری یاد ہمیں بار بار آتی ہے۔ تیری وجہ سے بھی ہمارا قافلہ آگے بڑھ رہا ہے اور منزل کی طرف جا رہا ہے۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1. ہمارے دل کی شادمانی کی کیا وجہ ہے؟

جواب: جونہی ہمارے دل میں قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا خیال آتا ہے ہمارا دل خوش ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

2. دل جوان ہونے کا کیا مطلب ہے؟
جواب: ہمارا حوصلہ بڑھتا ہے۔ دل جوان ہو جاتا ہے کیونکہ ہم نے قائداعظم ﷫ کی قیادت میں ایک آزاد ملک حاصل کیا تھا۔

3. "آباد ہے تجھی سے یہ گلستان ہمارا"۔ اس مصرعے میں گلستان سے کیا مراد ہے؟
جواب: اس مصرعے میں گلستان سے مراد ہمارا پیارا وطن پاکستان ہے۔

4. راہنما کیا کام کرتا ہے؟
جواب: راہنما اپنے پیچھے آنے والوں کو سیدھا راستہ، کامیابی کا راستہ دکھاتا ہے۔

5. "ہم سو رہے تھے تُو نے آ کر ہمیں جگایا" اس سے کیا مراد ہے؟
جواب: مسلمان بالکل خاموش ہو گئے تھے اور غلامی کی زندگی گزار رہے تھے۔ قائداعظم ﷫ نے ان کو اس خوابِ غفلت سے جگایا۔

6. "قومی نشاں" سے کیا مراد ہے؟
جواب: قومی نشان سے مراد قومی پرچم ہے کیونکہ قومی جھنڈا صرف آزاد ملکوں کا ہوا کرتا ہے۔

7. ہمارا کارواں کیونکر رواں دواں ہے؟
جواب: ہمارا کارواں قائداعظم ﷫ کی راہنمائی میں رواں دواں ہے۔ اگرچہ اس وقت قائداعظم ﷫ ہم میں موجود نہیں لیکن ان کے فرمودات تو ہیں جن پر عمل کر کے اپنی منزل کی طرف بڑھا جا سکتا ہے۔

۲۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگا کر نظم کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

1. تیرے خیال سے ہے دل ---------- ہمارا:
(الف) گلستاں (ب) باغباں **(ج) شادماں** (د) جواں

2. تازہ ہے جاں ہماری دل ہے ---------- ہمارا:
(الف) نہال (ب) شادماں (ج) جاں **(د) جواں**

3. تیری ہی ---------- سے آزاد ہم ہوئے ہیں:
(الف) ہمتوں (ب) جراتوں (ج) طاقتوں (د) شفقتوں

4. تیری ہی آبرو سے قائم ہے اپنی ----------:
(الف) قوت (ب) طاقت (ج) ہمت **(د) عزت**

5. تو رہنما ہمارا، تو ---------- ہمارا:
(الف) پاسباں (ب) نگہباں (ج) رازداں (د) کارواں

6. ہم سو رہے تھے تُو نے آ کر ہمیں ----------:
(الف) اٹھایا (ب) بتایا **(ج) جگایا** (د) سکھایا

7. ہم جو ---------- اٹھائیں، آتی ہے یاد تیری:
(الف) قلم (ب) قسم **(ج) قدم** (د) علم

۳۔ دی گئی مثال کے مطابق مصرعے مکمل کریں:

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
تیرے خیال سے ہے	یہ کارواں ہمارا	دل شادماں ہمارا
تازہ ہے جاں ہماری	تو پاسباں ہمارا	دل ہے جواں ہمارا
آباد ہے تجھی سے	دل شادماں ہمارا	یہ گلستاں ہمارا
تو رہنما ہمارا	یہ گلستاں ہمارا	تو پاسباں ہمارا
چمکا ہے تیرے دم سے	دل ہے جواں ہمارا	قومی نشاں ہمارا
تجھ سے رواں دواں ہے	قومی نشاں ہمارا	یہ کارواں ہمارا

۴۔ جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
شادماں	امتحان میں کامیابی پر انور بہت شادماں نظر آ رہا تھا۔
دلشاد	کرکٹ میچ جیت کر پوری قوم دل شاد ہے۔
گلستاں	گلستاں میں رنگ رنگ کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔
پاسباں	پاک فوج ہمارے پیارے وطن کی محافظ اور پاسبان ہے۔
آبرو	ایسا کوئی کام نہ کرو کہ جس سے والدین کی آبرو خاک میں مل جائے۔
کارواں	کارواں اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا جب راہ میں ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔

۵۔ ان لفظوں کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد
شادماں	غمگین
جواں	بوڑھا
آباد	برباد، غیر آباد
گلستاں	خارستان
رہنما	رہزن

۶۔ اس نظم کو زبانی یاد کریں۔

۷۔ کسی اور شاعر کی نظم تلاش کریں، جس میں قائداعظم ﷫ کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہو۔ اس نظم کو اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح ﷫
ملت ہے جسم، جاں ہے محمد علی جناح ﷫
تصویرِ عزم، جانِ وفا، روحِ حریت ﷫
ہے کون؟ بے گمان ہے محمد علی جناح ﷫
رکھتا ہے دل میں تاب و تواں تو کروڑ کی
کہنے کو ناتواں ہے محمد علی جناح ﷫
لگتا ہے ٹھیک جا کے نشانے پہ جس کا تیر
ایسی کڑی کماں ہے محمد علی جناح ﷫
اے قوم! اپنے قائداعظم کی قدر کر
اسلام کا نشاں ہے محمد علی جناح ﷫
محرمِ راز پائے مسلمان کی ہے صدا
ملت کا ترجماں ہے محمد علی جناح ﷫

سرگرمیاں: (i) اس نظم کو کوئی خوش الحان طالب علم ترنم کے ساتھ پڑھے۔ باقی طلبہ وطالبات اس کی تقلید میں نظم گائیں۔

(ii) طالب علم قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لائبریری سے کوئی کتاب لے کر مطالعہ کریں اور دوسرے ساتھیوں سے معلومات کا تبادلہ کریں۔

(iii) اس نظم کی تدریس کے بعد "قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات" کے موضوع پر مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کروائیں۔ (iv) طالب علموں کو اخبارات، رسائل اور کیلنڈروں وغیرہ سے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی تصاویر جمع کرنے کو کہیں۔ ان تصاویر کو مختلف چارٹس پر چسپاں کرکے جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

(v) اس نظم میں ایک لفظ "گلستاں" استعمال ہوا ہے۔ اس کے لیے تین اور لفظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ غور کیجیے اور وہ لفظ اپنی کاپیوں پر لکھیے۔

برائے اساتذہ کرام: طالب علموں کو وقتاً فوقتاً اپنے مشاہیر کے بارے میں بتاتے رہیں۔ اس نظم کی تدریس کے بعد انھیں دل چسپ انداز میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے بارے میں اہم معلومات بہم پہنچائیں۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیرالانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. کس کے خیال سے ہمارا دل جوان اور جان تازہ ہے:
(a) پاکستان کے (b) اسلام کے (c) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے (d) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے

2. متضاد الفاظ کا جوڑ نہیں:
(a) سونا، جاگنا (b) راہنما، پاسبان (c) آزاد، غلام (d) عزت، ذلت

3. تجھ سے _____ ہے یہ کارواں ہمارا:
(a) کشاں کشاں (b) رواں دواں (c) گلستان (d) شادماں

4. ایک جوڑا مترادف الفاظ کا نہیں:
(a) آبرو، عزت (b) قوت، طاقت (c) کارواں، قافلہ (d) شادمان، غمگین

5. شادماں کا مطلب ہے:
(a) غمگین (b) خوش (c) غم زدہ (d) کا نام

6. نظم "قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ" کا مرکزی خیال ہو سکتا ہے:
(a) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اصولوں کی بنا پر آزادی کی جنگ جیتی
(b) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ ہمارے راہبر و رہنما ہیں۔
(c) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ بانی پاکستان کے اقوال و افعال کی روشنی میں ملک توانا و مضبوط بن سکتا ہے
(d) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے لیاقت علی خاں اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی مدد سے پاکستان بنایا

7. نظم "قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ" کے شاعر کا نام ہے:
(a) تاجور نجیب آبادی (b) حامد اللہ افسر (c) صوفی غلام مصطفیٰ تبسم (d) حالی

8. صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کی جو نظم گریڈ 7 کی اردو کی کتاب میں شامل ہے:
(a) نعت (b) پیارا وطن (c) برسات (d) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ

9. نظم "قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ" میں ردیف کی درست فہرست ہے:
(a) ہم ہوئے ہیں، ہمارا، تری (b) آزاد، دلشاد، ہم ہوئے ہیں
(c) قوت، عزت، نشان ہمارا (d) آتی ہے یاد تیری، دل شاد، آزاد

10. صوفی غلام مصطفیٰ تبسم میں تبسم قواعد کی رو سے ہے:
(a) عرف (b) کنیت (c) تخلص (d) لقب

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. نظم "قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ" کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب 1: اس خوب صورت نظم میں شاعر نے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ کہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے پاکستان وجود میں آیا۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک آزاد ملک پا کر خوشیاں میسر آئیں۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی یاد ہر وقت ان کے دلوں میں ہے۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اب بھی پاکستان میں رہنے والے مسلمانوں کی راہنمائی اپنے اقوال و افعال کے ذریعے کر رہے ہیں۔

2. قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ پر دس سطروں کا ایک مضمون لکھیں۔

جواب 2: (i) قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے

(ii) آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی سے حاصل کی اور میٹرک کا امتحان اعلیٰ درجے میں پاس کر لیا۔

(iii) آپ قانون کی اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے وہاں "لنکن ان" میں داخلہ لیا اور 20 سال کی عمر میں بیرسٹری کا امتحان پاس کر لیا۔

(iv) آپ نے کراچی میں وکالت کا کام شروع کیا پھر آپ بمبئی چلے گئے پہلے سرکاری ملازمت شروع کی پھر وکالت کی طرف مائل ہوئے اور کامیاب وکیل ثابت ہوئے۔

(v) پہلے آپ نے کانگرس کے پلیٹ فارم سے سیاست میں حصہ لیا لیکن کانگرس آپ کے نظریات پر پورا نہ اتر سکی اس لیے اسے چھوڑ کر مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی

(vi) آپ نے دو قومی نظریہ کا بھرپور دفاع کیا اور انگریزوں اور ہندوؤں کو بتایا کہ مسلمان ایک الگ قوم ہیں جن کا مذہب، تاریخ، لباس، ثقافت اور زبان ہر لحاظ سے دوسروں سے مختلف ہے۔ یہی نظریہ بعد میں قیام پاکستان کا سبب بنا۔

(vii) آپ کی زیر صدارت 23 مارچ 1940ء کو لاہور میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی۔ جس کے سات سال بعد دنیا کے نقشے پر پاکستان ایک آزاد ملک کی حیثیت سے نمودار ہوا

(viii) پاکستان 14 اگست 1947ء کو قائم ہوا تو آپ اس کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔

(ix) آپ کی صحت جواب دیتی جا رہی تھی بالآخر 11 ستمبر 1948ء کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے

(x) آپ کا مزار کراچی میں ہے اور مرجع خلائق ہے۔

downloaded from https://infobutterflies.com

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 24

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کمانڈر	افسر جو حکم دیتا ہے	خواب کی تعبیر ملنا	خواب پورا ہونا	جارحانہ	آگے بڑھ کر حملہ کرنا
اکڑ اکڑ کر	فخر کرتا ہوا	اسلحہ	گولا بارود	دفاعی	حفاظتی
عالم میں	حالت میں	بے چینی	بے قراری	ٹینٹ	خیمہ
بے تاب	بے قرار	سیکشن	شعبہ	براہ راست	بلا واسطہ
انفنٹری بٹالین	پیدل فوج	دیہات	گاؤں	پیغام رسانی	پیغام پہنچانا
شدت	تیزی	ٹیکری	ٹیلا، اونچی زمین	حرکات و سکنات	چلنا پھرنا، ہل جل
پیچیدہ	مشکل	مرحلہ	درجہ، مرتبہ	بہرہ	جو سن نہ سکے
جرأت	بہادری	ہدف	نشانہ	پیکر	جسم، مجسمہ
پامردی	بہادری	جواں مردی	بہادری	سربلندی	عزت، وقار
والدین	ماں باپ	اکلوتے	صرف ایک	سپوت	لائق بیٹا
بھرتی ہونا	شامل ہونا	خواہش	آرزو / تمنا	سپلائی	فراہم کرنا
شجاعت	بہادری	بہادری	دلیری	دریغ	انکار
منصوبہ	پروگرام	سلیوٹ کرنا	سلام کرنا	پیش قدمی کی	آگے بڑھا
پیوست ہو جانا	چبھ جانا	بے تاب	بے چین، بے قرار	دفاع	اپنی حفاظت کرنا
سرحدی علاقہ	وہ علاقہ جو سرحد کے قریب ہو		تن من دھن	جان و مال یعنی سب کچھ	
محاذ	مقابلہ کی جگہ میدان جنگ		کان بہرے ہونا	کچھ سنائی نہ دینا	
پُرعزم	عزم کے ساتھ				

سبق کا خلاصہ

اس سبق میں سوار محمد حسین شہید نشان حیدر کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ وہ ضلع راولپنڈی تحصیل گوجر خاں کے ایک گاؤں ڈھوک پیر بخش کے رہنے والے تھے۔ بچپن میں اپنے سینے پر اپنے نانا کے تمغے سجا کر گاؤں میں پھرا کرتے تھے۔ پھر فوج میں بھرتی ہوئے اور ٹینک ڈرائیور رہے۔ 1971 کی جنگ میں شکر گڑھ کے محاذ پر جنگ لڑی۔ اپنے افسروں سے منظوری لینے کے بعد رائفل ٹروپ میں چلے گئے۔ 6 دسمبر کو جب دشمن نے دو پاکستانی دیہات پر قبضہ کر لیا تو یہ رائفل ٹروپ کو اسلحہ پہنچاتے رہے اور ساتھ ساتھ پیغام رسانی بھی۔ اس نوجوان نے اپنی سمجھ سے کام لے کر دشمن کے 18 ٹینک تباہ کروائے۔ کبھی یہ اپنے ٹینکوں کے آگے دوڑتا اور کبھی ایک ٹیلے پر چڑھ کر دشمن کے ٹینکوں کی نشان دہی کرتا۔ بالآخر دشمن کی مشین گن کی گولیوں کی بدولت سوار محمد حسین شہید نے شہادت پائی۔ اپنی بہادری اور جواں مردی کی بدولت نشان حیدر کا سب سے بڑا فوجی اعزاز پایا۔

سبق کا مرکزی خیال

جو لوگ جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہو کر ملک و قوم کے لیے جاں کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ ایسے عظیم شہید قوم کی حیات بن جاتے ہیں۔ جس طرح سوار محمد حسین شہید نے جان دے کر اپنے پیارے وطن کی حفاظت کی اور نشان حیدر حاصل کیا۔ وطن کا دفاع کرنے کے لیے ہمیں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ ان سوالوں کے جواب دیں۔

1. سوار محمد حسین شہید کا تعلق کہاں سے تھا؟

جواب: سوار محمد حسین شہید کا تعلق ضلع راولپنڈی کی تحصیل گوجر خاں کے ایک گاؤں ڈھوک پیر بخش سے تھا۔

2. ۱۹۷۱ء میں سوار محمد حسین شہید کس محاذ جنگ پر تھا؟

جواب: 1971ء میں سوار محمد حسین شہید شکر گڑھ کے محاذ پر جنگ میں حصہ لے رہا تھا۔

3. سوار محمد حسین شہید کی بے چینی کا سبب کیا تھا؟

جواب: سوار محمد حسین شہید جنگ میں براہ راست حصہ لینا چاہتا تھا اس کے لیے وہ بار بار اپنے افسر کے پاس آتا تھا۔ لیکن کچھ کہے بغیر واپس چلا جاتا تھا۔

4. دشمن کا ٹینک تباہ ہونے پر سوار محمد حسین شہید کیا کرتا؟

جواب: دشمن کا ٹینک تباہ ہونے پر سوار محمد حسین شہید نعرہ تکبیر اللہ اکبر کا نعرہ لگاتا۔

5. سوار محمد حسین شہید کی شہادت ہمیں کیا پیغام دیتی ہے؟

جواب: سوار محمد حسین شہید کا کارنامہ ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ جب بھی ملک و قوم کو ہماری ضرورت پڑے ہمیں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

6. نشان حیدر کن کو دیا جاتا ہے؟

جواب: ایسے فوجی جوان یا افسر جو جنگ کے دوران کوئی غیر معمولی کارنامہ انجام دیں اور شہادت پا جائیں۔ نشان حیدر کے حق دار ٹھہرتے ہیں۔

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. سوار محمد حسین نے کب شہادت پائی؟

(الف) ۱۹۴۸ء کی جنگ میں (ب) ۱۹۶۵ء کی جنگ میں
(ج) ۱۹۷۱ء کی جنگ میں (د) ۱۹۹۹ء کی جنگ میں

downloaded from https://infohubbymissaeed.com/

Scanned with CamScanner

2. سوار محمد حسین کس سیکشن میں جانا چاہتے تھے؟
(الف) توپ سیکشن میں (ب) ٹینک سیکشن میں
(ج) میزائل سیکشن میں (د) مشین گن سیکشن میں

3. سوار محمد حسین شہید کس چیز کے آگے آگے دوڑتے جاتے تھے؟
(الف) گاڑی کے (ب) ٹینکوں کے
(ج) بکتر بند گاڑیوں کے (د) گھوڑوں کے

4. سوار محمد شہید کی نشان دہی پر دشمن کے کتنے ٹینک تباہ ہوئے؟
(الف) چودہ (ب) سولہ (ج) اٹھارہ (د) بیس

5. سوار محمد حسین شہید کے کتنے بھائی تھے؟
(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) کوئی نہیں

6. پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز کیا ہے؟
(الف) نشان حیدر (ب) ستارۂ جرأت (ج) تمغۂ امتیاز (د) ستارۂ بسالت

7. سوار محمد حسین شہید کس محاذ جنگ پر شہید ہوئے؟
(الف) قصور (ب) چونڈہ (ج) واہگہ (د) شکر گڑھ

۳۔ جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
پیغام رسانی	موبائل ٹیلی فون پیغام رسانی کا جدید ترین ذریعہ ہے۔
کان بہرے ہونا	ڈھول کی آواز سے کان بہرے ہو رہے تھے۔
خاطر میں نہ لانا	کسی ڈر خوف کو خاطر میں نہ لاؤ بس اللہ کے سہارے آگے بڑھتے جاؤ۔
جارحانہ	ہندوستان نے کئی بار پاکستان پر جارحانہ حملہ کیا ہے۔
پیش قدمی	دشمن کی پیش قدمی کو روکنے کے لیے ٹینکوں سے گولہ باری کی گئی۔
پلک جھپکنے میں	ایف 16 ایسے جنگی جہاز ہیں جو پلک جھپکنے میں کہیں سے کہیں پہنچ جاتے ہے۔
پامردی	پاکستانی فوج نے ہر جنگ میں ہندوستان کا پامردی سے مقابلہ کیا۔
سربلندی	ملک و قوم کی سربلندی کے لیے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

۴۔ ان لفظوں کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد
نوجوان	بوڑھا
خوش	ناخوش
دشمن	دوست
داخل	خارج
خواب	حقیقت
پیش قدمی	پس پائی

۵۔ واحد الفاظ کو جمع میں تبدیل کریں:

واحد	جمع
خواہش	خواہشات
موقع	مواقع
مرحلہ	مرحلے
لمحہ	لمحے لمحات
اطلاع	اطلاعات
فوج	افواج
شہید	شہدا

۶۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب
تربیت	تَربِیَت
دفاع	دِفَاع
واپس	وَاپَس
اسلحہ	اَسلِحَہ
داخل	دَاخِلُ
بادل	بَادِلُ
نشانہ	نِشَانَہ

۷۔ دی گئی مثال کی روشنی میں کالم "ج" میں درست مترادف لکھیں:

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
عزم	نشانہ	ہمت
دشمن	بے قرار	عدو
بے چین	بہادری	بے قرار
ہدف	بے نظیر	نشانہ
شجاعت	حیات	بہادری
بے مثال	عدو	بے نظیر
زندگی	ہمت	حیات

سرگرمیاں: (ا) دی گئی مثال کے مطابق الفاظ بنائیں:

جارح سے جارحانہ — عالم سے ______،
قاتل سے ______، — فاتح سے ______
جابر سے ______، — حاکم سے ______،
شاعر سے ______، — تاجر سے ______

جارح	جارحانہ
عالم	عالمانہ

downloaded from https://infohubhrmsed.com/

Scanned with CamScanner

قاتل	قاتلانہ
فاتح	فاتحانہ
جابر	جابرانہ
حاکم	حاکمانہ
شاعر	شاعرانہ
تاجر	تاجرانہ

(ii) وقتاً فوقتاً املا کی سرگرمیوں کا اہتمام کیا جانا بھی ضروری ہے۔ اس سبق میں درج ذیل دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ طالب علموں کو ان کی مشق کرائیں۔ انھیں بتائیں کہ ان لفظوں کے آخر میں "الف" آتا ہے۔

دھاکا مورچا

(iii) تقویتی سرگرمی کے طور پر مزید الفاظ بھی لکھائے جا سکتے ہیں۔ مثلاً ڈاکا، سمجھوتا، دھندا، دھوکا، اڈا، مہینا، پسینا وغیرہ

(iii) لغت کی مدد سے لفظ عالم اور عالِم کے معنی دیکھیں۔ دونوں لفظوں کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

عالم	دنیا	اللہ تعالیٰ عالمِ دنیا اور عالمِ آخرت ہر جگہ ہماری بھلائی کرے۔
عالِم	علم رکھنے والا	کسی عالِم دین سے یہ مسئلہ پوچھ لو۔

(iv) لغت کی مدد سے نیچے دیے گئے لفظوں کے معنی دیکھیں اور تینوں کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

پُوت (ہندی)	بیٹا	جیسا باپ عالم تھا ویسا ہی پُوت ہے۔
کپُوت	نالائق بیٹا	مُرادصاحب کے کپُوت نے فیل ہو کر خاندان کی ناک کٹوا دی۔
سپُوت	لائق بیٹا	چودھری اسلم کا سپُوت بے حد قابل نکلا۔

(v) نشانِ حیدر پانے والے شہداء کے حوالے سے نمائش کا اہتمام

جماعت کو دس گروہوں میں تقسیم کریں۔ گروہوں کے نام ہوں گے:

کیپٹن محمد سرور شہید گروپ، میجر طفیل محمد شہید گروپ،
میجر راجا عزیز بھٹی شہید گروپ، میجر محمد اکرم شہید گروپ،
پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید گروپ، میجر شبیر شریف شہید گروپ،
سوار محمد حسین شہید گروپ، لانس نائیک محمد محفوظ شہید گروپ،
کیپٹن کرنل شیر خان شہید گروپ، حوالدار لالک جان شہید گروپ

ہر گروپ اپنے نام کی مناسبت سے نشانِ حیدر پانے والے شہید کے بارے میں معلومات جمع کرے۔ شہید کی تصاویر بھی اکٹھی کی جائیں۔ معلومات کو چارٹ پر خوش خط انداز میں لکھ کر اور تصویروں کو چارٹ پر چسپاں کر کے نمائش کا اہتمام کریں۔ بہتر کام کرنے پر طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

برائے اساتذہ کرام: طلبہ کو خود کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ سبق میں دی گئی سرگرمیوں بچوں میں تخلیقی کام کرنے کی عادت ڈالنے میں مدد کریں گی۔ ان سے بچوں میں تنقیدی اندازِ فکر بھی پیدا ہوگا۔ آپ اس طرز کی سرگرمیاں ترتیب دیں۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

یہ ایک ایسے لڑکے کی کہانی ہے جو بچپن میں اپنے نانا کے تمغے سینے پر سجائے اکڑ اکڑ کر گاؤں کی گلیوں میں پھرا کرتا تھا۔ اُسے فوج میں بھرتی ہونے کا شوق تھا۔ فوج میں بھرتی کرنے والی ٹیم اس کے گاؤں میں آئی اور وہ فوج میں بھرتی ہو گیا۔ اُسے اپنے خوابوں کی تعبیر مل گئی۔ تربیت مکمل ہونے کے بعد اُسے ٹینک ڈرائیور بنا دیا گیا۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں وہ شکر گڑھ کے محاذ پر تھا۔ دشمن کا جارحانہ منصوبہ تھا کہ شکر گڑھ کے سرحدی علاقے سے پیش قدمی کرتے ہوئے ظفر وال، نارووال اور پسرور تک قبضہ کر لیا جائے۔ ایسا پیدل فوج اور ٹینکوں کی مدد سے ہونا تھا۔ ۳ دسمبر کی رات سب دفاعی مورچوں میں موجود تھے۔ یہ نوجوان بے چینی کے عالم میں دو تین بار سکواڈرن کمانڈر کے ٹینٹ کے پاس گیا، مگر کچھ کہے بغیر واپس آ گیا۔ آخر سکواڈرن کمانڈر نے پوچھا: جوان! کیا بات ہے؟ تم میرے پاس آئے مگر کچھ کہے بغیر چلے گئے۔ ابھی نوجوان کچھ کہہ نہیں پایا تھا کہ سکواڈرن کمانڈر نے کہا: مجھے معلوم ہے خدا نے تمھیں بیٹے سے نوازا ہے۔ بہت بے تاب ہو اُسے دیکھنے کو۔ چھٹی چاہیے؟ نہیں سر! درخواست کرنے آیا ہوں۔ میری ڈیوٹی تبدیل کر دیں، میں آگے جانا چاہتا ہوں۔ مجھے آپ مشین گن سیکشن میں بھیج دیں۔ میں لڑائی میں براہِ راست حصہ لینا چاہتا ہوں۔ نوجوان نے پُر عزم لہجے میں اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ ٹھیک ہے میں تمھیں رائفل ٹروپ میں بھیج دیتا ہوں۔ تم اسلحہ سپلائی کرنے والی گاڑی پر ڈیوٹی کرو گے اور پھر جب موقع ملے، مشین گن پر اپنا شوق بھی پورا کر لینا۔ کمانڈر نے کہا۔

1. لڑکا اپنے سینے پر کس کے تمغے سجائے پھرا کرتا تھا:
(a) والد کے (b) بھائی کے (c) ماموں کے (d) نانا کے ✓

2. لڑکے کو تربیت مکمل ہونے کے بعد بنا دیا گیا:
(a) توپچی (b) بکتر بند گاڑی کا ڈرائیور (c) ٹینک کا ڈرائیور ✓ (d) جیپ کا ڈرائیور

3. نوجوان 1971 کی جنگ میں کس محاذ پر تھا:
(a) سیالکوٹ (b) برکی ہڈیارہ (c) شکر گڑھ ✓ (d) کشمیر

4. سب لوگ دفاعی مورچوں میں موجود تھے:
(a) یکم دسمبر کی رات (b) دو دسمبر کی رات (c) تین دسمبر کی رات ✓ (d) چار دسمبر کی رات

5. نوجوان سکواڈرن کمانڈر کے کیوں ملنا چاہتا تھا:
(a) وہ اپنے نومولود بیٹے کو دیکھنے کو بے تاب تھا (b) وہ اپنے گاؤں جانا چاہتا تھا (c) وہ اپنی ڈیوٹی تبدیل کرانا چاہتا تھا ✓ (d) وہ افسر کو ذاتی معاملہ بتانا چاہتا تھا

6. افسر نے نوجوان کو بھیج دیا:
(a) رائفل ٹروپ میں ✓ (b) گن ٹروپ میں (c) پرانی ہی ڈیوٹی پر (d) مشین گن سیکشن میں

7. دشمن کا منصوبہ تھا کہ قبضہ کر لیا جائے:
(a) نارووال پر (b) ظفر وال پر (c) پسرور پر (d) ان تمام شہروں پر ✓

8. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) ایک لڑکے کی کہانی (b) 1971 اور شکر گڑھ کا محاذ (c) اگلے مورچوں کی لڑائی (d) ایک شہید کا ابتدائی تعارف ✓

☆ پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

نوجوان اجازت ملنے پر بے حد خوش ہوا۔ اُس نے کمانڈر کو سلیوٹ کیا اور واپس آ گیا۔ ۶ دسمبر کو دشمن نے ایک ٹینک رجمنٹ اور انفنٹری بٹالین کے ساتھ حملہ کیا۔ ایک دن لڑائی کے بعد دشمن نے ہمارے دو دیہات ڈھالا گوجراں اور ٹھاکر دوارا پر

Scanned with CamScanner

قبضہ کرلیا۔ اس لڑائی میں ہمارے بہت سے جوان شہید بھی ہوئے۔ اب دشمن کے حملے کا رُخ رائفل ٹروپ کی طرف تھا۔ یہ نوجوان رائفل ٹروپ کو اسلحہ پہنچاتا رہا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ٹروپ کمانڈرز کو پیغام رسانی کا کام بھی انجام دیتا رہا۔ 7 دسمبر کو ہرڑ خورد اور ہرڑ کلاں کے علاقے میں دشمن کی حرکات وسکنات کا جائزہ لینے کے لیے چند نوجوانوں کو بھیجا گیا۔ ان میں یہ نوجوان بھی شامل تھا۔ اب جنگ پیچیدہ مرحلے میں داخل ہو چکی تھی۔ ہر طرف دھوئیں کے بادل اُٹھ رہے تھے۔ دھماکوں کی آوازوں سے کان بہرے ہو رہے تھے۔ کسی خطرے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے یہ نوجوان آگے اور آگے بڑھتا گیا۔ وہ ایک اونچی ٹیکری پر چڑھا۔ اسے دشمن کی ایک ٹینک رجمنٹ دائیں طرف سے آگے بڑھتی دکھائی دی۔ کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر نوجوان اپنی پوزیشن پر واپس آیا۔ اس کی اطلاع پر رائفل ٹروپ نے اپنی پوزیشنیں ٹھیک کیں۔ نوجوان راہ نمائی کرتے ہوئے اپنے ٹینکوں کے آگے آگے دوڑتا گیا۔ اُس نے ایسے نشانے لگوائے کہ دشمن کے کئی ٹینک تباہ ہو گئے۔ اب دشمن نے اپنے ٹینک کٹی پھٹی زمین میں چھپا دیے۔ جنگ میں مزید شدت آ چکی تھی۔ نوجوان کو اپنی جان کی کوئی پروا نہیں تھی۔ وہ شدید گولہ باری اور دونوں طرف سے ٹینکوں کے فائر کے باوجود گجگال کے نزدیک ایک اُونچی ٹیکری پر چڑھ گیا۔ اس نے دشمن کے ٹینکوں کی تلاش جاری رکھی۔ اس کی نشان دہی پر دشمن کے ٹینک تباہ ہوتے رہے۔ جب بھی دشمن کا کوئی ٹینک تباہ ہوتا، وہ "نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر" کی آواز بلند کرتا۔ اس نوجوان نے دشمن کے اٹھارہ ٹینک تباہ کروائے۔

9. دشمن نے حملہ کیا:
(a) 4 دسمبر کو (b) 5 دسمبر کو (c) 6 دسمبر کو (d) 7 دسمبر کو

10. 6 دسمبر کا دشمن کا حملہ تھا:
(a) ہوائی حملہ (b) ٹینکوں کا (c) انفنٹری بٹالین سے
(d) ٹینک رجمنٹ اور انفنٹری بٹالین سے

11. 7 دسمبر کو جن دیہات میں دشمن کی حرکات وسکنات دیکھنے چند نوجوانوں کو بھیجا گیا:
(a) اخلاص پور (b) ہرڑ خورد (c) ہرڑ کلاں (d) ہرڑ خورد اور ہرڑ کلاں

12. نوجوان کس گاؤں کے نزدیک اونچی ٹیکری پر چڑھ گیا:
(a) ڈیلڑا (b) اخلاص پور (c) ہرڑ کلاں (d) گجگال

13. جب دشمن کا کوئی ٹینک تباہ ہوتا تو نوجوان نعرہ لگاتا:
(a) نعرہ رسالت یارسول اللہ ﷺ (b) نعرہ تکبیر اللہ اکبر
(c) پاکستان زندہ باد (d) پاک فوج زندہ باد

14. نوجوان نے دشمن کے ٹینک تباہ کروائے:
(a) 15 (b) 18 (c) 20 (d) 22

15. اس پیراگراف کا عنوان ہو سکتا ہے:
(a) رائفل ٹروپ کی کارروائی (b) مجاہد کا جذبہ
(c) شکر گڑھ کے محاذ پر بھارتی ٹینکوں کی تباہی (d) نعرہ تکبیر

(حصہ ب) انشائیہ سوالات

1. سبق "شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے" کا خلاصہ لکھیں۔

جواب 1: اس سبق میں سوار محمد حسین شہید نشان حیدر کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ وہ ضلع راولپنڈی تحصیل گوجر خاں کے ایک گاؤں ڈھوک پیر بخش کے رہنے والے تھے۔ بچپن میں اپنے سینے پر اپنے نانا کے تمغے سجا کر گاؤں میں پھرا کرتے تھے۔ پھر فوج میں بھرتی ہوئے اور ٹینک ڈرائیور بنے 1971ء کی جنگ میں شکر گڑھ کے محاذ پر جنگ لڑی۔ اپنے افسروں سے منظوری لینے کے بعد رائفل ٹروپ میں چلے گئے۔ 6 دسمبر کو جب دشمن نے دو پاکستانی دیہات پر قبضہ کر لیا تو یہ رائفل ٹروپ کو اسلحہ پہنچاتے رہے اور ساتھ ساتھ پیغام رسانی بھی۔ اس نوجوان نے اپنی سمجھ سے کام لے کر دشمن کے 18 ٹینک تباہ کروائے۔ کبھی یہ اپنے ٹینکوں کے آگے دوڑتا اور کبھی ایک ٹیلے پر چڑھ کر دشمن کے ٹینکوں کی نشان دہی کرتا۔ بالآخر دشمن کی مشین گن کی گولیوں کی بدولت سوار محمد حسین شہید نے شہادت پائی۔ اپنی بہادری اور جواں مردی کی بدولت نشان حیدر کا سب سے بڑا فوجی اعزاز پایا۔

سبق نمبر 25

خضر کا کام کروں راہنما بن جاؤں

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بینائی	آنکھ کی روشنی	بھٹک جانا	راستہ بھول جانا	درد	تکلیف
دیدۂ تر	روتی ہوئی آنکھ	سوکھانا	خشک کرنا	دوا	علاج
محروم ہونا	نہ ہونا	نور وضیا	روشنی	راہ نما	راستہ دکھانے والا
شفا	صحت، تندرستی	ضعیف	بوڑھا، کمزور	ضیا	روشنی
عصا	لاٹھی، سہارا	ناتوانی	کمزوری	لب	ہونٹ
بوجھ	وزن	نور	روشنی	تڑپتا ہوا	تکلیف میں مبتلا
تر	گیلی	مسافر	سفر کرنے والا	خضر	اللہ کے ایک نبی کا نام

نظم کا خلاصہ

شاعر اللہ پاک سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ پاک میں درد دل کی دوا بن جاؤں، بیماروں کی شفا بن جاؤں، دکھی لبوں کی دعا بن جاؤں۔ جو آنکھوں کی بینائی سے محروم ہیں اُن کی ضیا بن جاؤں، آنکھ کے آنسو کے سوکھنے کو ہوا بن جاؤں، بھولے بھٹکوں کا راہنما بن جاؤں، ناتوانوں کے سہارے کے لیے عصا بن جاؤں، میں دُکھی انسانیت کے کام آؤں کوئی، کہیں بھی کسی پریشانی، دکھ یا تکلیف میں مبتلا ہو اُن کا آسرا اور سہارا بن جاؤں۔

Scanned with CamScanner

نظم کا مرکزی خیال

اس نظم کا مرکزی خیال جذبہ خدمت خلق ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میں دردِ دل کی دوا، بیمار کی شفا، دکھی لب کی دعا، اندھیرے کی ضیاء، آنسوؤں کے سوکھنے کے لیے ہوا، بھٹکوں کا راہنما اور ناتوانوں کا آسرا بن جاؤں اور انسانیت کی خدمت کروں۔

اشعار کی تشریح

درد جس دل میں ہو، اُس دل کی دوا بن جاؤں | کوئی بیمار اگر ہو، تو شفا بن جاؤں
دُکھ میں جلتے ہوئے لب کی میں دُعا بن جاؤں

تشریح: شاعر اس نظم میں خدمت خلق کے جذبے کو دعائیہ انداز سے بیان کرتے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے میرے اللہ پاک جس بھی دل میں کوئی درد و تکلیف ہو تو میں اس کی دوا بن جاؤں۔ اگر کوئی بیمار ہو تو اس کی شفا بن جاؤں۔ جو لب دکھ میں جلتے ہیں اُن کی دعا بن جاؤں شاعر دراصل دکھی انسانیت کے درد کو محسوس کرتے ہیں اُن کے کام آنے کی دعا کرتے ہیں۔ خدانخواستہ، کوئی بیمار ہو، کسی دُکھ تکلیف میں مبتلا ہو تو اللہ پاک مجھے اُن کے لیے شفا، دوا اور دُعا کا وسیلہ بنا دے تاکہ میں دکھی افراد کے دُکھ درد کو دور کر سکوں۔

اُف! وہ آنکھیں کہ ہیں بینائی سے محروم کہیں
روشنی جن میں نہیں، نُور جن آنکھوں میں نہیں
میں اُن آنکھوں کے لیے نُور و ضیا بن جاؤں

تشریح: اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے شاعر اپنے دل میں خدمت خلق کے عزم کو بیدار کرتے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ جو لوگ دیکھنے کی صلاحیت سے محروم ہیں جن کو واضح طور پر نظر نہیں آتا۔ جن کی آنکھوں میں روشنی اور نور نہیں ہے۔ میں اس طرح ان کے کام آؤں کہ اُن کو محسوس نہ ہو کہ وہ کسی صلاحیت یا نعمت سے محروم ہیں۔ گویا کہ میں اُن کی آنکھوں کا نور اور روشنی بن جاؤں۔

ہائے! وہ دل جو تڑپتا ہوا گھر سے نکلے | اُف! وہ آنسو جو کسی دیدۂ تر سے نکلے
میں اُس آنسو کے سُکھانے کو ہوا بن جاؤں

تشریح: شاعر دُکھی انسانوں کا درد اپنے دل میں محسوس کرتے ہوئے اظہارِ افسوس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُس پر افسوس ہے اگر کوئی انسان اپنے گھر سے نکلے اور اُس کا دل کسی بھی دُکھ درد یا تکلیف سے تڑپ رہا ہو۔ افسوس اُس آنسو پر جو کسی گیلی آنکھ سے نکلا ہو۔ کاش میں دل کی تڑپ کی دوا اور گیلی آنکھ کو سوکھانے کی ہوا بن جاؤں۔ یعنی ایسے افراد کی تکلیف و پریشانی کو دُور کر دوں جو کسی بھی وجہ سے پریشان ہیں۔

دُور منزل سے اگر راہ میں تھک جائے کوئی
جب مسافر کہیں رستے سے بھٹک جائے کوئی
خضر کا کام کروں، راہنما بن جاؤں

تشریح: شاعر اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں کہ اگر کوئی مسافر اپنی منزل سے دور تھک کر بیٹھ جائے، یا کوئی مسافر سفر کرتا ہوا اپنا راستہ بھول جائے تو میرا کردار خضر علیہ السلام جیسا ہونا چاہیے۔ خضر علیہ السلام وہ ہستی ہیں جس نے اللہ کے نبیوں کی رہنمائی کا فریضہ بھی انجام دیا۔ یعنی کوئی بھی ہو کہیں بھی ہو اُس کے لیے خضر علیہ السلام کی طرح رہنمائی، آسانی، بہتری اور منزل پر پہنچنے کا وسیلہ بن جاؤں۔

عمر کے بوجھ سے جو لوگ دبے جاتے ہیں | ناتوانی سے جو ہر روز جھکے جاتے ہیں
اُن ضعیفوں کے سہارے کو، عصا بن جاؤں

تشریح: نظم کے اختتام میں شاعر خدمت خلق کے ہی ایک اور انداز کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ لوگ جو اپنی عمر کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ یعنی جو لوگ بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ اُن میں جوان افراد کی طرح طاقت اور ہمت نہیں رہتی۔ اکثر افراد سے چلنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ کمزوری سے ان کی کمریں جھک جاتی ہیں۔ شاعر اپنے عزم کو دہراتا ہے کہ میں ایسے ضعیفوں اور ناتوانوں کا سہارا بنوں، جو عمر کے بوجھ کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہیں۔ ایسے افراد جو کمزوری کی وجہ سے چل نہیں سکتے میں اُن کا عصا بن جاؤں یعنی اُن کا مستقل سہارا بنوں۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1. دُکھ میں جلتے ہوئے لب سے کیا مراد ہے؟
جواب: جب کسی انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے لب دعا کے لیے ملتے ہیں لہٰذا دکھ میں جلتے ہوئے لب سے مراد ایک رنجیدہ مجبور شخص کے لب ہیں جو منہ ہی منہ میں دعا مانگ رہا ہے۔

2. دیدۂ تر کا کیا مطلب ہے؟
جواب: دیدۂ تر کا مطلب ہے روتی آنکھیں۔

3. عمر کے بوجھ سے دبنے سے کیا مراد ہے؟
جواب: عمر کے بوجھ سے دبنے سے مراد بڑھاپا ہے چونکہ عمر بھی زیادہ ہو چکی ہوتی ہے اور کمزوری کی وجہ سے کبڑا پن بھی آ جاتا ہے اس لیے شاعر نے اسے زیادہ عمر کے بوجھ سے تعبیر کیا ہے۔

4. خضر علیہ السلام کون تھے؟
جواب: حضرت خضر علیہ السلام ایک نبی ہیں جن کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے آبِ حیات پی رکھا ہے اور ان کی عمر بڑی طویل ہو گی وہ جنگلوں، دریاؤں اور سمندروں میں بھولے بھٹکوں کو راستہ بتاتے ہیں۔

5. اس نظم کے ذریعے سے شاعر نے ہمیں کیا پیغام دیا ہے؟
جواب: اس نظم کے ذریعے شاعر نے کمزوروں، بے کسوں، غم زدہ لوگوں کی مدد کرنے کا پیغام دیا ہے۔

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. شاعر بیمار کے لیے بننا چاہتا ہے:
(الف) دوا **(ب) شفا** (ج) ہوا (د) دعا

2. ہائے وہ دل جو ------ ہوا گھر سے نکلے:
(الف) چہکتا **(ب) تڑپتا** (ج) مچلتا (د) بہلتا

3. دور منزل سے اگر راہ میں ------ جائے کوئی:
(الف) رہ **(ب) تھک** (ج) بیٹھ (د) بھٹک

4. اس نظم میں دل میں درد ہونے کا مطلب ہے:
(الف) دھڑکن کا تیز ہونا (ب) دل کی بیماری **(ج) غم** (د) نیند کم آنا

Scanned with CamScanner

5. ناتوانی سے جو ہر روز ---------- جاتے ہیں:
(الف) مرے (ب) گھسے (ج) دبے (د) جھکے

۳۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
درد	چین	نور	ظلمت
بیمار	صحت مند	روشنی	اندھیرا
دُکھ	سکھ	مسافر	مقیم
بینا	نابینا		

۴۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب	الفاظ	اعراب
شفا	شِفَا	مسافر	مُسَافِرْ
روشنی	رَوْشَنِی	خضر	خِضَرْ
منزل	مَنْزِلْ		

۵۔ ایک مضمون لکھیں جس کا عنوان ہو:
"انسانوں کے کام آنا ہی زندگی کا مقصد ہے۔"

جواب: انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ وہ معاشرے میں زندگی بسر کرنا اپنے لیے آسان سمجھتا ہے اس کے ہمسائے، رشتے دار، دوست احباب، ماں باپ اور اولاد کسی نہ کسی طرح سے اس سے مستفیض ہوتے ہیں اور وہ خود بھی ان سے فائدہ اٹھانے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ اسلام نے حقوق و فرائض متعین کیے ہیں۔ ہر انسان کے کچھ حقوق ہیں اور کچھ فرائض اس پر لاگو ہوتے ہیں۔ اگر ہر کوئی حقوق و فرائض کا خیال رکھے تو یہ دنیا جنت کی نظیر ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کے بعد انسانی زندگی کا بڑا مقصد خدمت خلق ہے انسان کو ایک دوسرے کے کام آنا چاہیے اور آپس میں ہمدردی اور ایثار کا برتاؤ کرنا چاہیے یہی عبادت کی روح ہے۔

۶۔ کالم "الف" میں اس کتاب میں شامل نظموں کے عنوانات اور کالم "ب" میں ان کے شعرا کے نام بغیر ترتیب کے لکھے گئے ہیں۔ دی گئی مثال کی روشنی میں اس کے شاعر کا نام کالم "ج" میں لکھیں۔

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
حمد	الطاف حسین حالی	حفیظ الرحمان غازی
نعت	تاجور نجیب آبادی	محشر رسول نگری
پیارا وطن	سید ضمیر جعفری	اختر شیرانی
بڑھے چلو	صوفی غلام مصطفیٰ تبسم	محمد مصطفیٰ خاں مداح
مسدس حالی سے انتخاب	اسماعیل میرٹھی	الطاف حسین حالی
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو	محشر رسول نگری	اسماعیل میرٹھی
سفر ہو رہا ہے	حامد اللہ افسر	سید ضمیر جعفری
برسات	اختر شیرانی	تاجور نجیب آبادی
قائد اعظم	محمد مصطفیٰ خاں مداح	صوفی غلام مصطفیٰ تبسم
خضر کا کام کروں راہنما بن جاؤں	حفیظ الرحمان غازی	حامد اللہ افسر

سرگرمیاں: (i) کسی مستند لغت کی مدد سے ان لفظوں کے جوڑوں کا فرق دیکھیں:
بِھلا اور کِھلا، پَل اور پُل

بِھلا	صحت، تندرستی	کِھلا	کنارا
پَل	گھڑی، لمحہ، وقت	پُل	دو جگہوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ

(ii) تختۂ تحریر پر نیچے دیے گئے تین سوالات لکھیں اور طالب علموں سے کہیں کہ وہ بتائیں کہ ☆ کیا کبھی آپ نے کسی دُکھ میں مبتلا انسان کی خدمت کی؟
☆ کیا کبھی آپ کسی نابینا کے کام آئے؟
☆ کیا کبھی آپ نے کسی بوڑھے کو سہارا دیا؟

(iii) کوئی خوش الحان طالب علم اس نظم کو ترنم کے ساتھ پڑھے۔ باقی طالب علم مل کر اس کی تقلید کریں۔ (iv) اس نظم کو زبانی یاد کریں

برائے اساتذہ کرام: طالب علموں کو نظم سے لطف اندوز ہونا سکھانے کے ساتھ ساتھ اس میں دیے گئے اخلاقی پیغام کو سمجھنے میں مدد کریں۔

معروضی سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

(حصہ الف) کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. شاعر کس کی دعا بننا چاہتا ہے:
(a) کسی بیمار کی (b) کسی اندھے کی
(c) دکھ میں جلتے ہوئے لب کی (d) تڑپتے ہوئے دل کی

2. مترادف الفاظ کا جوڑا ہے:
(a) بیماری، شفا (b) نور، ضیا (c) دل، دماغ (d) روشنی، اندھیرا

3. شاعر کسی دل کی بننا چاہتا ہے:
(a) دوا (b) شفا (c) صدا (d) دعا

4. عمر کے بوجھ سے دبے لوگ اپنے ساتھ رکھتے ہیں:
(a) دوا (b) عصا (c) غذا (d) بلا

5. حضرت خضر علیہ السلام مشہور ہیں:
(a) دوسروں کی مدد کے لیے (b) تیز سفر کے لیے
(c) راہنمائی کے لیے (d) روشنی کے لیے

6. مرکب عطفی ہے:
(a) گھر سے (b) نور و ضیا (c) حضرت خضر علیہ السلام کا کام (d) ضعیف آدمی

7. "اف!" قواعد کی رو سے ہے:
(a) حرف تحسین (b) حرف عطف (c) حرف تاسف (d) حرف تمنا

8. درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) مُسَافَرْ (b) مُسَافِرْ (c) مِسَافِرْ (d) مُسَافُرْ

downloaded from https://infohubhmsissed.com/

Scanned with CamScanner